لسان الفقراء خزینۃ اللہ تعالیٰ

بہ فضل حافظ حقیقی دیوان مبارک انشای زبان الہیات یار عالمیان شاہ جہان
عارف باللہ مستغرق فی اللہ الولی الہادی حضرت صاحب قبلہ خواجہ حافظ
محمد علی شاہ چشتی نظامی فخری الحیدرآبادی دام اللہ تعالیٰ برکاتہم [illegible]

دیوان مبارک اوّل

از حسن سعی غلام علی شاہ صاحب قاضی سید شاہ عبد الوہاب صاحب [illegible]
کہ خلفای پیر دستگیر دام برکاتہ اند در ۱۳۲۳ ہجری المقدسہ حیدرآباد

بمطبع سلطانی بزیور طبع مزین شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام

علی رسولہ سید الکونین رسول الثقلین محمد مصطفی

صلی اللہ تعالی علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم

حافظ ہی خداوند جہان دیر و حرم کا
ہی دو نو جگہہ جلوہ عیان ایک صنم کا

ہوتی نہ جلال او جمال جو تری شان
کھلتا نہ کبھی حال غضب کا نہ کرم کا

مومن جو عذابات جہنم سے ہی ڈرین
صدقہ ہی دلا سرور دین شاہ امم کا

لکھدی میری تقدیر مین جو چاہی مٹادی
مالک تجھی خالق نی کیا لوح و قلم کا

یکتا ہی دو عالم نی کیا ہی تجھے یکتا
مدحت لکھی تیری نہین مقدور قلم کا

کیا خوف قیامت کہ یہان سایہ فگن ہی
حمال جو ہی احمد مرسل کی علم کا

امت پہ نبی کی وہ عنایت ہی خدا کی
ہوتا نہین دربند کبھی فضل و کرم کا

ہی خانۂ دل آج دلا غیرت گلزار
گل طرفہ کھلا شاہ نجف تیری قدم کا

مین قطرۂ ناچیز ہون تو بحر لطافت
ہی ظل ہما سایہ تیری پاک قدم کا

کسطرح ادا شکر کرامت ہو گدا سے
پایان نہین ای شاہ تیری لطف و کرم کا

پاہون گر درِ دریا کہ گہر ہون پامال
مشتاق نہین دل میرا گلزار ارم کا

مجھکو تیری ابرو کا تصور ہی شب و روز
نقشہ میری آنکھو مین ہی محراب حرم کا

بتخانہ مین کیا کعبہ مین کیا دل مین جگہ دین
مسکن مجھی آتا ہی نظر اپنی صنم کا

دل صورت سنبل ہو گلشن میں پریشان
عالم نظر آیا جو تیری زلف کی خم کا

ہاتھہ آئی ہی ایسا نگہی ہر اک شخص کو دولت
ممنون نہ ما نہ ہی تیرے فیض اتم کا

حاصل جو ہوا خواب میں نظارہ حافظ
تارہ میری تقدیر کا مہتاب سا چمکا

آنکھوں میں لگاتا ہی جیسے جگر افگار
مشتاق نہ کیونکر ہو تیری خاک قدم کا

اما بعد فهذه سلسلتي من مشائخي في الطريقة الچشتية رضوان الله تعالى عليهم اجمعين

جب سی عاشق ہو گیا ہوں خواجگان چشت کا
دوستو دل سی فدا ہوں خواجگان چشت کا

کسطرح ظلم مجھپر ظالم و ظلم کا ہو
کیونکہ میں بھی بندہ ہوں خواجگان چشت کا

دلمیں انکی بس گئی سوز و گداز عشق کی
نام جب سے میں سنا ہوں خواجگان چشت کا

ظاہرا ہی نام تا ہی ہر نفس ورد زبان
پر میں باطن میں فدا ہوں خواجگان چشت کا

سایۂ ظلِ ہما کا نقش دل سے مٹ گیا
نقش پا میں بن گیا ہوں خواجگان چشت کا

اولیا غوث و قطب پاتے ہیں اونکے در سے بھیک
میں بھی یک ادنیٰ گدا ہوں خواجگان چشت کا

ہیں وہ دو بیٹے چشت اور قادر کو جو جاہیں دو
میں تو یک بن بلا ہوں خواجگان چشت کا

عمر تو مر کر بھی نہ چھوٹوں دامنِ دولت ہاتھ سے
وہ غلام باوفا ہوں خواجگان چشت کا

دل کا آئینہ مجلّٰی کیوں نہو بیعت کے ساتھ
ناظر و منظور سا ہوں خواجگان چشت کا

شکل عنقا غم ہوا ہی بلبلِ عشق کا شور
نام شیریں پڑھ رہا ہوں خواجگان چشت کا

ای مجیبوں کہیں سب مجھکو حبیب ذلہ خوار
میں سگِ در بن گیا ہوں خواجگان چشت کا

الٰہی بحرمتِ سید الکونین رسول الثقلین
محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وعلیٰ آلہ وسلم

آئینۂ خدا نما صلّ علیٰ نبیّنا
جلوۂ حق ہے برملا صلّ علیٰ نبیّنا

جای سجودِ عاشقاں مخزنِ رمزِ عارفاں
مظہرِ خاصِ کبریا صلّ علیٰ نبیّنا

متّصف الصّفات ہے پرتوِ اسمِ ذات ہے
عینِ تجلّیِ خدا صلّ علیٰ نبیّنا

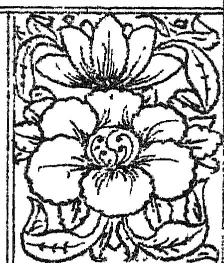
عرش سے لیکے تابفرش فرش سے لیکے تا بعرش
کرتے ہیں سب تیری ثنا صلّ علیٰ نبیّنا

سرورِ جملہ انبیا پشت و پناہِ اولیا
خستہ دلوں کی ہے دوا صلّ علیٰ نبیّنا

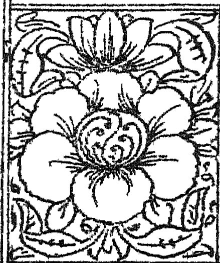
کوئی نہیں ہے دادرس کوئی نہیں شفیع بس
عاصیوں کا تیرے سوا صلّ علیٰ نبیّنا

گھر ہے تیرا خدا کا گھر در ہے تیرا خدا کا در
دستِ تو دستِ کبریا صلّ علیٰ نبیّنا

شافعِ مذنبین ہے رحمتِ عالمین ہے
ذاتِ رسولِ کبریا صلّ علیٰ نبیّنا



ہووے بحقِّ مصطفیٰ حشر کو روز یا خدا
وردِ حبیب کا صلّ علیٰ نبیّنا



چشمِ ترحّم سے یا فاطمہ خیر النّسا
دیکھیے مجھکو ذرا فاطمہ خیر النّسا

آپکے در کا گدا فاطمہ خیر النسا
مانگے وہ کس در پہ جا فاطمہ خیر النسا

بنت رسول خدا زوجۂ مشکل کشا
دافع رنج و بلا فاطمہ خیر النسا

صاحبۂ ثقلین کی والدۂ حسنین کے
مالکۂ دوسرا فاطمہ خیر النسا

آسیہ و ہاجرہ مریم و بلقیس سے
رتبہ تمھارا سوا فاطمہ خیر النسا

آپکے روضہ پہ میں کب آکے مجاور بنوں
ہے یہ مرا مدعا فاطمہ خیر النسا

از پئے شیر خدا و ز پئے حسنین میں
جاؤں نجف کربلا فاطمہ خیر النسا

مخزن جود و سخا معدن حلم و حیا
خسرو شاہ و گدا فاطمہ خیر النسا

اندنوں بیمار ہوں ضعف سے ناچار ہوں
کیجئے میری دوا فاطمہ خیر النسا

بخشش امت کو اب کون خدا سے کہے
حشر میں تیرے سوا فاطمہ خیر النسا

گرچہ بہت ہوں برا پر نہیں تیرے سوا
کوئی یہاں میرا فاطمہ خیر النسا

عارفہ و عابدہ فاضلہ و کاملہ
تجھسا نہ پیدا ہوا فاطمہ خیر النسا

اہل عراق و حجاز کو تیرا عشاق وار — ورد ہی صبح و مسا فاطمہ خیر النسا

پنجتن پاک کا صاحب لولاک کا — دیجیے تصدق ذرا فاطمہ خیر النسا

صدق خدیجہ کا ہو مجھکو تصدق عطا — تا کہ ہو صدق و صفا فاطمہ خیر النسا

بی بی رقیہ کی اور زینب و کلثوم کی — واسطے مجھکو بچا فاطمہ خیر النسا

دور ہوں رنج و محن بہر حسین و حسن — واسطے زین العبا فاطمہ خیر النسا

از پے باقر عیاں ہووے نکات نہاں — مظہر راز خفا فاطمہ خیر النسا

حرمت تصدیق سے جعفر صادق کے اب — درد و الم سے بچا فاطمہ خیر النسا

موسے کاظم امام واسطے انکی مدام — منظر دل ہو صفا فاطمہ خیر النسا

عفو ہو میری خطا جام رضا ہو عطا — بہر امام رضا فاطمہ خیر النسا

زود تقی کی لئے جلد نقی کی لئے — ہو میری حاجت روا فاطمہ خیر النسا

اور حسن عسکری مہدی ہادی کی بھی — مجھپہ کرم ہو سدا فاطمہ خیر النسا

خیر سے ہو خاتمہ بھر بنی فاطمہ
مجھکو ہو عشق خدا فاطمہ خیر النسا

عاجز و مسکین حبیب اپنے در کا غریب
جائے کہاں سیدا فاطمہ خیر النسا

الٰہی بحرمت مدینۃ العلوم والمطالب امام المشارق والمغارب امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب کرم اللہ تعالیٰ وجہہ

بادشاہِ انس و جاں ہو یا علی یا ایلیا
مالکِ کون و مکاں ہو یا علی یا ایلیا

شاہِ مرداں مرتضیٰ مشکلکشا شیرِ خدا
حامیِ درماندگاں ہو یا علی یا ایلیا

لا فتیٰ الا علی لا سیف الا ذوالفقار
مصطفیٰ کے رازداں ہو یا علی یا ایلیا

شمعِ ایوانِ ہدایت آفتابِ اِنّما
رہنمائے گمرہاں ہو یا علی یا ایلیا

ذاتِ اقدس کا نہیں امکاں و حق لطف حصر
فیضبخشِ قدسیاں ہو یا علی یا ایلیا

معدنِ لطائفِ مطلق مطلعِ انوارِ حق
مخزنِ دار الاماں ہو یا علی یا ایلیا

پای ہو خرقہ کوئی کوئی کلاہِ خسروی
تاج بخشِ صوفیاں ہو یا علی یا ایلیا

حاملِ بارِ امامت والی ملکِ ولا
چارۂ بیچارگاں ہو یا علی یا ایلیا

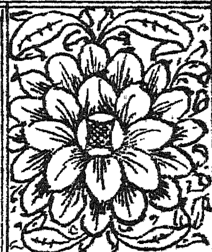
جسمکا جسمی تھا کہتے ہیں حضرتے کہا
احمدِ مرسل کی جاں ہو یا علی یا ایلیا

آپکی درسی ہی فخری نظامی حافظے
مرشدِ کل چشتیاں ہو یا علی یا ایلیا

اولیا غوث و قطب بنتے ہیں اس در بار سے
رہنمای سالکاں ہو یا علی یا ایلیا

کچھ زباں سے عرض کرنیکی مجھے حاجت نہیں
واقفِ دردِ نہاں ہو یا علی یا ایلیا

ہر جگہ میری حفاظت کو رہا کرتے ہو ساتھ
آپ میرے حرزِ جاں ہو یا علی یا ایلیا



اس حبیبِ خستہ کی لیوینگے محشر میں خبر
شافعِ کل عاصیاں ہو یا علی یا ایلیا



الٰہی بحرمت سید شباب اھل الجنۃ غریق

بحر عشق و بلا مولانا امام ابی عبد اللہ
الحسین شہید کربلا رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۲۶ ۲

غم سرور ہی آج واویلا
روز محشر ہی آج واویلا

قتل اکبر ہی آج واویلا
شاہ مضطر ہی آج واویلا

دل نبی و علی و زہرا کا
سخت مضطر ہے آج واویلا

غم اصغر نہین ہی اصغر کا
غم اکبر ہی آج واویلا

دیکھکر لاشۂ علی اصغر
روتی مادر ہے آج واویلا

درد مین مبتلا پریشان حال
آل اطہر ہی آج واویلا

بیبیان کسطرح مدینہ جائین
کون رہبر ہی آج واویلا

خاص عمامۂ رسول خدا
خون مین تر ہی آج واویلا

کیا کہون حال حضرت زینب
بے برادر ہی آج واویلا

دشتِ غربت مین دیکھو بی چادر — بنتِ حیدر رہی ہے آج واویلا

ظالموں کا طرفہ حضرت کے — سینہ پتھر ہے آج واویلا

خاک و خون مین شہید بے سر پا — علی اکبر ہے آج واویلا

تشنہ جان دادہ دشتِ کربل مین — ابن حیدر ہے آج واویلا

جو کہ رہتا تھا دوشِ احمد پر — تہِ خنجر ہے آج واویلا

جاے حیرت کہ بوسہ گاہ نبی — خون سے تر ہے آج واویلا

سرورِ اولیا کا نیزے پر — سرِ اطہر ہے آج واویلا

خشک لب تشنہ تر دہن بیکس — شاہِ کوثر ہے آج واویلا

خون کی بارش زمین پہ بارہا ہے — آسمان پر ہے آج واویلا

ماتمِ شہ مین شہربانو ہے — زار و مضطر ہے آج واویلا

ساتھ لے اپنے لشکر جنات — آیا زعفر ہے آج واویلا

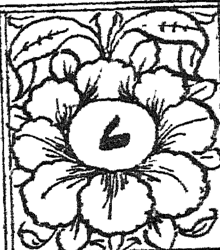
جسکے حقمین ہے آیت تطہیر
خاک بستر ہے آج واویلا

گرد آلودہ و برہنہ بسر
خود بہمیبر ہی آج واویلا

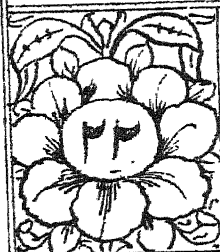
فاطمہ پاس ہے نہ نانا جان
نہین حیدر ہی آج واویلا

خاتمہ پنجتن کا ختم ہوا
کہتی مادر ہے آج واویلا

آج بے گور و بی کفن ہین حسین
کیا یہ محشر ہے آج واویلا



تن سے حضرت کے ای حبیب جدا
سر انور ہے آج واویلا



الٰہی بحرمت بہترین اہل زمین واقف
ابرار قدر و قضا امام ضامن حضرت ابی الحسن
علی الرضا رضی اللہ تعالی عنہ

تمہارے در کا گدا یا علی امام رضا
کہاں یہ جای بھلا یا علی امام رضا

جہاں نہیں آپ سوا یا علی امام رضا
نہیں ہے کوئی میرا یا علی امام رضا

بچالو پنجتن پاک کی تصدق سے
ہے مجھپہ سخت بلا یا علی امام رضا

تمھاری نام سے گرتا ہوا سنبھلتا ہے
ضعیف کے ہو عصا یا علی امام رضا

جہان مین میرا مددگار ہے نہ حامی ہے
در جناب سوا یا علی امام رضا

ملا کرون تپ دوری مین خاک مشہد کی
ہے دردِ دل کی دوا یا علی امام رضا

مجھے تو درد و الم رنج و غم نے گھیرا ہے
کرم کرو بخدا یا علی امام رضا

خبر لو جلد میری مجھپہ سخت ہے مشکل
ہو سب کے عقدہ کشا یا علی امام رضا

ہماری دل کی مرادین تمام حاصل ہون
طفیل آلِ عبا یا علی امام رضا

گناہگارونکو پھر خدا بچا لیجے
خدا سے ملکے ذرا یا علی امام رضا

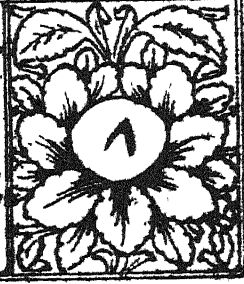
کھلینگے ناخنِ امید سے گرہ دل کے
ادھر بھی چشم ہو وا یا علی امام رضا

ہماری ہاتھ پہ جن عاصیون نے توبہ کیا
وہ سب کو لیجے بچا یا علی امام رضا

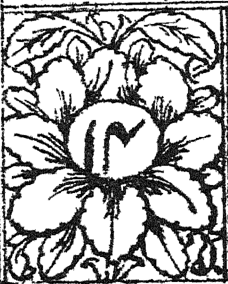
ہمارا سلسلہ جاری رہے قیامت تک | بحقِ شیر خدا یا علی امام رضا
کبھی تو خواب میں تشریف لا کے بندے کے | جمالِ پاک دکھا یا علی امام رضا
نجات پائی سفینہ اوسیکا طوفانسے | ادب سے جسنے کہا یا علی امام رضا

ق

گناہگار یہ سب آپکو گھیر لینگے | برای عفو خطا یا علی امام رضا
کرینگے عرض کہ امت نبی کی حاضر ہے | خدا کے سامنے جا یا علی امام رضا
غریب و عاجز و مسکین و خوار و زار و حقیر | برا ہوں یا ہوں بھلا یا علی امام رضا
حساب ملت اولاد سے نواسا ہوں | اب اور در نہ پھرا یا علی امام رضا
الٰہی نزع میں اور گور میں قیامت میں | کہوں زبان سے سدا یا علی امام رضا
خود آپ آتے ہیں اوسکی مدد کو شہد سے | کہ جسنے دلسے پڑھا یا علی امام رضا



حبیب خستہ کو تم اپنے بخشوا دینگا
خدا سے روز جزا یا علی امام رضا



مین تیری در کا گدا ہون یا علی موسیٰ رضا — نام پر تیری فدا ہون یا علی موسی رضا

طالب راہِ خدا ہون یا علی موسی رضا — نام لیوا آپکا ہون یا علی موسی رضا

اب تمھین لازم ہی کرنا حال پر مہر کرم — سخت مشکل مین پھنسا ہون یا علی موسی رضا

دستگیری کیجئے جلدی خدا کے واسطے — سر بسر بیدست و پا ہون یا علی موسی رضا

گھر ہی بیت الامن دروازہ تیرا دار الشفا — خاک کہتی ہی دوا ہون یا علی موسی رضا

خاک مالامال ہی اشکِ ندامت سے مری — مین سحاب کیمیا ہون یا علی موسی رضا

خیر کچھ ملجای تیری در سے یا ابنِ علی — مین بھکاری مانگتا ہون یا علی موسی رضا

عاجزی فرطِ غریبی بیکسی کی حال مین — نام تیرا رٹ رہا ہون یا علی موسی رضا

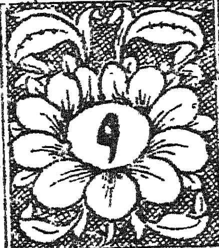
اندنون ایسا کسو کچھ سوجھتا مجھکو نہین — دمبدم مین کھو رہا ہون یا علی موسی رضا

دوست سب دشمن ہوا اپنی پرائی ہوگئی — اسہو آکو دیکھتا ہون یا علی موسی رضا

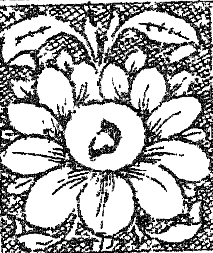
ی سنبھالے آپکی مین اب سنبھلسکتا نہین — اندنون بیدست و پا ہون یا علی موسی رضا

المدد یا مظہر فیاض عالم المدد
تھام لے مجکو حسین ابن علی کے واسطے

رنج و غم مین مبتلا ہون یا علی موسیٰ رضا
ضعف سے مین گر رہا ہون یا علی موسیٰ رضا

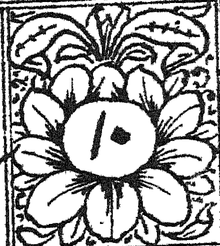


مین تو ہون عاجز حبیب اور آپ ہین میرے طبیب
تندرستی چاہتا ہون یا علی موسیٰ رضا

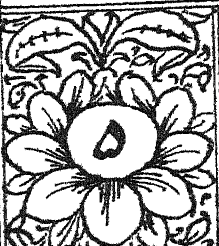


ہر طرف خاص نور ہے میرا
دمبدم ہوتی ہی تجلّی حق
وہ ہی الآن ہی کما کان
بیخودی خودسی عین دانش ہے

نور عین ظہور ہے میرا
قصرِ دل کوہ طور ہی میرا
یہہ ہی عین شعور ہے میرا
خوابِ غفلت حضور ہی میرا



دمبدم پاس ہی وہ اپنی حبیب
کب صنم مجھسے دور ہی میرا

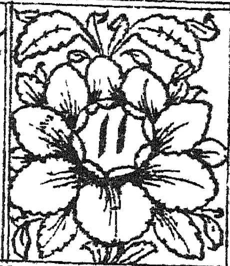


لے چلے توشہ ہم اپنی راہ کا
نزع مین ہی دہیان اوس درگاہ کا

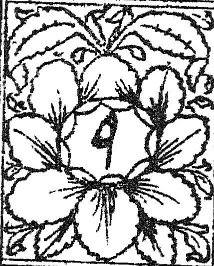
جانکنی مین قبر مین اور حشر مین
ہو خدا سایہ رسول اللہ کا

رحم بر من یا شفیع المذنبین
مدّعا پورا ہو حاجت خواہ کا

حافظِ ہر دو جہان سالارِ دین
ہے بھروسا آپکی درگاہ کا



آرزوے وصل ہے از بس حبیب
یا الٰہی ہو وصال اوس ماہ کا



آیا ہے خیال اوسکے در کا
رستہ سے خرد تو اپنے گھر کا

جسکو کہ دکھائین تمنے زلفین
آشفتہ پھرا کدھر کدھر کا

ق

آیا جو وہ مہر شب لبِ بام
سب کو دہوکا ہوا قمر کا

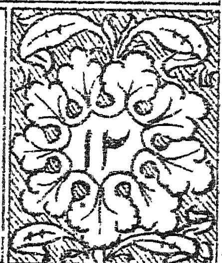
اوس مہر لقا سے کہیو قاصد
لایا ہون یہ خط اوسی بشر کا

جسنے کہ وصال کی ہوس مین
رکھا نہ خیال اپنے سر کا

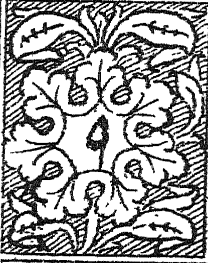
جو نوش کرے شرابِ وحدت
کب خوف کرے وہ شورِ شر کا

کیا فائدہ تجھ سے ای شب وصل
دل مین تو خیال ہی سحر کا

شب مرغ سحر نے سر کی آواز
یھان آنکھہ کھلی وہان وہ سر کا



عالم ہی فدا ے حافظ دین
بیچارہ حبیب ہی کدھر کا



الٰھی بحرمت شیخ المشایخ خواجہ امین الدین
ابی ھبیرۃ البصری رضی اللہ تعالی عنہ

دلا عاشق ہوا ہون مین امین الدین بصریکا
سگ در بنگیا ہون مین امین الدین بصریکا

ہماری جان قربان ہی محبت اونکی ایمان ہی
کہ سو جان سے فدا ہون مین امین الدین بصریکا

مین عاشق نامبر اونکی مین قربان کام برا دینکے
کہ دلسی مبتلا ہون مین امین الدین بصری کا

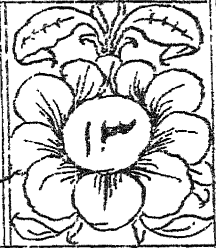
نہ مطلب سلطنت سے ہی نہ خواہش بادشاہتکی
کہ ادنی ایک گدا ہون مین امین الدین بصریکا

میری کشکول مین ہی نعمت الحمد اللہ بھری
فقیر بانوا ہون مین امین الدین بصری کا

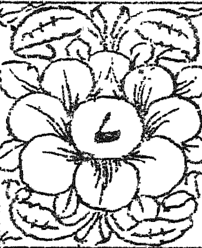
کسیکو میری کیا پروا کسیکی مجھکو کیا پڑا
بُرا ہوں یا بھلا ہوں میں امین الدین بصری کا

ہے اوسکی شمع کا ایک عالم دل سے پروانہ
کہ پروانہ ہوا ہوں میں امین الدین بصری کا

فدا ہوں نام پر خواجہ سدید الدین حذیفہ کے
تو دیوانہ بنا ہوں میں امین الدین بصری کا



حبیبا خوفِ محشر خلوتِ دل میں نہیں مطلق
کہ یاں عاشق ہوا ہوں میں امین الدین بصری کا



دل مبتلا ہے طرۂ پیچانِ یار کا
سُنبل ہو سائبان میری لوحِ مزار کا

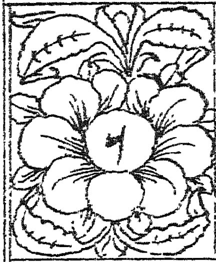
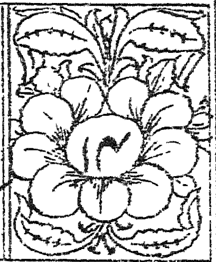
کیا ہم بیان کریں غمِ ہجرانِ یار کا
تا گفتنی ہے حال دلِ بیقرار کا

ہم ہیں وہ بادہ نوش کہ یکجرعہ جو پیے
لیوے نہ نام صبر و شکیب قرار کا

رکھتے ہیں آرزو چمنستانِ دہر میں
بار دگر نصیب ہو موسم بہار کا:

یارب نہ بھول جائیں کبھی اوسکی دسی ہم
کھٹکا رہے اوسے بھی کسی بیقرار کا

پاتے ہیں فیض سب درِ دولت سے یار کے
عالم ہے سایہ دار تیرے پردہ دار کا

حامی ہین جسکی حافظ دارین ای حبیب
کیا اوسکو خوف گردشِ لیل و نہار کا

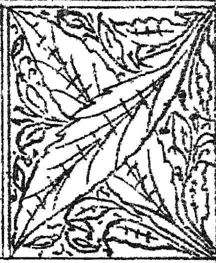
شب جو وہ ماہ لقا بر سرِ ایوان نکلا
سب نے ہو کے سے کہا مہرِ درخشان نکلا

روتے روتے جو لگی آنکھ سو وہ آن ملا
کاوشِ ہجرِ صنم مین میرا ارمان نکلا

دل ہی بیتاب ابھی تک شبِ غم کی تب سے
دن جب ایکا جو نکلا تو پریشان نکلا

جن و انسان و ملک سبکو مسخر پایا
جس گھڑی منھہ سے میری نامِ سلیمان نکلا

ہو کے انجان جنازے پہ کہا جانان نے
کفن اس کشتہ کا شاید میرا دامان نکلا

قبر سے تا بقیامت یہ کفایت ہی حبیب
مرتے دم منھہ سے جو یا حافظِ دوران نکلا

الٰہی بحرمت شیخ المشائخ رحمۃ للعالمین
محبوب الٰہی سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الحق والدین

محمد ابن سید احمد بدایونی رضی اللہ تعالیٰ عنہ



یا حضرتِ خواجہ نظام الدین محبوبِ الٰہی شاہنشا



ہون بحرِ خودی کے طوفان مین کشتی کو میری اب پار لگا



ہمدم ہی نہین غمخوار نہین اسوقت مین کوئی یار نہین



اب تیرے سوا اب تیرے سوا محبوبِ خدا محبوبِ خدا



گو ہون مین برا گو ہون مین برا کب ہون مین بھلا کب ہون مین بھلا



پر ہون مین تیرا پر ہون مین تیرا اسدر سے مین جاؤن کونسی جا



انعام بھی ہو اکرام بھی ہو ملنے کا کبھی پیغام بھی ہو



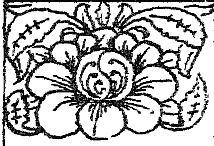
ساقی ہو سبو ہو جام بھی ہو تا دل کو ملے آرام ذرا



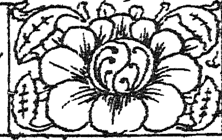
ہان در پہ تیرے مین آیا ہون ای بدر شرافت مہر شرف



اب جائے کہان اب جائے کہان اس در کے سوا اس در کے سوا



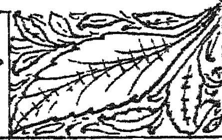
ہی نقل حضرت سے یہہ پیدا جب سے کہ ہوا پیدا یہ فلک



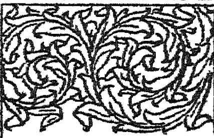
تمسا نہ کوئی پیدا ہی ہوا تمسا نہ کوئی ہوگا پیدا



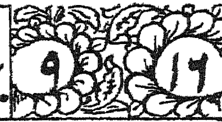
روضہ پہ تیرے جو آتا ہے وہ دلکی مرادین پاتا ہی



محبوب الہ محبوب الہ دیدار تو اپنا مجکو دکھا



صدقہ سے فرید الحق دین کے حاصل ہان مقاصد سب دلکے



بیچارہ حبیب غمگین کے از بہر خدا از بہر خدا

جو تجھے منظور ہو جانا کراسکی راہ کا
کر سفر اپنے وطنمین حج ہی بیت اللہ کا

سیر وحدت کر رہی ہین کثرت موہوم مین
عاشقان حقکو کیسا عشق ہی اللہ کا

پیر نا منظور ہو دریائے وحدت مین اگر
ہاتھہ سے مت چھوڑ دامن مرشد آگاہ کا

محو کر دی تو خودی اپنی خدا کی ذات مین
تا کہ حاصل ہو تجھے رتبہ فنا فی اللہ کا

ذات وہ ہرگز نہین اسکی مغایر بھی نہین
یہہ صفات اللہ دیکھو عکس ہی اوس ماہ کا

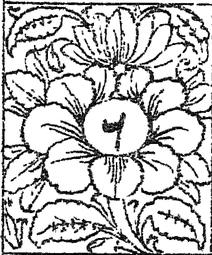
شش جہت مین جلوہ گر ہی کوئی جا خالی نہین
دیکھہ تو ہر ہر قدم پر نقش ہی اللہ کا

بے عنایات خدا یا مرشد آن یا اس
ہی بہت مشکل نکلنا دل سے حب جاہ کا

اوس وجود خاص سی ظاہر ہو سارا وجود
نام سے ہرگز نہ تو اب راہ او گمراہ کا



پہلی سبکی نفی کر پھر بول اپنے کو حبیب
فائدہ اوس دم کریگا عشق الا اللہ کا



پیر بن مدعا نہین ملتا
خضر بن راستا نہین ملتا

جب تلک سی لے نہ سر پہ پناہی
عاشقی کا مزا نہین ملتا

یہہ میرے رہنما کا ہی ارشاد
بے خبر کے خدا نہین ملتا

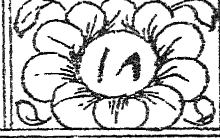
کہ ہی موصوف ہر صفت مین امام
ولی غفلت دلا نہین ملتا

بس دوسرا نہین اوسکے سوا
اب کوئی دوسرا نہین ملتا

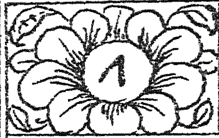


مین خود اپنے کو ڈہونڈتا ہون حبیب





مجھکو میرا پتا نہین ملتا



ہزار شکر کہ مین ہون غلام توسہ کا
مجھے دے پیر مغان بھر کے جام توسہ کا

خدا کیواسطے ای قاصدِ صبا زقتا
ذرا خوشی سے سُنا دے پیام توسہ کا

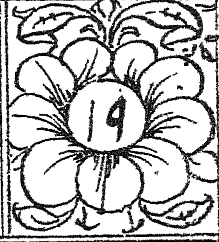
ہزارون طائرِ دل کیون نہ اسمین آن پھنسین
بچھا دیا ہی وہ صیّاد دام توسہ کا

زبان پہ نام سلیمان ہو آنکھ مین تصویر
وظیفہ دلسی رہی صبح و شام توسہ کا

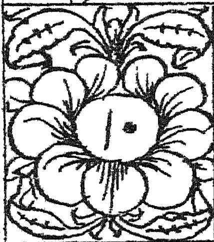
خدا نصیب کری اقتدا ہمین اوسکی
جہان ہی خواجہ سلیمان امام توسہ کا

کروڑ زاہدِ خلوت نشین سے افضل ہی
ہزار پختہ سی بہتر ہی خام توسہ کا

ابھی تلک میری سر مین خمار باقی ہی
پیا جو ساقی کی ہاتھ سے جام توسہ کا



پتا ہمارا نپوچھو کہ سب پہ ظاہر ہی
حبیب بندہ حافظ غلام توسہ کا



کون مجھے آج جگا کر گیا
حسنِ خداداد دکھا کر گیا

نقش قدم ہوگئے وہان سیکڑون
چلتے ہی چلتے جو ادا کر گیا

دیکھو تو عالم کو بتِ نازنین
ایک کرشمے مین فدا کر گیا

کسکی تھی یہہ بات کہ قاتل نے آج
بیٹھے ہوئے آنکھہ لڑا کر گیا

چونک مین بیدار ہوا خواب سے
سینے سے اوسنے جو لگا کر گیا

دور مین سر دلمین ہی اب تک سرور
جب سے مے حسن پلا کر گیا

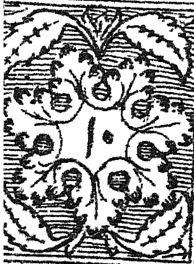
طائرِ دل کو میری صیّاد نے
دام مین الفت کے پھنسا کر گیا

ظلم و ستم ایسا نہ دیکھا کہین
آپ ہنسا ہمکو رلا کر گیا

کیون نہون فرہاد وہ شیرین ادا
شربتِ دیدار پلا کر گیا



ذوق سے اب مست ہوا ہون حبیب
جام محبّت جو پلا کر گیا



عشق مین تیرے جو دیوانہ بنا
ہوا بربادنہ فرزانہ بنا

شمع رو آپکے محفل مین فرا — اپنے اوپر مجھے پروانہ بنا

ہو گئے اشجان کہا جانا رے — کون بیٹھا ہے یہ مستانہ بنا

شورِ شیرین ہے یہ کیس مست کا آج — دلِ زاہد مین کہی مے خانہ بنا

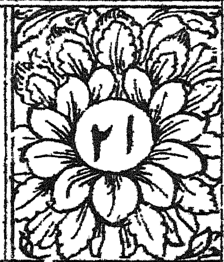
عشق مین اوس درِ دندان کے جو شاک — آنکھ سے نکلا تو دُردانہ بنا

دیکھ حالت میری کہتی ہے جہان — حالتِ عشق مین دیوانہ بنا

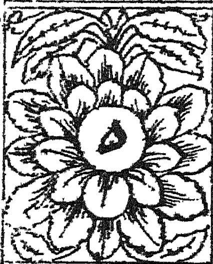
تب مسلمان کہونگا تجھکو — کعبۂ دل کو تو بتخانہ بنا

الفتِ بت مین جو جانباز ہوا — راہ مین عشق کے مردانہ بنا

خانمان خویش و برادر سب چھوڑ — کوچۂ یار مین آخانہ بنا



اپنے حافظ پہ حبیب نالان — واہ کیا خوب تو دیوانہ بنا

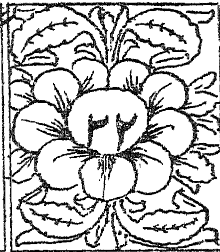


جلوۂ یار مین کیا کیا دیکھا — کہین وامق کہین عذرا دیکھا

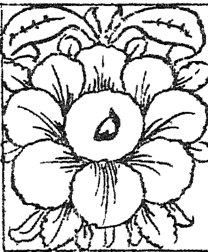
پھن آیا تھا جو مجنون کا لباس
اوسکو ہم کسوت لیلے دیکھا

ہر تعین مین بنا اوسکا لباس
اوسکو ہر رشتہ مین یکتا دیکھا

ہمنے ہر ذرّہ مین دیکھا خورشید
طرفہ ہر قطرہ مین دریا دیکھا



گنج مخفی مین نہان تھا جو حبیب
دام ناسوت مین آگیا دیکھا

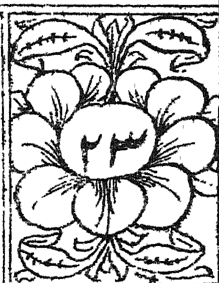


ای پری جلد بنا مجھکو دیوانہ اپنا
تا کہ چبھین تیرے ہوئے کھٹکا اپنا

خانہ آباد رہے آپکا ای حضرت عشق
کوے دلدار مین ہمنے کیا خانہ اپنا

شست باندھی ہین ادہر سارے رقیبان جہان
کر دیا تیر ملامت کا نشانہ اپنا

رزق رزّاق سے دادا کو ملا جنت مین
کونسی جاے نہین آب و دانہ اپنا



یار کے سمت کھڑی ہو کے پڑھی ہمنے نماز
ای حبیب آج ہی مقبول دوگانہ اپنا



ہی ہر جا بے جلوہ محمّد علی کا
نہین کوئی ہمتا محمّد علی کا

گنہگار ہون کیا گنہہ سی ہی پروا
ہی دلکو بھروسا محمّد علی کا

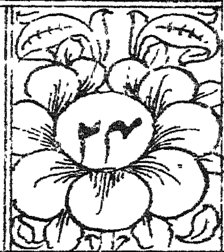
میری لاش کو خیبر آباد مین
ملے کچہہ تو سایا محمّد علی کا

کیون نہ فریفتہ ہون پریشان مین
ہوا سر مین سودا محمّد علی کا

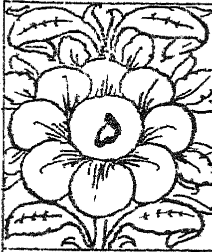
تو ذی دو ہی خود وہ ہی جلوہ فرما
ہون عاشق خدایا محمّد علی کا

جو ہی ہر نظر چشم مین نور مطلق
ہی فیضان سارا محمّد علی کا

دئے نانا دادانے خود نام اپنا
ہی عالم مین چرچا محمّد علی کا



حبیب نوا ساز در پردہ ہر دم
ہی شیدا و رسوا محمّد علی کا

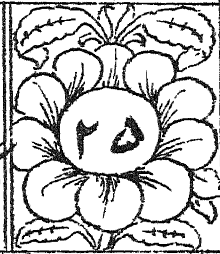


یار نے جب دکھایا ہمین خانہ اپنا
نملا کوئی جگہہ اور ٹھکانہ اپنا

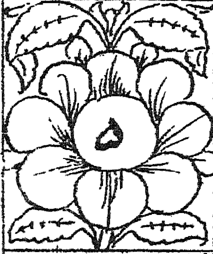
جب کھلی اپنی تئین شان انا اللّٰہی کی
پھر تو آیا نہ نظر کوئی بیگانہ اپنا

شیخ منصور انا الحق کی صدا کرنی لگا
آپ خود ہو گیا کسدرجہ دیوانہ اپنا

جب کھلی قلب حقیقی کی حقیقت ہمکو
خود بخود ہمکو ملا صاحب خانہ اپنا



اپنی حافظ کی تصدق سے حبیب نادان
مل گیا گوہر مقصود کا دانہ اپنا

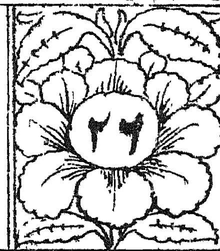


عشق لیلے رواج ہی اپنا
مثل مجنون مزاج ہی اپنا

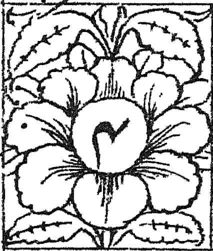
کیا کرین تخت و تاج شاہی کو
رمز الفقر تاج ہی اپنا

ہر طرف جسکو ڈہونڈتی تھی کل
یار پہلو مین آج ہی اپنا

شاہ اجمیر کے تصدق سے
ہند مین ابتو راج ہی اپنا



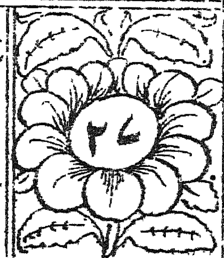
حسن مین ہی حبیب لاثانی
درد بھی لا علاج ہے اپنا



عشقبازی غرور ہی میرا
جان گدازی سرور ہی میرا

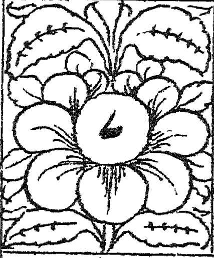
میرا پیغام کون پہنچائی — نامہ بر مجھ سے دور ہی میرا

ہر گدا حافظ دو عالم کہ — بادشاہی حضور ہی میرا



ہی یہ اپنے حبیب کا جلوہ

یعنی جو آنکھون مین نور ہی میرا



کیا کرون کس سی کہون حال دل زار اپنا — نہ ملا کوئی زمانہ مین خریدار اپنا

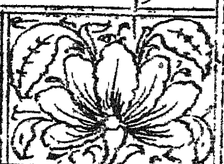
شکر کی جا ہے کہ ہون مورد الطاف خدا — دل ہوا دام محمد مین گرفتار اپنا

انبیا اور اولو العزم یہ کہتا ہی شرف — مرحبا صل علی احمد مختار اپنا

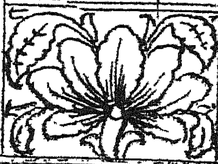
اپنی ہستی کی سوا کوئی نہین ہی حایل — ورنہ شہ رگ سی بھی نزدیک ہی دلدار اپنا

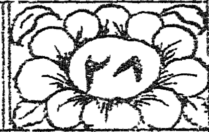
ہاے انجان تجاہل سی یہ کہتا ہی وہ شوخ — دیکھیو کون کھڑا ہی پس دیوار اپنا

چشم بد دور وہ چتون ہی عجب ناز بھری — دل وحشی کو کیا دم مین گرفتار اپنا

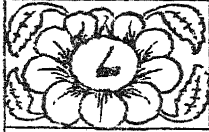


نہ حبیب اپنا کوئی ہی نہ کوئی اپنا طبیب





ہان مگر ایک ہی بس حافظ دیندار اپنا



عشق مین دیوانہ پن پیدا ہوا
ضعف سے مرض کہن پیدا ہوا

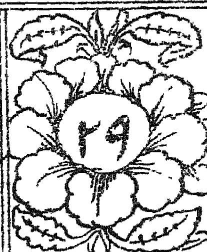
جس زمین پر پاون اوس گل نے رکھا
اوسجگھہ تازہ چمن پیدا ہوا!

چاہِ یوسف مین گرا ہی جو کوئی
اوس جگھہ تازہ ذقن پیدا ہوا۔

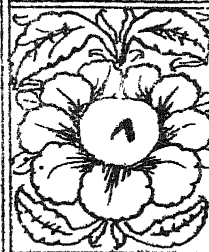
خلوتِ دل مین جو دیکھا غور کر
کچھہ عجایب انجمن پیدا ہوا

اپنی ہستی کے سوا کچھہ بھی نتھا
کس لئے پھر یا و مین پیدا ہوا

عشقِ اہلبیت مین ایسے رہے
مرتے دم رنگِ حسن پیدا ہوا



دہونڈتا جس گل کو پھرتا تھا حبیب
شکرِ حق وہ گلبدن پیدا ہوا



یہ ہی اصلِ مطلب حبیب علی کا
ہو مطلوب حاصل مرادِ دلی کا

یہ کی مہر ذرہ کو بیضا بنایا
ہوا ہون غبارِ رہ مہ کی گلی کا

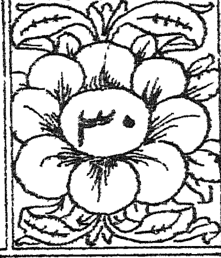
ہوں بیکل کلی دلکی کملا رہی ہے
ہو کل دلکو کیوں وقت ہے بیکلی کا

عجب کیا ہے ہو خاک پر بوترابی
یہ ذرّہ ہے برباد مہر علی کا

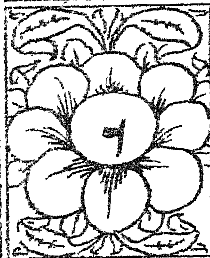
غنیمت سمجھ لے حیاتِ دو روزہ
کچھ موقع نہیں ہے دلا کاہلی کا

بلا کو بلا ہمکو ہمنے بجانا
ہمیں ورد ہے جب سے نادِ علی کا

تو دہو ہاتھ آبِ حیات بقا سے
ہو خضرِ بقا وقت ہے عاقلی کا



حبیبِ علی ہے غلام کمینہ
محمّد علی کا محمّد علی کا



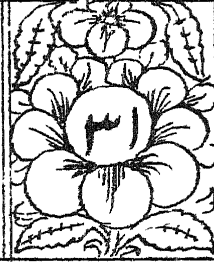
کچھ بلا کر مجھے وہ فرمایا
غیرِ حق کچھ نظر نہیں آیا

میں تصدق ہوں نام پر اوسکے
جو عدم سے وجود میں لایا

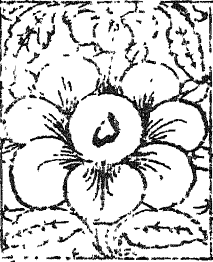
میم کا منھ پہ ڈالکر کے نقاب
خود بخود شاہدِ ازل آیا

شانِ حافظ میں خود عیاں ہوکر
وہ مجھے اپنی شکل بتلایا

خوبرو جملہ خوب ہین لیکن | پر میرے دلکو کچھہ وہ بُت بھایا



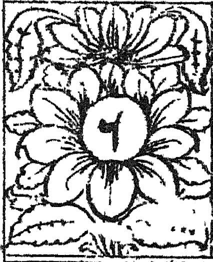
دیر و کعبہ مین ہی اگرچہ حبیب
جو اوسے پایا آپ مین پایا



دل میرا کسپر دیوانہ ہوگیا | تیر مژگان کا نشانہ ہوگیا
وائے قسمت غیرسی کب ہی گلہ | جو کہ اپنا تھا بیگانہ ہوگیا
عشق نے یہانتک کیا رسوا مجھے | ہرطرف میرا فسانہ ہوگیا
فتنۂ خوابیدہ بس جاگا دلا | آنکھہ لڑنے کا بہانہ ہوگیا



اوس بتِ مہوش کا عاشق ہون حبیب
محتسب جسکا دیوانہ ہوگیا

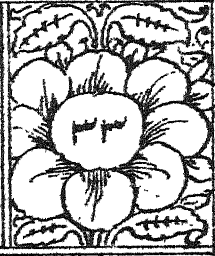


ایجنون کسکا تصور آگیا | جی میرا کونین سے گھبراگیا
ہی بلاشک عارفِ باللہ وہ | ذاتکو اپنے جو کوئی پاگیا

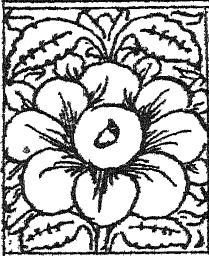
کوئی ایسا ہی کوئی شیرین سخن
پر مجھے میرا پیارا بھا گیا

جو کوئی ثابت قدم اسمین نہین
عشق کی رہ مین وہ ٹھوکر کھا گیا

دوسرا مجھکو نظر آتا نہین
اپنی صورت جبسے وہ دکھلا گیا



روبرو آنکھون کے رہتا ہی حبیب
جلوہ اوسکا سب جہان مین چھا گیا



حضرتِ منصور نے سر جو کیا دار کا
دار سے رتبہ ملا نام ہوا دار کا

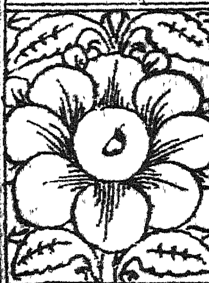
زاہد خلوت نشین ہد یہ نازان نہو
مجھپہ کرم ہوگیا احمدِ مختار کا

آنکھ مین ہی جسکا نور عین بصر ہون اوسکا
دلمین تصور بندہا مجھکو میری یار کا

بنیئے ذرا ادھر بات نہین بی کی کان
رکھیے سنبھل کے قدم کوچہ ہی دلدار کا

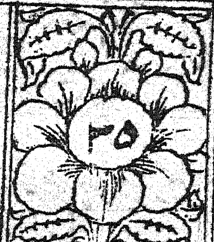


ہوگئی مشکل سری دم ہی مین آسان حبیب
نام جو مینے لیا حیدرِ کرار کا

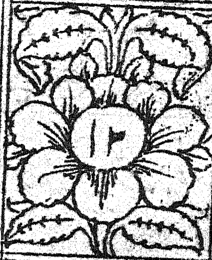


تیری ہوا مین ای پری باد اور سوا ہوا
تا لاش کیون کرتا ہی تو اوسکی ہی بیجا جستجو
کیون سبق رہی زاہد جا سی گھر دلدار کی
گر طالب صادق ہی تو مطلوب کی کر جستجو

زلف سیہ کو دیکھکر سیر مین سیرے سودا ہوا
آئینہ سا وہ ماہ رو ظاہر ہی تجھکو کیا ہوا
پڑجا ئی گر اوسکی نظر آئیگا تو کھنیچا ہوا
مست الست زبان پر تو ایسا ہوا ویسا ہوا



جب عرض مطلب مینی کی تب ہنسکی فرمایا مجھی
تو ای حبیب خستہ دل عاشق بنا اچھا ہوا



مجھی ہی عشق اوس بت کا اہا ہا اہا ہا ہا
عجب ہی حال الفت کا اہا ہا ہا اہا ہا ہا
مدینہ مین نجف مین چشت مین اجمیر تو سیہ مین
ولایت مین سیادت مین سخاوت مین شرافت مین
وہ گھر اہی خدا حافظ وہ چہرہ جسکا صلی اللہ

مین وسکا ہون وہ ہی میرا اہا ہا ہا اہا ہا ہا
کہون کیا ماجرا اپنا اہا ہا ہا اہا ہا ہا
ہی جلوہ یار کا بر پا اہا ہا ہا اہا ہا ہا
ہوا ایسا نہین ہوگا اہا ہا ہا اہا ہا ہا
ہی دیکھو جہان وسکا اہا ہا ہا اہا ہا ہا

دلا اوس پاس طاکی نکر تقلید کعبہ مین
ظہورِ خاص ہی ہر جا اہا ہا ہا اہا ہا ہا

دکھین منبر مین پہ رب مین اور جمہور تو سیہ مین
ہی اپنی عشق کا چرچا اہا ہا ہا اہا ہا ہا

دلا الفقر فخری ہی خاص ارشاد محمدؐ ہی
ہی رتبہ فقر کا بالا اہا ہا ہا اہا ہا ہا

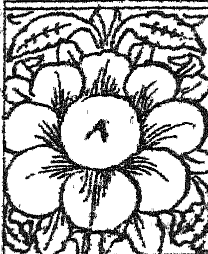
کرشمہ اور ادا ہی نازنین اور حسن مین یکتا
کوئی ایسا نہین دیکھا اہا ہا ہا اہا ہا ہا

کبھون تو لکھ نہین سکتا لکھون تو لکھ نہین سکتا
عجب انداز ہی اوسکا اہا ہا ہا اہا ہا ہا

ہوا ہی زلزلہ اور گر گیا ایوان کسری کا
محمدؐ جب ہوئی پیدا اہا ہا ہا اہا ہا ہا



حبیب اپنی ہی حق کو کر دسجدہ یون ملک بولی
یہ مظہر خاص ہی حق کا اہا ہا ہا اہا ہا



دلکو حریم حرمت دلبر بنا دیا
آنکھونکو عین دید کا منظر بنا دیا

حاجی بنا ہون مین اسے بیت المکرم سے
آنکھونکو پھر اشک کو زایر بنا دیا

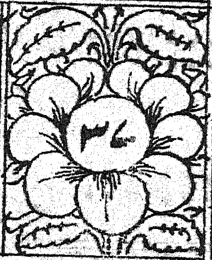
افسوس پاس تجھکو یہ اتفاق کا نہین
تونے دم مقیم مسافر بنا دیا

فیضانِ بوتراب کو در نجف مین دیکھہ
سنگریزہ کو نظر سے جواہر بنا دیا

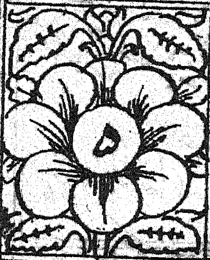
اوڑنی لگی ادہر سی ادہر نامہ بر تو دیکھہ
قاصد نے میری روح کو طائر بنا دیا

تاثیر یار کم نہین آہین رسا ہی
آہن دلون کو کھینچ کے ذاکر بنا دیا

منہہ سی نکال پان دیا واہ رے نصیب
کیا صامتی کو مفت مین شاعر بنا دیا



کسکی خمار مستی کا ہی یہہ اثر حبیب
ساقی نے میری آنکھہ کو ساغر بنا دیا



اوج پیما فلک آج ہی اختر اپنا
قدر افزای قدر اب ہی مقدر اپنا

مرحبا صل علیٰ کہتے ہوئے دوڑینگا
جبکہ دیکیگا نظر شافعِ محشر اپنا

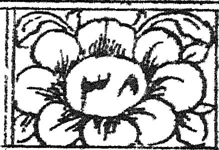
یا رسول عربی کیجی سبکدوش ہمین
بارِ عصیان سی گران دوش ہی یکسر اپنا

کون آویگا وہان کام بجز ذاتِ نبی
زن نہ فرزند نہ مادر نہ برادر اپنا

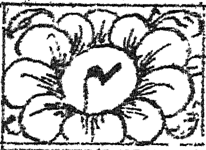


آرزو ہی یہ حبیبِ جگر افگار اپنی





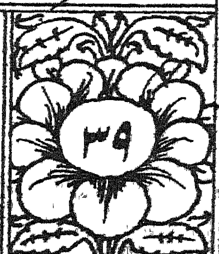
بعد مُردن کہ لگے چشت مین بستر اپنا



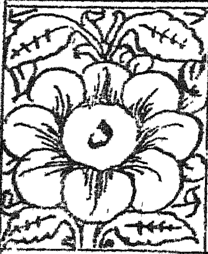
ذرا مجھکو چھبِ ادا دکھایا تو ہوتا
کہ دیوانہ اپنا بنایا تو ہوتا

مجھے مہر سے آفتابِ کرامت
شراب محبت پلایا تو ہوتا

ہوئی ہی ملاقات ظاہر مین مشکل
کبھی خواب مین میرے آیا تو ہوتا



حبیب اب پڑا خواب غفلتمین وہ سہ
ذرا مہر سے آ جگایا تو ہوتا



دیکھو یہ غریبونکو ستانا نہین اچھا
ہنستے ہوئی پھر آنکھہ لڑانا نہین اچھا

تھا ایک زمانیسے تیرا طالب دیدار
اب پاس میری آ کے جانا نہین اچھا

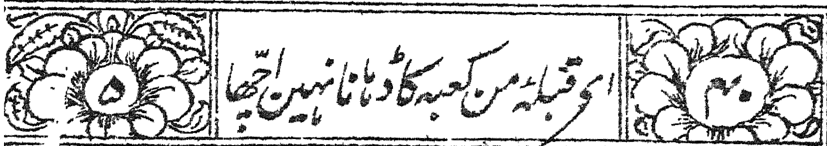
ہم آتشِ فرقتمین جلی جاتی ہین جوں شمع
ای جانِ جہان ہمکو جلانا نہین اچھا

سرگشتہ نہو زلفِ سیہ فام کا ای دل
یہ کالی بلا سر پہ چڑہانا نہین اچھا



دل خانہ کعبہ ہی حبیب جگر افگار



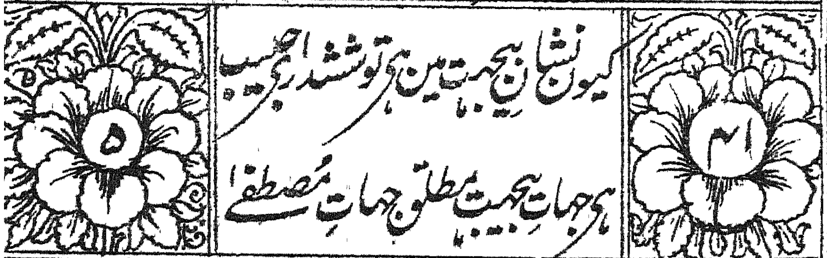


ذاتِ بیچون میں نہاں ہے نور ذاتِ مصطفیٰ
او صفاتِ اللہ میں دیکھو صفاتِ مصطفیٰ

آپ خود عینِ تجلی آپ خود مرآت ہے
قدرتِ حق ہے بلاشک معجزاتِ مصطفیٰ

لاتعین کو تعین ہو گیا بے کیف و کم
ہے ظہورِ عالمِ ایجاد ذاتِ مصطفیٰ

آبِ رحمت سے نکیوں سیراب ہو جسکی جہان
آبِ بخشِ تشنگان ہے ہاں فراتِ مصطفیٰ

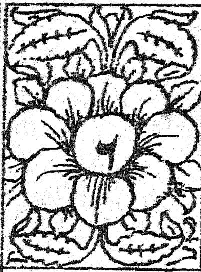


ہو گیا گلزار تن بھر زار یا مشکلکشا
نارِ دل بھڑکی کرو گلنار یا مشکلکشا

میری کشتی چلتی چلتی آ لگی طوفان میں
تم کرو اپنے کرم سے پار یا مشکلکشا

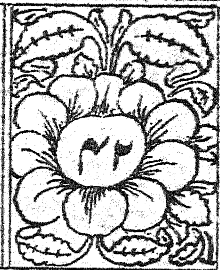
کیجئے میری مدد بھر شہیدِ کربلا
اندنوں میں ہوں بہت ناچار یا مشکلکشا

یا علی یا ایلیا یا بوالحسن یا بوتراب
کردیا حیدرِ کرار یا مشکلکشا



اس صبیب خستہ تن کو از برای پنجتن

ہو عطا پھر دولت دیدار یا مشکلکشا



غایب نہو جو تجھسی تو ہو حضو تیرا

غفلت کا وا ہو پردہ ہو ظہو تیرا

ہر گل مین ہر ثمر مین ہر شاخ و ہر شجر مین

خورشید و قمر مین تابان ہی نور تیرا

ہر رنگ مین عیان ہی ہر بو مین تو نہان ہے

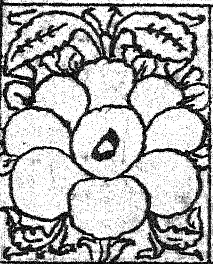
ہر گلمین جا و دان ہی نور ظہو تیرا

اطلاق تیری شان ہی گھر تیرا لامکان ہے

ہر حیثیت سے پیاری ادراک دور تیرا

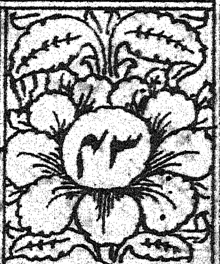
اپنی خودی مٹا کر ہر دم خدا خدا کر

کیا سود دیگا زاہد عجب غرور تیرا



ہی عکس اوسکا ہر جا آئینہ سا عیان ہے

دیکھی اے حبیب اوسکو کر زنگ دور تیرا



منظور چشم ہو گیا جلوہ حضور کا

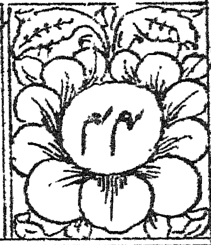
آنکھو نمین پھر گیا ہی سمان کوہ طور کا

غایب ہو جو یاد سے دایم حضور ہے

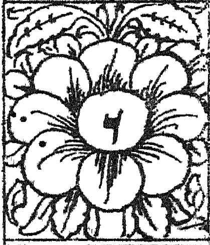
یارب کرم ہو مجھ پہ تو حافظ

چھڑکا ہی زخمِ دل پہ نمک اوس ملیح کی
ہی جلوہ اوسکا مردمِ دیدہ سیاہ چشم مین

ناصح ہی خوف کیا ہمین شورِ نشور کا
اطلاق دور ہو گیا نزدیک و دور کا

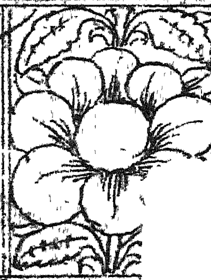


گلگشت کی ہی حافظِ دین حبیب ابھی عجیب
ہان ہین قصور وار جو لون نام حور کا

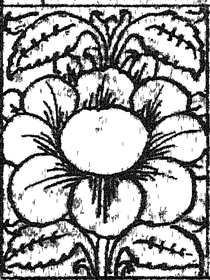


پیا جو ساقی کی ہاتھ سی جام سنگر کا
ہین تمکو دیتا ہون ای عاشقو بیار کیا
دلون کی صید کو بتلا کی دانۂ امید
خوشی سی پھولی دل میرا باغ ہوا
جناب خواجہ سلیمان کی آنکھ مین تصویر

وہ کیون نہ وجد کری سنکی نام سنگر کا
مدام آتا ہی ہمکو سلام سنگر کا
بچھا دیا ہی وہ صیاد دام سنگر کا
جو لائی باد صبا نی پیام سنگر کا
خیال دل مین ہی کچھ صبح و شام سنگر کا



کرینگی عرض ملائک خدا سی روزِ حساب
حبیبِ خستہ کمین ہی غلام سنگر کا



بغیر یار کے ہے ہر بت مجھی ڈرانے لگا

قرار دل میں نہ اب خوب صبر دل کی خیال

برنگ غنچہ کیا پس ون جس نے گل کی بات

ہمارا فرقت جانان میں دل لہو ہوا ہے

گیا میں کوچہ صنم سے جو باغ جنت میں

بیان ہے خوبی قسمت کا حال کیا اپنے

حبیب کا گل چہرہ چاہیں میں کس کے ہیں تا پیچ

ہوئی نصیب نہ ان کی نسبت

وہ آفتاب رخ چہیتی کیوں نہ زر رہتا ہے

ہمارے یار کی نسبت ہے خاص صبا دی

تمھارے عشق میں عاشق کی ات جا ہے

ہر ایک شخص دل ناتواں کھانے لگا

عزیز و ہجر وہ یوسف کا پھر ستانے لگا

مجھے وہ دہر کا گل اندام یاد آنے لگا

عوض میں اشک کے آنکھوں سے خون بہانے لگا

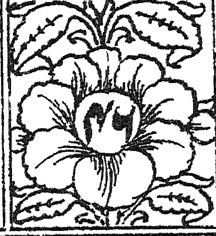
وہ گل کی یاد میں بیکل ہو تلملانے لگا

میں جس سے ہنس کے ملا وہ مجھے رلانے لگا

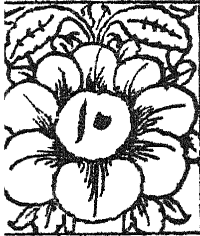
کہ دیکھ تا نقش کا

جو دل

کسینے ہنسکے جو عاشق سے اپنی بات کیا
تو میرا یار مجھے دیکھو یاد آنے لگا



حبیب بندۂ مسکین کیطرف دیکھو
ہر ایک زور مین آکر اوسے دبانے لگا



پاس مجکو دل بیمار نے سونے نہ دیا
کاوش ہجر ستمگار نے سونے نہ دیا

وصل کی رات کٹی دغدغۂ فرقت مین
رات بھر مجکو میرے یار نے سونے نہ دیا

جنکو اوس مہر لقا کا تھا تصور دلمین
رات بھر زلف سیہ مار نے سونے نہ دیا

تا تھی تیری ملنی کی
قبر مین حسرت دیدار نے سونے نہ دیا

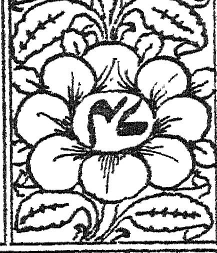
ساری عمر
ایکدم پاس مجھے یار نے سونے نہ دیا

عشق کے قافلہ سالار نے سونے نہ دیا

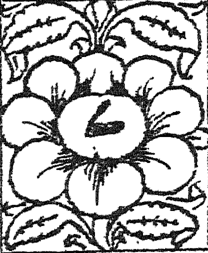
پھر اوسے ردمی و عطار نے سونے نہ دیا

اوسے فیض کے انوار نے سونے نہ دیا

جب کوئی چست کمر باندہ کی طالب آیا
پھر اوسے سالک ہشیار نے سونے نہ دیا



اسقدر اوسکی حضوری مین کٹی عمر حبیب
خواب غفلت مین کبھی یار نے سونے نہ دیا



پیر گیسو دراز ہی اپنا
خواجہ بندہ نواز ہے اپنا

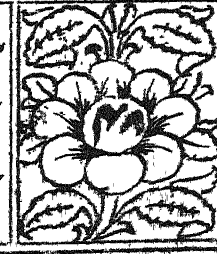
مجھہ گنہگار کو بڑی ہی امید
تو غریب النواز ہے اپنا

خلق سے مجکو کچھہ نیاز نہین
کیونکہ حق بے نیاز ہی اپنا

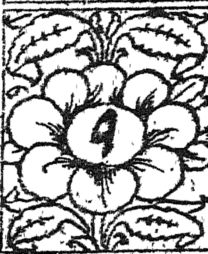
پیر و مرشد ہی آپ پر ظاہر
جو کہ پوشیدہ راز ہے اپنا

قیس و فرہاد سے کئی درجے
دیکھو قصہ دراز ہے اپنا

ہون گنہگار پر بہت ہی امید
در توبہ ابھی ہے باز اپنا



ہم کمینے ہین تیرے در کے حبیب
عشق مین دل گداز ہے اپنا



دلا برزخِ شیخ مین ہم نے دیکھا
ہے خورشید ذرے مین قطرے مین دریا

ذرا پیر کامل سے مطلب سمجھ لے
الانسان سری انا سرہ کا

یہ ہے نسبتِ اتحادی کے معنے
تو ہی قیس و فرہاد تو ہی زلیخا

یہ تعلیم استاد معنی نے دی ہے
نظر مین نہ آوے کوئی غیر حق کا

یہ ہے حکم مکتب مین جو کوئی آوے
ہے تعلیم اول خودی سے گذر جا

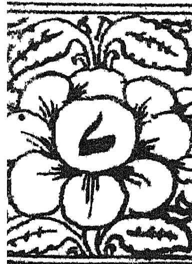
پلایا مجھے دودھ مادر نے لکھ کے
تماشا تو آپ دیکھ لے اپنما کا

پدر نے مجھے گود مین لیکے پالا
تو پہچان اپنے کو اے جان بابا

مٹا اپنی ہستی کو اول فنا ہو
ملے تب تو رتبہ فنا الفنا کا



سمجھ غیر حق ہے نہین کوئی ہرگز
جیبا اگر تو ہے طالب خدا کا



ہوں دیوانہ حافظ محمد علی کا
ہوں مستانہ حافظ محمد علی کا

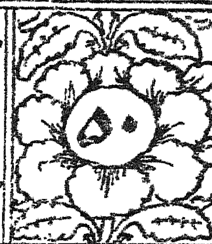
جلوؤں کی تیں جو شمع القمیں شب بھر
ہوں پروانہ حافظ محمد علی کا

غنیمت سمجھ دورِ می زاہد اسدم
ہے میخانہ حافظ محمد علی کا

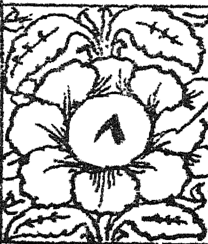
ملک کہتے ہیں لیجئے رہ ادب کی
یہ ہے خانہ حافظ محمد علی کا

بیان کیا کرو تمیزاجِ مبارک
ہے شاہانہ حافظ محمد علی کا

خلافِ شرع بیر بلاؤ عقیدت
ہے فرمانا حافظ محمد علی کا

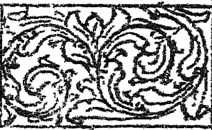


جیسا میری چشم روزِ ازل سے
ہے پیمانہ حافظ محمد علی کا

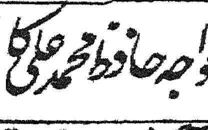


یا الٰہی مجھے کر تو شیدا خواجہ حافظ محمد علی کا





عشقِ صادق مجھے ہو وے پیدا خواجہ حافظ محمد علی کا

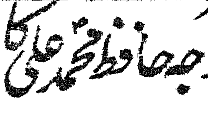


دل ہو دیوانہ کوئی حافظ جان ہو پروانہ روی حافظ





رہے آنکھوں میں ہر دم سراپا خواجہ حافظ محمد علی کا



مجھکو آجائے کچھ اونکی خوشبو دنکو دیکھا کروں شاہ گیسو
نقش ہو دلپہ وہ روے زیبا خواجہ حافظ محمد علی کا

ایک عالم ہے میرے پہ مفتون خیر آباد کا ہو نمین مجنون
میرے سر مین سرایا ہے سودا خواجہ حافظ محمد علی کا

عابدونکو غرور عبادت زاہدونکو ہے مستی طاعت
دو جہان مین ہے ہمکو سہارا خواجہ حافظ محمد علی کا

حور و جن و ملک اور انسان اونکے رہتے ہین زیر فرمان
مرتبہ حقنے فرمایا اعلیٰ خواجہ حافظ محمد علی کا

اوسکی حاجت روائی ہوئی ہے اوسکی مشکل کشائی ہوئی ہے
ورد جسنے کیا نام والا خواجہ حافظ محمد علی کا

سامنے حقکے روز قیامت مجھکو لا کر فرشتے کہینگے

۵۱ ۷ ہے حبیب کمین نام لیوا خواجہ حافظ محمد علی کا

مین ہون غلام خواجہ بندہ نواز کا
پایا خطاب شیخ سے گیسو دراز کا

گلبرگہ شریف مین جو عشق سے گیا
ملنے لگا مزا اوسے روزہ نماز کا

مانگو کمال عجز سے منت نہین
تا فائدہ حصول ہو نذر و نیاز کا

تربت جو اونکی دیکھا تو اللہ رے دبدبہ
سجدہ مین گر پڑا ہوا دہوکا نماز کا

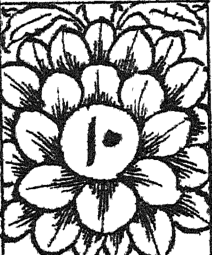
اوس در کا طفل اور جوانون پہ فوق ہے
ہر زاغ کو یہان کی تو دعوی ہے باز کا

سید ہے اور امام ہے نایب نبی کا ہے
واقف ہے وہ خدا کے تو راز و نیاز کا



۵۲

خادم کو اونکی دیکھکی کہتے ہین یون ملک
یہ ہے حبیب دیکھو کسی عشقباز کا



۱۰

فیض ہفت اقلیم مین پھیلا معین الدین کا
پڑ گیا ہے ہند مین سکہ معین الدین کا

بادشاہ ہے زمانیکی وہ کہتا ہے شرف
جو غلام خاص ہے مولا معین الدین کا

حق نے وہ قدرت عطا کی ہے یہ ادنیٰ بات ہے
شیر پر حملہ کیا ہوتا معین الدین کا

والیِ ہندوستان حسبِ محمدؐ نے کیا
بج رہا ہے ہند میں ڈنکا معین الدین کا

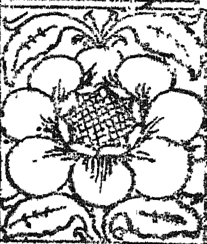
اونکی پیشانی پہ تھا حبیب اللہ ثبت
تا ابد جیسے کا ہو چرچا معین الدین کا

آپکو قطب المشائخ خود پیمبر نے کہا
مرتبہ ہے کس قدر اعلا معین الدین کا

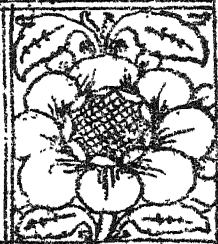
کیوں نہ دوڑوں بھاگ کر پیری طرف اجمیر کے
سر میں میرے ہو گیا سودا معین الدین کا

بند دنیا قید عقبیٰ سے نکیوں آزاد ہو
عاشق ہو جو شیدا معین الدین کا

حشر تک کے کل مریدین بخشوا گئے امیر
کس قدر جاری ہے فیضا معین الدین کا



حشر میں لیجا حسینؔ خستہ کو بولیں ملک
ای خدا حاضر ہے کہتا معین الدین کا



۵۳ ردیف باء موحدہ ۶

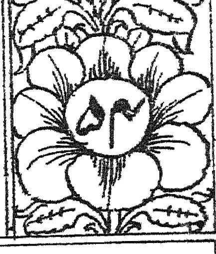
خوب ہیں گلے کبھی کس گل دکھا و صبا حب
اپنے رو تو نکو ذرا آکے ہنسا و صبا حب

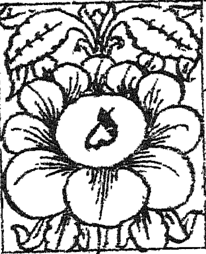
خلوتِ دل ہی اقامت کو تمھارے حاضر
اسمین تشریف مبارک کو تو لاؤ صاحب

مہر ہو ذرہ پہ گر خاک قدم اپنی ذرا
چشم گریاں مین میرے آگے لگاؤ صاحب

برق وش دل ہی ہوئی جسمین خدائی نذر
وعدۂ وصل مجھے ابتو سناؤ صاحب

میری جانب سے تمھین لاکھ جو سمجھائین رقیب
اپنے دلمین کبھی تم اوسکو نلاؤ صاحب





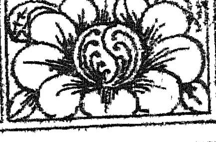
عرض کرتا ہی یہ اب تمسی حبیبِ مضطر
پاس سی میرے کبھی آپ نجاؤ صاحب

نظرِ یار کا ہے تیر عجیب
ہو گئے سیکڑون نخچیر عجیب

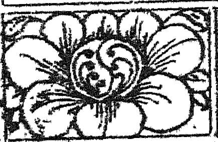
آنکھ کے ملتے ہی دل چھین لیا
اوسکی آنکھونمین ہی تاثیر عجیب

رشتۂ الفتِ جانان کی میرے
پاؤن مین پڑ گئی زنجیر عجیب

اوسکے قدمونپہ رکھا جسنے سر
بڑھ گئی خلق مین توقیر عجیب



پیر و مرشد میری حافظ ہین حبیب



۵۵ نہو ایسا کوئی بیب عجیب ۶

اوسکے زلفونکا ہلانا ہی غضب — دام الفت مین پھنسی ہین سب کے سب

المدد شام غریبان المدد — ہو سحر عشرت کی جاوے غم کی شب

عشق مین تیری نہین یک چشم تر — آہ سرد و رنگ زرد و خشک لب

خانۂ دل ہمنے خالی کر دیا — کہی یہہ تشریف تم لاوگے کب

عرض کر اوس بت سے احوال دلی — سر جھکا کر دست بستہ با ادب

کیا ہوئی تقصیر بندہ سے حبیب

سن ہون مین سنتی نہین ہو میری اب

۵۶ ردیف باءِ فارسی ۹

ذرہ ذرہ مین خود عیان ہو آپ — جان ہر شان مین نہان ہو آپ

کل شی محیط ہو بیشک — پھر جو ڈھونڈا تو لامکان ہو آپ

دیکھنا آپکا نہین ممکن
ہان صفا تو مین خود عیان ہو آپ

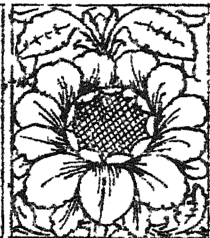
آپ ہر جا ہے کہان ڈھونڈون
خود مکین آپ ہی مکان ہو آپ

مسئلہ خیر و شر کا بتلا کر
خوب ہادی گمرہان ہو آپ

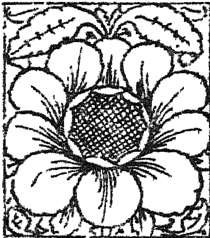
عشقبازون مین آپکا ہی اثر
خوبرویون مین جاودان ہو آپ

مے ہو ساقی ہو خم ہو اور خمار
رنگ ہو بو ہو گلستان ہو آپ

آپ مسجودِ کُل ملائک ہو
خالق جملہ مرسلان ہو آپ



آپ محبوب ہو اور آپ حبیب
آپ خود اپنے رازدان ہو آپ



۵۷ ردیف تاۓ فوقانی ۱۲

دل مرا باغ باغ ہو اور سینہ ہو بہشت
صدقے سے آپکے اجی یا خواجگانِ چشت

وہ چشم مہر ذرہ پہ ہو خواجگانِ چشت
دل داغ عشق رب سے گل افشاں ہو جون بہشت

حسرت ہے نہ پھر تجھے قصرِ بہشت کی
گر رہگذر سے چشت کے ہاتھ آئے ایک خشت

کیا خوب مرتبہ ہے مریدانِ چشت کا
دیدارِ حق ہے دید میں اور جلسہ بہشت

منکر نکیر سے ہمیں اندیشہ کچھ نہیں
ہو زیرِ سر لحد میں جو کوچہ کی انکی خشت

دل کی زمین میں عشق کا بویا ہے ہم نے تخم
پھولی پھلی برنگِ گلستاں ہماری کشت

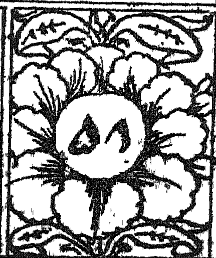
چشتی نظامی فخری سلیمانی حافظی
صد شکر لکھی کاتبِ قدرت نے سرنوشت

گل کی روش میں زیرِ لحد پھول جاؤ گا
آدے مزار پر اگر اک عندلیبِ چشت

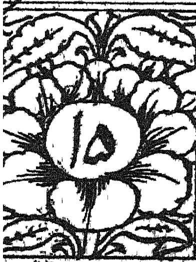
منظورِ چشمِ حق جو ہوا ہے طریقِ چشت
بہتر ہے پارساؤں سے اس سلسلہ کے زشت

گر بت پرست گذریں سوے خواجگاں کبھی
زنار توڑیں کلمہ پڑھیں چھوڑ دیں کنشت

ہو پر غبار قبر میری گل برنگ باغ
اڑ آئی گرد باد سے گر خاکِ کوے چشت



تجھکو حبیب خوف نہیں روزِ حشر کا
حافظ ہیں پیر خواجہ اسحاق شاہ چشت



آج محبوبِ خدا کی ہی چراغان کی رات
ہادی راہ ہدا کی ہی چراغان کی رات

رہبر و راہنما کی ہی چراغان کی رات
واصلِ ذاتِ خدا کی ہی چراغان کی رات

قبلہ شاہ و گدا کی ہی چراغان کی رات
کعبۂ اہل صفا کی ہی چراغان کی رات

درۃ التاجِ ولایت شہِ عالی منصب
عالمِ علمِ خدا کی ہی چراغان کی رات

چاہیے حورین زلیخائی کو آتی ہین یہان
یوسفِ ماہ لقا کی ہی چراغان کی رات

اولیا غوث کے افراد کا مختار ہے جو
اوس امامِ دوسرا کی ہی چراغان کی رات

جن و انسان و ملک جس سے کہ ہین قبلہ پرست
آج اوس قبلہ نما کی ہی چراغان کی رات

نائبِ ملکِ سلیمان ہی حافظ میرا
آصفِ شہر سبا کی ہی چراغان کی رات

خیر آباد کو ای طالعِ میمون لیچل
اوس مہ مہر و صفا کی ہی چراغان کی رات

حورین حیران ہین فرخندہ سمین اس جلوہ سے
واہ کس ناز و ادا کی ہی چراغان کی رات

دلمین ہی شوق تو ہی دیدۂ امید مین نور
سر بسر فیض و عطا کی ہی چراغان کی رات

بلبلِ باغِ جنان پھولی ہی اور گل ہی بہار
آج کس ماہ برنجا کی ہی چراغان کی رات

ہر گدا شاہ ہی مسند ہی حصیرِ محفل
نائبِ ملکِ خدا کی ہی چراغان کی رات

کیون نہ ہو غنچۂ امید ہمارا گلرنگ
ہادیِ شہرِ سبا کی ہی چراغان کی رات

وجد مین آئے نکیون جانِ حبیبِ مشتاق
اوس نوا سازِ غنا کی ہی چراغان کی رات

آنکھ مین ہی جا دوست کی اور دلمین ہی جگہ دوست
سر تا بپا ہی اپنی چمن مین ہوائے دوست

راہِ سراغ ڈھونڈ رہی ہین برائے دوست
کیا خوب ہو گیا ہی ہمین نقشِ پائے دوست

عمرت دراز باد کہ آئے جا گئے
اپنی بقا کی چاہ تھی بہرِ بقائے دوست

جنت مین بھی نجاؤنگا دوزخ تو یک طرف
پھرتا ہون ڈھونڈتا درِ دولتسرائے دوست

زیرِ زمین خوشی سے نہ پھولی سماؤنگا
دو پھول رکھے میری لحد پر گر آئے دوست

ہمکو عذابِ قبر سے دوزخ سے کیا ہی ڈر
بابِ نجات ہی درِ دولتسرائے دوست

وہ شب شبِ برات ہے وہ روز روزِ عید
جس وقت راہ میں گھر سے میرے آئے دوست

ہو جاؤں نثار مین جا بجا بہرِ سرور سے
جائے کفن جو مجھکو ملے گر قبائے دوست

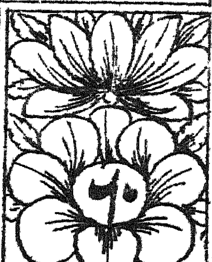
کیا عاشقونکو خوف جو ہر دم آزمائی عشق
جان تک نہین عزیز اگر آزمائے دوست

زاہد یہ حال بھی کہین آیا ہے قال مین
کیا تجھسے ہم بیان کرین ماجرائے دوست

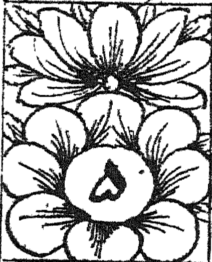
لکھوں تو جا ملے نہ صحیفہ مین دہر کے
دلمین ہے اسقدر میرے شوقِ لقائے دوست

کعبہ مین بتکدہ مین کلیسیہ مین دیر مین
دیکھا نظر مین کوئی نہ آیا سوائے دوست

نذرین کرین نیاز کرین یا دعا کرین
یادش بخیر جسمین ہے کیا کیا ادائے دوست



یہاں سیکڑوں ہین نام پہ حافظ کی جان نثار
مین اے حبیب ایک نہین کچھہ فدائے دوست

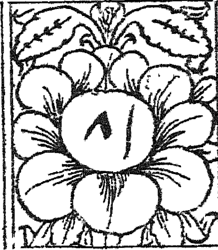


سراپا ہے کبیر مدِ بسم اللہ کی صورت
کتابی رخ تمہارا ہے کلام اللہ کی صورت

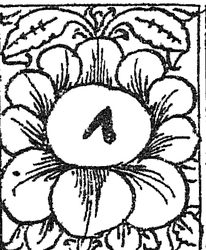
سدا برزخ کا رکھیو رابطہ اے طالب مولے
جمالی دلمین ہے پر مرشدِ آگاہ کی صورت

ذرا تو غور کر یہ خانۂ دل ہی خدا کا گھر
بغیر از پیر کامل کی عنایت کے نہیں ممکن

نظر آ جائیگی بیشک اسی مین اللہ کی صورت
کہ لوحِ دل سے ہو وی محو جب جا کی صورت

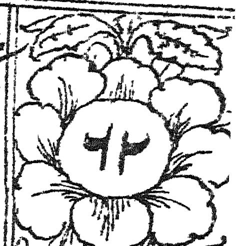


حبیب منتظر کو بعد رحلت کے خداوندا
لحد مین جلد دکھلا دے رسول اللہ کی صورت

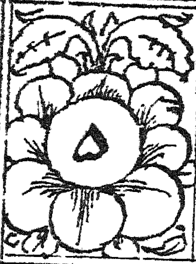


آنکھو نمین بسی خواجہ سلیمان کی صورت
جو سامنے آیا مین اوسے غور سے دیکھا
کہتے ہین ملک بارِ امانت یہ اوٹھایا
حافظ کی سی صورت کوئی دیکھی نہین ہمنے
جو حسن و بشر اور ملائک کا ہی سرور
اب کوئی بھی صورت مجھے بھاتی نہین مطلق
اپنے کو ذرا جان لے پہچان صاحب

اور دلمین جمی حافظِ قران کی صورت
معلوم مجھے ہوتی ہی پہچان کی صورت
ای صلّ علیٰ حضرتِ انسان کی صورت
کس دبدبہ و رعب کی کس شان کی صورت
وہ فخرِ جہان خواجہ سلیمان کی صورت
آنکھو نمین بسی حافظِ قران کی صورت
تو آئی نظر تجھکو تیری جان کی صورت



ٹک غور سی تو دیکھہ حبیب خجستہ
چھپتی نہین ہی صباعرفانکی صورت



معبود کی ہر شی مین آتی ہی نظر قدرت
اور نام محمد پر حق کی ہی سدا رحمت

ای امتیو شادان ہو نیکا محل آیا
کیونکر کہ محمد کی حق پاس ہی بس عزت

اب جنت کے در پر مین کیتا ہون بنا بیٹھا
راحت ہی مجھی راحت آفرحت ہی مجھی فرحت

مین چھوڑ کہان جاؤن حافظ تیری قدمونکو
ہان العبد زمانیکی حاصل ہوئی یہہ دولت



مجھپر میری یار و نیر ہو ظل حبیب حق
محشر مین کہین یارب جاوے نہ میری عزت



۶۳ ردیف ثاء مثلثہ ۱۳

الغیاث ای شاہ شاہان الغیاث
الغیاث ای نور یزدان الغیاث

ای طبیب انس و جان ہون جان بلب
کیجیے اب میری درمان الغیاث

بینوائی برگ و بے سامان ہون مین — چاہتا ہون تم سے سامان الغیاث

راہ بھولی ہر طرف پھرتا ہون مین — رہ دکھا خضرِ بیابان الغیاث

سامنے تیرے کرینگے یا نبی — حشر مین جملہ رسولان الغیاث

یا علی مشکلکشا مشکل کشا — شاہِ مردان شیرِ یزدان الغیاث

یا حسن بصری شہ والاکرم — جانشینِ شیرِ یزدان الغیاث

خواجہ ابراہیم بلخی بادشاہ — بادشاہِ بادشاہان الغیاث

خواجگان چشت خاطر جمع ہو — دل سراسر ہے پریشان الغیاث

یا معین الدین معینِ اولیا — یا نظامِ فخرِ خوبان الغیاث

یا سلیمانِ جہان قطبِ زمان — رہنمائے جن و انسان الغیاث

حافظِ ہر دو جہان یا عاشق — مالکِ ملکِ سلیمان الغیاث

بندۂ ناچیز و بیچارہ حبیب

ہی وہ سرگرداں و حیران الغیاث

۶۴ ردیف جیم تازی ۱۴

حقنے جو محمد کو بلایا شب معراج
مختار خدائی کا بنایا شب معراج

جبریل نقابت مین تھی اوس صبح صفا کے
کس شان و تجمل سے وہ آیا شب معراج

جب نیر آمد وہ مہ مصر سے چمکا
ہر سنگ مین تھا طور کا جلوہ شب معراج

دکھلائی و یا جملہ ملک اور رسل کو
اللہ کی قدرت کا تماشا شب معراج

وہ حسن خداداد احد اونھین بخشا
قربان ہوا جو اونھین دیکھا شب معراج

داخل جو ہوئے مسجد اقصیٰ مین محمد
تھے جملہ رسل دیکھکے شیدا شب معراج

وہان قدس کے عالم مین بھی رقص کنان تھے
راگ اونکا فرشتون نے جو گایا شب معراج

کس ناز سے وہ ناز کنان عرش پہ آیا
نعلین تلک بھی نہ اوتارا شب معراج

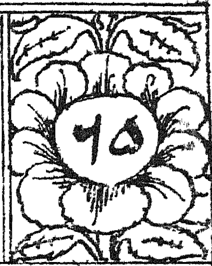
جب عرش پہ ہم نغمہ وصلت ہوا حق سے
تھا برگ و نوا عالم بالا شب معراج

امت کے لئے خسرو لولاک لما نے — لی آئی ہاں کیا نعمت عظمیٰ شب معراج

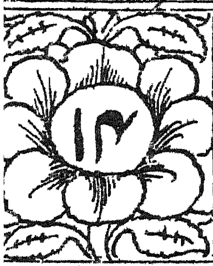
نازل ہوا جب عرش سے گوہر نبوی کو — یثرب ہی بنا عرش معلّٰی شب معراج

بلبل کی روش بھولی مخلوق تھی ناطق — کل قسمت امت کا کھلا کیا شب معراج

وہاں عرش پہ جاتی ہی ملا فقر کا خرقہ — وہ خرقہ پہن کی خود آیا شب معراج



قربان حبیب اپنے ہیں سو بار بصد جان
جو شاد ہوا سنکے یہ قصہ شب معراج



محب کبریا حضرت شکر گنج — حبیب مصطفیٰ حضرت شکر گنج

رئیس الاولیا حضرت شکر گنج — ہیں زہد الانبیا حضرت شکر گنج

مرادیں میری دلکی کیجے حاصل — بحق مرتضیٰ حضرت شکر گنج

فرید الدین غیاثی یا مغیثی — نظر بر حال ما حضرت شکر گنج

معین بیکسی سوا اس ما سوا ہیں — نہیں ہی دوسرا حضرت شکر گنج

وسیلہ پیش و پس عالم کو ہی اور — ہمارے پیشوا حضرت شکر گنج

نکیونکر ہووی حل سر بستہ مشکل — میری مشکل کشا حضرت شکر گنج

کرو بہر خدا تم جلد پوری — ہماری مدعا حضرت شکر گنج

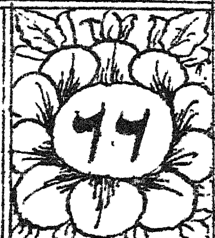
تجھے بند الم اور رنج غم سی — کرو جلدی رہا حضرت شکر گنج

ہوئی تلخی مشکل کیا ہی شیرین — کہا جب میں نے یا حضرت شکر گنج

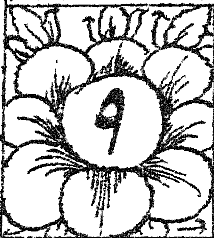
مین گرتا ہون تجھی تم تھامتی ہو — ضعیفونکی عصا حضرت شکر گنج

کہا کر آپکا احوال اپنا — کہون میں کس سی جا حضرت شکر گنج

تمھارا ہون تمھارا ہون تمھارا — برا ہون یا بھلا حضرت شکر گنج



خبر لیجی حبیب ناتوان کی
تمھارا ہی گدا حضرت شکر گنج



دل ہی گویا چمن کوچہ دلدار میں آج — نغمہ زن بلبل خوش لہجہ ہی گلزار میں آج

یا الٰہی میرا عیب سب کو ہنر سا خوش آئے
سرخرو تا کہ ہوں یک سر کار میں آج

کچھ تو دیدارِ سلیمانِ جہاں تو مجھکو
صورتِ مور ہوں حاضر تیرے دربار میں آج

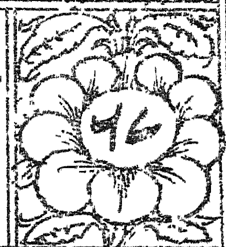
باغِ جنت ہو مبارک تجھے اے زاہدِ خشک
گل سا پھولا میرا دل کوچۂ دلدار میں آج

نا بسر پائے بیٹھا ہوں جو میں ہوکے فقیر
کیوں نہ خوشحال پھروں حشمت کی بازار میں آج

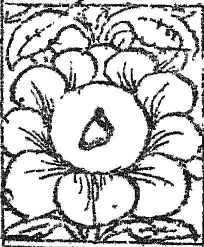
گو بسر عمر دہ صد سالہ بھی وحشی
بادِ عیسیٰ ہے حقیقت تیری رفتار میں آج

یار گیسو عارض ہیں کفر و اسلام
گفتگو بیش ہے سبحہ کا زنار میں آج

ابروئے قاتلِ خونریز نہیں تیغ سے کچھ
قتل ہووےگا جہاں عشق کی بازار میں آج



حافظِ دین کی محبت میں ہو مست حبیب
بادۂ شوق پیا خم کدۂ یار میں آج

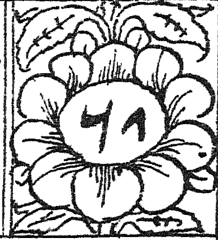


زاہدا گر دلنشیں ہی میری حب جاہ آج
خانۂ دل کو کیے ہوں گا ہے بیت اللہ آج

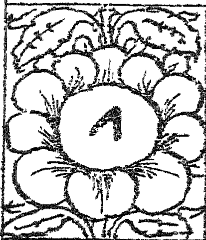
سر زمین عشق میں ہی کیا خیمہ گاڑا
اے صنم تشریف لا دو حسبۃً للہ آج

حشر کے دن خوب خوش ہو کر ہنسیگا امتی
بخشوا دینگے ہمیں احمد رسول اللہ آج

پھونکدیگا خرمن تقویٰ کو تیرا زاہد آہ تن
سینۂ بریان کے جگر سوز دو ہو ... آج



جب پٹا کوٹھے پہ وہ محبوب اپنا اے حبیب
خلق حیرت سے پکاری دیکھو نکلا ماہ آج



ردیف جیم فارسی

جلوہ گر یار نہو تو چمن تو جا ہیچ ہے ہیچ
گر مکیں ہی نہ مکاں میں تو مکاں ہیچ ہے ہیچ

کیا میں جنت میں بھلا لیکر حور و قصور
ہو نہ دیدار تیرا باغ جناں ہیچ ہے ہیچ

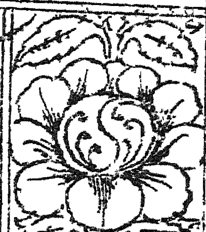
بادشاہی کی ہے خواہش نہ امیری کی ہوس
گر ملا یار تو پھر سارا جہاں ہیچ ہے ہیچ

کیفیت ہے دلا بادہ کشی سے حاصل
گر نہو پیر مغاں جم کی کاں ہیچ ہے ہیچ

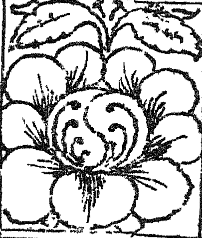
صاف کر دل کو زباں کی نہ فصاحت میں رہو
پیش ارباب فنا اہل زباں ہیچ ہے ہیچ

گر بقا چاہے تو ہو ذات خدا میں فانی
یہہ جو ہستی ہے تیری وہم و گماں ہیچ ہے ہیچ

جان اپنی تو سمجھ لے بخدا جاناںکو	تن بیجاں بحر جانِ جہاں ہیچ ہے ہیچ



گر حبیب نے پدر اور نہ مادر پہ غرور
عشق میں دیکھ فلان ابن فلاں ہیچ ہے ہیچ

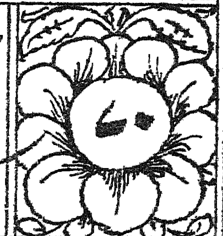


۶۹ ردیف خاء معجمہ ۱۰

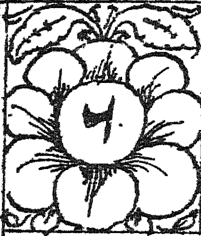
نظام الدین سلطان المشائخ	شہ تمکین سلطان المشائخ
معین الدین قطب الدین کاکی	فرید الدین سلطان المشائخ
پریشاں حال ہوں اب اند نوں میں	بدہ تسکین سلطان المشائخ
خدا کیو اسطے اب رحم کیجے	میں ہوں غمگین سلطان المشائخ
ملک فقرا سا کینوں کے تم ہو	لیے تزئین سلطان المشائخ
تمامی اولیا نے دیکھ تمکو	کئے تحسین سلطان المشائخ
جمال الدین بدر الدین اسحاق	علاؤ الدین سلطان المشائخ

کرم ہو مجھپہ محبوب الٰہی
نصیر الدین دعا و سو وقت مانگے

مین ہون مسکین سلطان المشائخ
کہے آمین سلطان المشائخ



حبیب کمترین ناچیز کے تین
کرو تلقین سلطان المشائخ



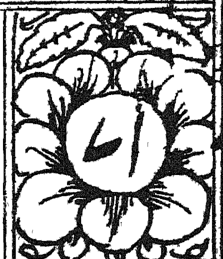
یا رب ہماری آنکھ مین دل مین سما شیخ
کوئی نظر مین میرے نہ آوے سوا شیخ

منکر نکیر کی مین سوالونکا دون جواب
گر قبر مین نصیب ہو مجکو لقائے شیخ

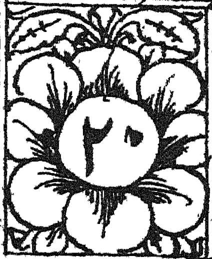
امیدوار ہون کہ خطا پر نہ ہو نظر
پھر کیا پتا لگی جو اگر آزمائے شیخ

مرجاؤنگا مین مارے خوشی کی یہ جان لو
مجھکو دم اخیر جو صورت دکھائے شیخ

وہ شان فیض بخشی کی ہی میرے سر کی
طالب کو اپنی چاہی تو پل مین بنائے شیخ



ہمراہ پیر بھائیونکی عاصی حبیب بھی
محشر کی دن ہیگا وہ زیر لوائے شیخ



ردیف دال مہملہ

اللّٰھم صلّ وسلم علیٰ سیّدنا محمّد و علی
و فاطمہ و حسن و حسین و آلہ و اصحابہ

بعدد کلّ مخلوقاتک

۱۰ ۲۰

اللہ رے اوجِ سرِ ایوانِ محمدؐ
ہی عرش سے تا فرش عیاں شانِ محمدؐ

ہون دلّہ ربا نمک خوانِ محمدؐ
بندے کو بکار و سگِ دربانِ محمدؐ

موسیٰ کو دکھادون رایوانِ محمدؐ
ہی طور کا شعلہ رخِ تابانِ محمدؐ

آباد ہی تا حشر شبستانِ محمدؐ
روشن ہی چراغ رخِ تابانِ محمدؐ

طوبیٰ سے علا دون قدِ ذیشانِ محمدؐ
کہتے ہین آیہ سے مطلع دیوانِ محمدؐ

نکلا ہی کہ ہر چاند مین قربانِ محمدؐ
آنکھونکو دکھادو رخِ تابانِ محمدؐ

کیا منھ ہی جو نعتِ شہِ لولاک رقم ہو
خود خالقِ اکبر ہی ثناخوانِ محمدؐ

سنبل سی لپٹتی ہی نسیم چمن آکر — دیکھا ہی کہین کاکل پیچان محمد

ہی عالم جبروت سی تا عالم ناسوت — پس خوردۂ وابستہ پیمان محمد

ق

یارا ہی کسی مادح جہان حافظ دارین — ہا ہمنام شہ عالی و شان محمد

بھر شیشۂ دل بادۂ توحید سی جھٹ پٹ — ای ساقی جام مئ عرفان محمد

اللہ دکھاتا ہی مہ عید بناکر — ای صل علی نور گریبان محمد

ای باد صبا تو مری آنکھون مین لگادی — سرمہ کی عوض خاک بیابان محمد

کیا طائر دلکو ہی سیر شوق زیارت — دکھلای خدا مجکو گلستان محمد

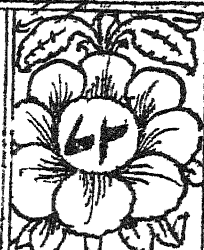
جب حضرت مطلق نی تنزل کیا تھا — اوس شان خدائی سی ہوئی شان محمد

عالم کو کرین زیر و زبر چشم زدن مین — رکھتی ہین تصرف یہ گدایان محمد

عیسی فلک سبز پہ ہین نیچے زمین پر — بھاری ہی بہت پلہ میزان محمد

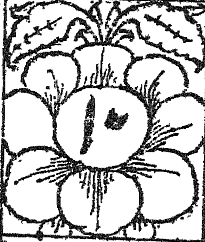
ہر موی بدن سی ہی توحید الہی — ہی طوطی حق گو رخ تابان محمد

صدقے میں اونھوں کے میری حاجات روا کر | یارب پئے آل و پئے یاران محمد



تو مانگ حبیب اپنے الٰہی حق سے دعا یہ

محشر میں رہے سایۂ دامان محمد



عشاق کو شرہا ہی لب جوئی محمد

فردوس سے بہتر ہوا اونھین کوی محمد

جس طرف چلی جاتی تھی وہ سید مرسل

اصحاب کو لیجاتی تھی وہان بوئی محمد

ای امتیو کل کی شفاعت کرینگی

جانو اسی انداز پہ ہی خوئی محمد

کعبے مین کھڑی ہو کی اودھر سجدے کریگا

محراب حرم ہی مجھے ابروئی محمد

والشمس ہے اونکی رخ انور سی ہویدا

واللیل کی صورت ہے یہ گیسوئی محمد

مین قبر مین جاہی نکیرین کی آگے

دکھلائی خدا جلد مجھے روئی محمد

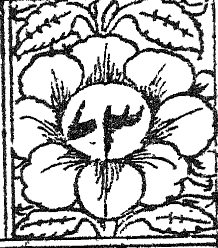
محشر مین مجھے سامنی جھکتی جو کریگی

گھبرا کے مین دیکھونگا وہان سوئی محمد

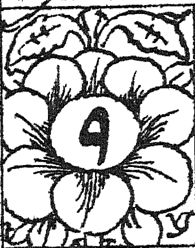
جس چشم کی بیمار ابابکر و عمر ہین

ای صل علی نرگس جادوی محمد

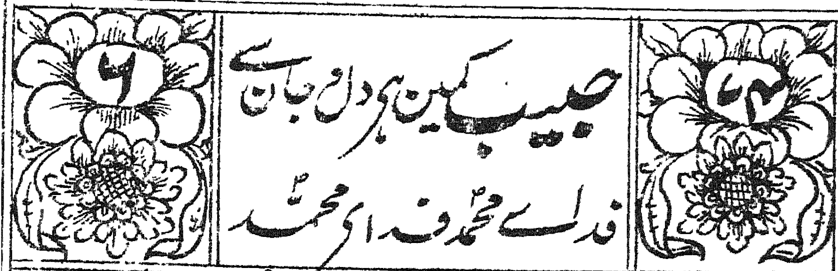
ای حیدرِ کرّار مشکل میری حل کر	یا شاہِ نجف قوّت بازوی محمدؐ



جنت مین نجائیگا حبیبِ دلِ شیدا
جب تک نہ نظر آئے ادبستۂ محمدؐ



دکھادی خدایا لقائے محمدؐ	برائے محمدؐ برائے محمدؐ
نہ آئے نظر دوسرا مجکو یارب	سوائے محمدؐ سوائے محمدؐ
مجھے نزع مین گور مین یا الٰہی	ذرا اپنی صورت دکھائی محمدؐ
ہی ایمان ہمارا ہی ایمان ہمارا	ولائے محمدؐ ولائے محمدؐ
ہین چشتی نظامیؔ و فخری تمام	گدائے محمدؐ گدائے محمدؐ
دمِ آخری دمبدم منھہ سی نکلے	ثنائے خدا اور ثنائے محمدؐ
میری التجا ہی یہی ای الٰہی	کہ دیوانہ اپنا بنائے محمدؐ
الانسان سِرّی انا سرہٗ کا	خطاب خدا ہی برائے محمدؐ



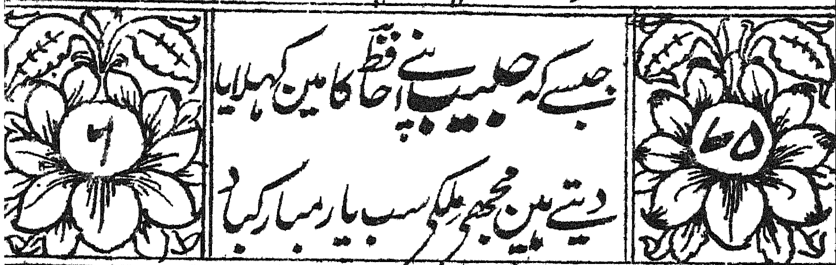
اوس شوخ کی انکھونکا بیمار مبارکباد
ہو ناوک مژگانکا سوفار مبارکباد

ہر مومن و کافر کو ہی مسجد و بتخانہ
ہمکو تو تیرا کوچہ دلدار مبارکباد

ابرو کے تیری بسمل ہین جا بجا لاکھون
پھر قتل کو عاشقکی تلوار مبارکباد

معلوم نہین کتنے اس راہ مین ہین ہارے
ہنستے ہوئی آتا ہی وہ یار مبارکباد

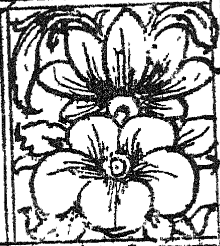
دعوے انا الحق تھا عرفان جو ہو حقکا
منصور سے عاشقکو ہو دار مبارکباد



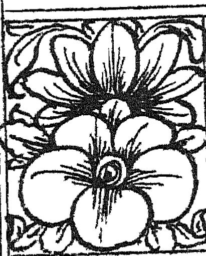
رخ دلدار ہو مبارکباد
مجھکو وہ یار ہو مبارکباد

قتل کرنے کو نفس دشمن کے
تیری تلوار ہو مبارکباد

دلِ زاہد کو باغِ جنت مین ق گل و گلزار ہو مبارکباد
ہمکو اوس دلربا کی کوچے کے در و دیوار ہو مبارکباد
جو کہ دعوی کرے انا الحق کا پھر اوسے دار ہو مبارکباد



ہی حبیب ضعیف دیدۂ راہ
اوسکا دیدار ہو مبارکباد



الٰہی بحرمت شیخ المشائخ خواجہ ابی الفضل
۷۶ عبدالواحد ابن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۱۹

خواجۂ کل اولیا ہی عبدِ واحد ابن زید مرشدِ کل اصفیا ہی عبدِ واحد ابن زید
جانشین مصطفیٰ ہی عبدِ واحد ابن زید خاص محبوبِ خدا ہی عبدِ واحد ابن زید
دفع کیجی از برای حضرتِ مشکل کشا مجھ حزین نازل بلا ہی عبدِ واحد ابن زید
سرورِ کل اولیا اور بادشاہِ اصفیا طالبونکا رہنما ہی عبدِ واحد ابن زید

درد و غم رنج و الم ہو دور سب سر
آپ سے یہ التجا ہے عبد واحد ابن زید

سنگِ در یار سر ہے اور کس ہر جا آستان
نظر تیری کیمیا ہے عبد واحد ابن زید

آخرت کا خوف کب ہووے مریدوں کو ترا
شافعِ روزِ جزا ہے عبد واحد ابن زید

وقف راجع ہو سالک تیری دربار کا
کیونکہ تجھسا ہما ہے عبد واحد ابن زید

کب فقیروں کو رہی ظلِ ہما کی آرزو
خود تو ہی ظلِ خدا ہے عبد واحد ابن زید

دید یا جسکو کلاہ و چتر شاہی آپنے
گو گدا پر بادشاہ ہے عبد واحد ابن زید

شیخِ امت حسن بصری کا خلیفہ نامدار
وقفِ سرِ خدا ہے عبد واحد ابن زید

حلِ مشکل کی ہے جسنے پکارا آپکو
اوسکی پھر حاجت روا ہے عبد واحد ابن زید

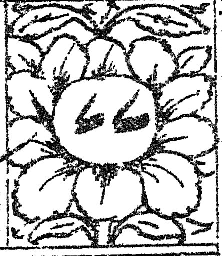
پاس کب آتی ہے اوسکے آفت رنج و الم
ورد جسنے کر لیا ہے عبد واحد ابن زید

نامِ نامی آپکا ہر وقت اوٹھتے بیٹھتے
ہم ضعیفوں کا عصا ہے عبد واحد ابن زید

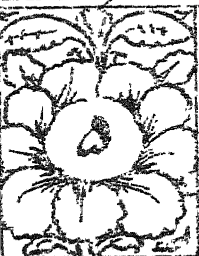
بیکسی کے حال میں خود بیکسوں کا دستگیر
دافع رنج و بلا ہے عبد واحد ابن زید

جو کہ ہین غواص معنی ونکا معنا صورتا
حل مشکل کیلئی اسم مبارک آپکا
کیون مریدونکو ہو تبہ فنا فی اللہ کا

بحر اسرار خدا ہی عبد واحد ابن زید
ورد ہر صبح ومسا ہی عبد واحد ابن زید
ذات حق مین خود فنا ہی عبد واحد ابن زید



اس طرح حبیبا تو انکی حل مشکل کیلئی
کون اب تیری سوا ہی عبد واحد ابن زید

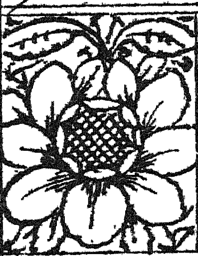


نبولو خدا ہی خدا ہی محمد
بظاہر ہی انسان پہ باطن مین رحمان
دو عالم مین ایسا ہوا ہی نہ ہوگا
ہی گلزار مازاغ کا سرو رعنا

نسمجھو خدا سی جدا ہی محمد
کہ خود مظہر کبریا ہی محمد
اولو العزم واہل لوا ہی محمد
گل باغ برگ و نوا ہی محمد



عجب بزم لولاک کا شمع روشن
حبیبا جہانکی ضیا ہی محمد



الٰہی بحرمتِ شیخ المشائخ شیخ الاتقیا

۷۸ شیخ حسن محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۱۰

رخ سے نقاب کر دو خواجہ حسن محمد
اپنا جمال دکھلا خواجہ حسن محمد

تیری سوا امیر اہی کون ماسوا مین
اے ساز ساز معنی خواجہ حسن محمد

کیا ملک و نمین شاہی سب ہے تیری گدائی
بندہ ہون تیرے در کا خواجہ حسن محمد

ہے کون پیر تجھسا اور دستگیر تجھسا
تجھسا ہوا نہ ہوگا خواجہ حسن محمد

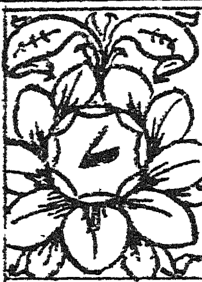
نورِ سکینہ تجھسے تاباں ہے دو جہاں مین
حافظ حبیبیونکا خواجہ حسن محمد

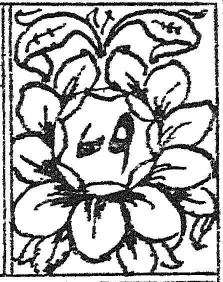
عیسے نصیب ہوتا ہے مسیح کلیمیونکا
ہے مظہر تجلا خواجہ حسن محمد

محبوب حق کے تم ہو مطلوب سبکے تم ہو
ہو طالبونکے مولا خواجہ حسن محمد

دنیا مین سر خرو رکھ محشر مین آبرو رکھ
اے بحر جود و تقوے خواجہ حسن محمد

فخری نظامیونکا ناصر آپ ہی ہو
دونون جہان مین تیکا خواجہ حسن محمد





صدقہ جمال دینکا کر رحم مجھپہ مولے
مین ہون حبیب تیرا خواجہ حسن محمد

خدایا ہو حاصل وصال محمد
رہون مست محو جمال محمد

محمد کا سایہ محمد علی ہین
شرفیدہ دیکھو تو آل محمد

ذرا بوجھکر مرشد اکبر سے
جمالے تو دلمین جمال محمد

ہی گر خوف تجھکو دم واپسین کا
سدا رکھہ تو دلمین خیال محمد

بچاوینگے امت کو روز قیامت
یہہ ادنیٰ ہی ایدل کمال محمد

خدا کے سوا کون جانی ہی رتبہ
ہی معلوم حقکو کمال محمد





حبیبا خدا آپ عاشق ہوا ہی
عجایب ہی حسن و جمال محمد

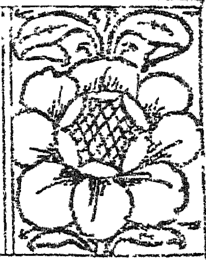
عجایب شان ہی شان محمد
کہ ہی جبریل دربان محمد

ہماری جانکی کیا ہی حقیقت ہیں لاکھوں جان قربانِ محمدؐ

ولا جنّ و ملک ہیں انکو تابع دو عالم زیرِ فرمانِ محمدؐ

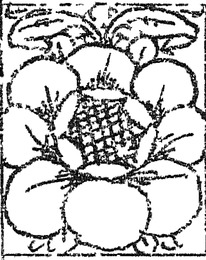
جو دیکھا آنکو دیکھا خدا کو خدا کی شان ہی شانِ محمدؐ

ابابکر و عمر عثمان و حیدر ہیں خاص الخاص یارانِ محمدؐ



حبیب کبریا ہی نام جسکا

وہ ہی ذلہ کشِ خوانِ محمدؐ



۸۰ ردیف ذال معجمہ ۱۰

خیر آباد سے آیا کاغذ میرا مولا نے مجھے بھیجا کاغذ

جسکی عشاق کو دل پھو لگئے کچھ عجب ہوم ہچایا کاغذ

متّصف ہی جو باوصاف اللہ اوس ولی نے مجھے بھیجا کاغذ

مہربانی سے میری خواجہ نے بعدِ مدّت مجھے لکھا کاغذ

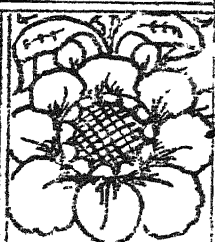
نامہ بر بہرِ رسولِ اکرم
جلد پہنچا دے ہمارا کاغذ

پانوں پڑ کر قدمِ جانان کے
کہیو کس سے طور سے دکھلا کاغذ

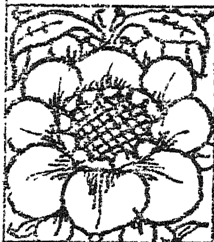
آگئی جان تنِ بیجان میں
ہو گیا مجھکو مسیحا کاغذ

دے اے احباب مبارکبادی
مجھکو حضرت نے جو بھیجا کاغذ

دیکھکر خط کو میرے فرمایا
کسکے نزدیک سے آیا کاغذ



نام سنکے وہ حبیبِ عاشق کا
پڑھ کے پھر جیب میں رکھا کاغذ



۸۳ ردیف راء مہملہ ۱۴

الٰہی بحرمت امیر المومنین امام المتقین
حضرت ابابکر صدیق رضی اللہ تعالٰی
عنہ۔ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم

۸۲ حبِ ابی بکر رمز الایمان ۱۴

وزیرِ مصطفٰے صدیقِ اکبر
امامِ اتقیا صدیقِ اکبر

پس از جملہ نبی اوّل ہین سب سے
ہماری پیشوا صدیقِ اکبر

سُنی معراج مین حضرت نے حق سے
تمہاری سی صدا صدیقِ اکبر

مدد اوس وقت میری کیجئے گا
جو ہو روزِ جزا صدیقِ اکبر

رسولِ ہاشمی سے بخشوانا
ہماری بھی خطا صدیقِ اکبر

تمہاری مدح کرتے تھے ہمیشہ
جنابِ مصطفٰے صدیقِ اکبر

مجھے رنج و الم سے رکھیو محفوظ
یہی ہے التجا صدیقِ اکبر

بحقِ خواجگانِ چشت مجھ پر
کرم ہو آپکا صدیقِ اکبر

عنایت حافظِ دین کی ہمیشہ
رہے میرے پہ یا صدیقِ اکبر

تمنا ہے کہ مین آنکھوں سے دیکھوں
مزارِ مصطفٰے صدیقِ اکبر

سمجھتے ہیں تمھیں محبوب ہا | شہ ہر دو سرا صدیق اکبر
مجھے اپنا جمال پاک دکھلا | بحق مصطفےٰ صدیق اکبر
بنا تعویذ میرے درد دل کا | تمہارا نقش پا صدیق اکبر



۸۳

حبیب خستہ با ایمان اٹھے
یہی ہے مدعا صدیق اکبر



۱۱

الٰہی بحرمت حضرت امیر المومنین امام
المسلمین عمر ابن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

یا امیر المومنین حضرت عمر | یا امام المسلمین حضرت عمر
کفر پر اسلام کو غالب کیا | ناصر دین متین حضرت عمر
عدل سے جسکے جہان آباد ہے | ہے وہ شاہ عادلین حضرت عمر
فی الحقیقت حضرت صدیق بعد | مصطفےٰ کی جانشین حضرت عمر

ق

ای خوشا روزی تیری تعریف مین — بولی ختم المرسلین حضرت عمر

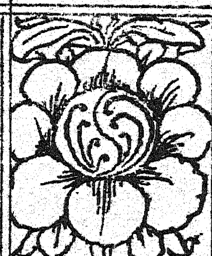
بعد میری گر نبی ہوتا کوئی — تو نبی ہوتی یقین حضرت عمر

کشمکش سی نفس سرکش کی نجات — دیجیی میری تئین حضرت عمر

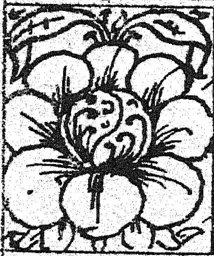
حشر کی دن آبرو رکھئی میری — ہون نہ رسوا مین کہین حضرت عمر

جس نے توبہ ہاتھ پر میری کیا — دو اونھین خلد برین حضرت عمر

دفتر عصیان کو دہو ڈالین میری — خود کراما کاتبین حضرت عمر



اس حبیبِ خستہ کی لیجی خبر
ہی تیرے در کا کمین حضرت عمر



الٰہی بحرمت شیخ المشائخ خواجہ علو دینوری

۸۴ — رضی اللہ تعالیٰ عنہ — ۱۲

چشتیوں کی پیشوا خواجہ علو دینوری — فخر نیکوں کی رہنما خواجہ علو دینوری

آکھے در پہ ہن یکسر دست بستہ با ادب — ملتجی شاہ و گدا خواجہ علوی دینور

کوئی خرقہ کوئی پاتا ہے کلاہِ سروری — تاج بخشِ اولیا خواجہ علوی دینور

آکھے دسی نہ بخشی نظامی صابری — فیض ہے پہنچا بجا خواجہ علوی دینور

ایدن ہے کس بحالِ بیکسی از روی مہر — ورد رکھتا ہے ہمیشہ خواجہ علوی دینور

رحم کر خواجہ معین الدین ہے پیرے لکھی — جان پر بندے کی بنا خواجہ علوی دینور

نزع میں اور گور میں اور عرصۂ محشر میں بھی — سر پہ ہے سایہ تیرا خواجہ علوی دینور

واقف راجع نہو سالک تیرے دربار کا — راہِ حق کا رہنما خواجہ علوی دینور

میری عمر سد میر رہبر میرے ہادی پیر ہے — کر میری حاجت روا خواجہ علوی دینور

اند نوں ہے زورقِ عصیاں میری طوفان میں — پار جلدی کے لگا خواجہ علوی دینور

رہبر و راہِ ہدایت ہے نہ کچھ پیدا ہو — رہبر و رہنما خواجہ علوی دینور



اس حبیب چشم بربرہ پر زعین مردمی



۸۵ دیدہ رحمت ہو واخواجہ علوی دینور ۶

کبھی ایساقی گلفام یکبار
شراب وصل کا دی جام یکبار

کلیجی تھام لون ای ماہ پیکر
جہان آجای تیرا نام یکبار

صبا کو چین اوسکے جب نہ رہا ہو
یہی کھینچا ہیو پیغام یکبار

بسیر بوستان مارا عذاب است
ندارم جز درت آرام یکبار

چھپا جب مہرِ دین حافظ جہانسے
ہوئی دنیا مین طاری شام یکبار

۸۶ حبیب اس منہ پہ کیا لاف محبت
ابھی پختہ تو ہوا ای خام یکبار ۷

دربدر کون پھر چھوڑ کی دلدار کا گھر
ہمکو کافی ہی فقط حافظ دیندار کا گھر

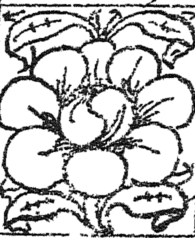
خوابمین آ جو تشریف میرے پاس حضور
بنگیا رشک چمن مجھسی گنہگار کا گھر

اسقدر عشق تصور کی کھینچی خود تصویر
کہ بنا خانۂ دلمین میرے اوس یار کا گھر

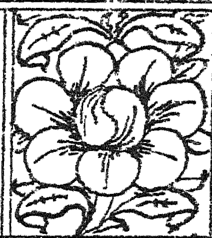
ہم اُڑ گئیں ہیں ضعیفی کو سر اُپر پہنچے
پھر بھلا جائیں کہاں چھوڑ کے گھر گھر کا

اپنے مقصود کو یارو جو پہنچنا چاہو
چھوڑو مت بھر خدا سالکِ ہشیار کا

میری آنکھوں میں پڑے عکس تِری آنکھوں کا
چشم بلبل میں بنی نرگسِ بیمار کا گھر



ای حبیب بنے اگناہوں کی تمھیں کیا پروا
ہی شفاعت کے لیے احمدِ مختار کا گھر



الٰہی بحرمت شیخ المشائخ سلطان الزّاہدین
قدوۃ العارفین حریق المحبّت خواجہ فرید الحق
والدّین مسعود گنجشکر اجودھنی
۸۷ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۱۲

مقتدای فخریان ہیں حضرت گنجشکر
پیشوای عارفان ہیں حضرت گنجشکر

حق کے الحق پیرِ ازداں ہیں حضرت گنجشکر
فیضِ بخشِ قدسیان ہیں حضرت گنجشکر

عاشقی اونکی طریقے مین ہے صدائے ختم کی
بادشاہِ عاشقان ہین حضرت گنج شکر

خسرو شیرین بیان ہانکی زبان شیرین مین لب
ناطق شکر فشان ہین حضرت گنج شکر

ہمسنے کے تو ہین شہنشہ خفتہ خوابیدہ ہا اونکی
خسرو ہندوستان ہین حضرت گنج شکر

جو در دولت سے نکلا آگیا وہ خلد مین
مرکز دارالامکان ہین حضرت گنج شکر

کوئی طاہر ہین نہیں ہین سب کالی ہے دو سقیا
دستگیر بیکسان ہین حضرت گنج شکر

کیون نہو اونکی اشارے مین شفائے دردمند
چارۂ بیچارگان ہین حضرت گنج شکر

غم نہیں ہم ہین بھی اینے بیکسی آجائیگی
ہادی گمرہان ہین حضرت گنج شکر

جسنے کی اونکی غلامی واصلِ مولیٰ ہوا
رہنمائے طالبان ہین حضرت گنج شکر

ہے مقولہ ہم سبکا روز انکا ہر شام و سحر
آفتابِ عاصیان ہین حضرت گنج شکر

گو ظہور اونکی خوارق کا ہے ظاہر مان مگر
رازِ مخفی مین عیان ہین حضرت گنج شکر

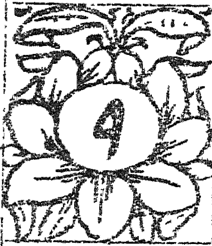
سلسلے مین آگئے جو آیا امان وسکو ملی
مخزن دارالامان ہین حضرت گنج شکر

ذرہ پرور ذرہ کو چمکاتے ہیں جیسے آفتاب
کسطرح حکم صابر ہیں حضرت گنج شکر

جابجا میری حفاظت کیلئے رہتے ہیں ساتھ
جسجگہہ میں ہوں وہاں ہیں حضرت گنجشکر



مجھکو صحبت ہے دلکو تا خدا کھینچینگے
اس محل کے دربان ہیں حضرت گنج شکر



معین الدین کی ہے صورت علاؤ الدین علی صابر
فرید الدین کی ہے سیرت علاؤ الدین علی صابر

دیا اقبال وہ حقنے دیا اجلال وہ حق نے
لئے ہیں چشت کی دولت علاؤ الدین علی صابر

نظام الدین کا صدقہ نصیر الدین کا صدقہ
مجھے ملجائے کچھ حضرت علاؤ الدین علی صابر

جناب فخر دین نور محمد شہ سلیمان سے

مجھے دلوائیے نعمت علاؤ الدین علی صابر

تیرے پیران کلیر کو جو کوئی صدق سے جاوے

ملے کونین کی دولت علاؤ الدین علی صابر

بہت ہاہین صاحب تلوین بہت ہاہین صاحب تمکین

تمہارے در کے یا حضرت علاؤ الدین علی صابر

ذرا اب حال پر میرے عنایت کی نظر کیجے

تمہین کو حق نے دی قدرت علاؤ الدین علی صابر

تمہارے صدقے سے ہی آبرو ذرہ و قطرے کی

رکھو میری بھی اب عزت علاؤ الدین علی صابر

حبیب ناتوان خستہ دلکو پیر حافظ کی

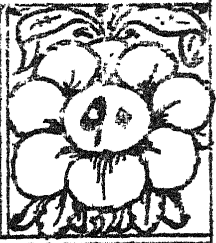
عنایت کیجئے الفت علاؤ الدین علی صابر

٨٩ دل زاہد کا حال ہی کچھہ اور
٥ دلمین ہی کچھہ تو فال ہی کچھہ اور

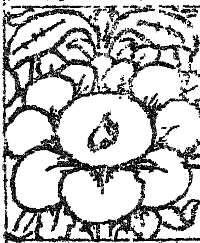
وجد کرتی ہی یونتو ساری جہان
چشتیاؤنکا حال ہی کچھہ اور

گرچہ ہین نازنین خوش رفتار
سیر کر یوسف کی چال ہی کچھہ اور

گل گلشن ہین گرچہ تازہ رو
سیر کر گل کا جمال ہی کچھہ اور



معنی وصل جانتے ہین سبھی
ای حبیب اتصال ہی کچھہ اور



بابا شرف الدین چشتی دلکو میری شاد کر
واسطی خواجہ نظام الدین کی آباد کر

در پہ حاضر ہون حصول مدعا کیواسطے
از پی مشکلکشا جلدی میری امداد کر

پھر غزل ہی گر نہین عرضی ہی میر حالکی
دیکھکر رحمت سی اپنی اسکی اوپر صاد کر

خوجگان چشت کیخاطر سی یارب غفور
آتش دوزخ کی گرمی سی مجھی آزاد کر



اس حبیب خستہ تن کو خوجگان کا عشق دے



۹۱	اور سنگ کو ہی جناب شاد خیر آبادکر	۴

کیا ہی ساقی نے ہمکو بیخود شراب وحدت پلا پلا کر

بنایا سینہ ہمارا بریان کباب الفت کھلا کھلا کر

ہوا ہون آشفتہ جان و دلسی حبیب حافظ کے نام پر مین

کئے ہین بندیکو دیکھو حیران وہ اپنی صورت دکھا دکھا

تماشا منظور تلپیونکا جو ہو تو آنکھون مین آ و یک پل

مکان ہی پردیکا آ و بیٹھو نچا و آنکھین لڑا لڑا کر

یہہ کسنے دی تجھکو بار قاتل حبیب کے قتل پر ہی مائل

وہ خود ہی کشتہ نہ مارا اوسکو حسام ابرو دکھا دکھا

۹۲

۸

بنایا مدہوش تجھے نے ساقی شراب الفت پلا پلا کر

کباب تجھے نے تو کر دیا ہی دل و جگر کو جلا جلا کر

گلے میں پڑی ہے محبت کی پھانسی تو قاضی شفیع ہے پھر سر برہنہ

لٹا دیا اُسنے کیسا نظروں میں لے لے آنکھیں لڑا لڑا کر

نہ ہو تو بے پروا اتنا ساقی قصور میرا معاف کر دے

بہت پریشان ہوں ان دنوں میں خدا تو میری خبر رکھا

جو آیا محفل میں تیری ساقی وہ مجھکو چھوڑا خود پیکو پیالا

بہت سے استاد تھک گئے ہیں کتابیں اسکو پڑھا پڑھا کر

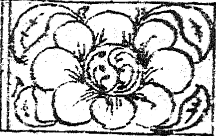
نہ پوچھ احوال میرا ہمدم کہ شکر خلاق کر رہا ہوں

وہ اپنے دفتر میں لکھ لیا ہے خطِ غلامی میرا لکھا کر

برنگ آئینہ محو حیرت ہوا ہے سکتے کا مجمع عالم

بہت کسے دیوانہ کر دیا ہے جمال اپنا دکھا دکھا کر

جہانکی چھانی ہے خاک میں نے ہوا ہوں برباد غم میں تیرے



جو آبرو تونی دی ہی ساقی لگا ڑیوں نہ بنا بنا کر

حبیب مانند اشک دیدہ گرا ہی چشم حباب سے کیسر
تو ہی ہی منظور چشم بینا نظر براہ کرم کیا کر

صورتِ معنی سے ہے کچھ اور
صورتِ جانی سے ہے کچھ اور

پیری کا ہے عشق ضعیف
عشقِ جوانی سے ہے کچھ اور

وقوفِ قلبی کر ہر دم
وردِ زبانی سے ہے کچھ اور

دام میں ہیں ہم صورت کی
نقشِ معانی سے ہے کچھ اور

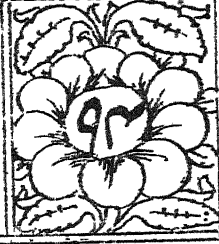
جذب کے یا وہ عینِ فصیح
ہرزہ بیانی سے ہے کچھ اور

ذات سے کب ہی جدا صفات
وصلتِ جانی سے ہے کچھ اور

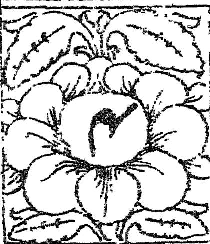
گرچہ ہیں دلبر پہ میرا
دلبر جانی سے ہے کچھ اور

قصہ جدا ہے مجنون کا
اپنی کہانی سے ہے کچھ اور

تشنہ دہن کہتی ہی جہان | تشنہ دہانی ہے کچھ اور
روحی سرہی اخفی کر | ذکر لسانی ہے کچھ اور
اہل فنا کو باقی جان | شیخ فانی ہے کچھ اور

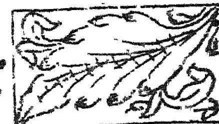


نشان حبیب اوسکا نہ پتا
اوسکی نشانی ہے کچھ اور

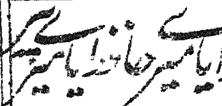




یا میرے مرشد یا میرے مولا یا میرے حافظ یا میرے پیر

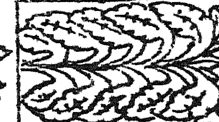


مین ہون تمہارا مین ہون تمہارا یا میرے حافظ یا میرے پیر

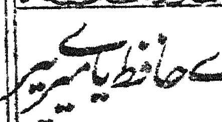




یا شیخ میرا حال حزین ہی تیرے سوا کوئی نہین ہی



چشم ترحم مجھپہ خدارا یا میرے حافظ یا میرے پیر

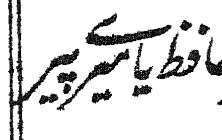




تم چارہ ساز بیچارگان ہو تم دستگیر درماندگان ہو



تیری کرم کا مجھکو سہارا یا میرے حافظ یا میرے پیر



میں ہوں تمہارے در کا کمینہ دیکھو ڈوبے نہ میرا سفینہ
عاجز حبیب خستہ تمہارا ہے غریب حافظ یا کریم

ردیف زائے معجمہ

آگہی بحرمت شیخ المشائخ حضرت سید ابوالفتح
بندہ نواز سید محمد یوسف حسینی گیسو دراز صابر چشتی
رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۹۵   ۱۱

خواجہ خواجگان ہیں بندہ نواز
مرشد مرشدان ہیں بندہ نواز

رہبر سالکان ہیں بندہ نواز
فیض بخش جہان ہیں بندہ نواز

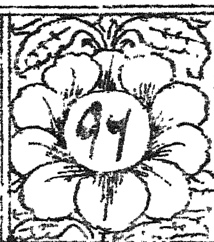
ہم مریدوں کو خوف محشر کیا
شافع عاصیان ہیں بندہ نواز

خواجہ بوالفتح سید ابرا
بادشاہ جہان ہیں بندہ نواز

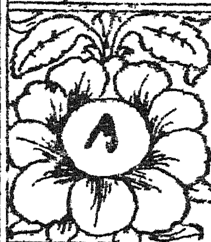
حاجت عرض کیا کہ مقصد دل
تم پہ یک یک عیان ہیں بندہ نواز

بحرِ احسان میں آپکے غوّاص
ہم بھی پائینگے راہ بسہلِ اللہ
مرحبا زینہ درِ والا
ماسوی اللہ ذاتِ پاک ہے نہیں
بطفیلِ جنابِ جا فضلِ دین

جسم کیا بلکہ جان ہے بندہ نواز
ہادیِ گمرہان ہے بندہ نواز
برتر از آسمان ہے بندہ نواز
سب کچھ وہم و گمان ہے بندہ نواز
ہم پہ کیا مہربان ہے بندہ نواز



خوانِ نعمت سے کچھ حبیب کو دو
آپکا داربان ہے بندہ نواز



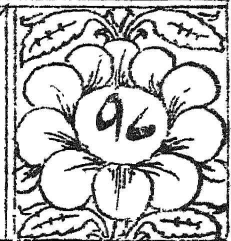
بادشاہِ عاشقین ہے حضرت گیسو دراز
وقفِ رنج ہوگا اس لقیہ کا غلام
کر رہے ہیں وہ نوازی سبھی گدا و شاہ کی
ظاہر اکثر تمین ہیں باطنمین و نکا ظہور

تاج بخشِ عارفین ہے حضرت گیسو دراز
رہنمائے سالکین ہے حضرت گیسو دراز
کچھ فقط اک ہم نہیں ہے حضرت گیسو دراز
برملا خلوت نشین ہے حضرت گیسو دراز

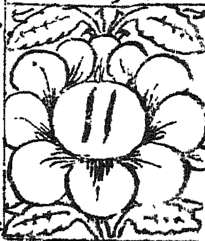
کرتی ہین آکر ملایک اُنکو جسکا طواف
یہہ شرف کسکی تئین ہی حضرت گیسو دراز

نام ہمنام محمد ہم شبیہ مرتضی
مصطفی کا جانشین ہی حضرت گیسو دراز

تھا جو کلبہ گہ تیرہ باعث سی کُلبہ گہنا
رشکِ فردوس برین ہی حضرت گیسو دراز



رحم کر جلدی ضعیف بینوا کے حال پر
وہ ترے در کا کمین ہی حضرت گیسو دراز



مین بیقرار ہون مجکو نہین قرار ہنوز
کسیکی تیر نظر سی ہی دل فگار ہنوز

بھرا ہی انکھونمین نور رخ نگار ہنوز
کہ وہ گل بھی کھٹکتا ہی مثل خار ہنوز

گیا جو دیر و حرم مین تجھی نظر آیا
چمن مین اپنی دکھی ہی وہی بہار ہنوز

غم فراقمین کاٹی ہین ہمنی سو سو سال
امید وصل کا رہتا ہی انتظار ہنوز

تمھاری کاکل پیچان کا سر مین سودا ہی
برنگ زلف جو برہم ہی روزگار ہنوز

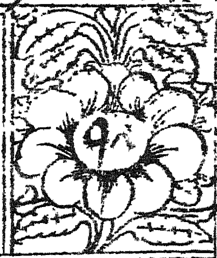
نظر نہ آیا زمانہ مین خوبرو تجھسا
نہ وضع مین کوئی ایسا نہ طرحدار ہنوز

کہیں قرار نہ آیا یہ دلکو کیا کیجے
میں پھر رہا ہوں سو دشت و کوہسار ہنوز

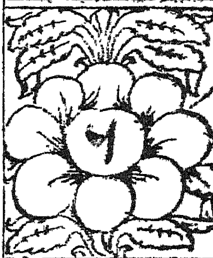
میں چاہ میں کسی یوسف کے خوب ڈوبا ہوں
کہ مثل ابر کے آنکھیں ہیں اشکبار ہنوز

شب فراق میں کیا کاسئہ شراب ہیں
کہ روز وصل کا موجود ہے خمار ہنوز

عنایت ابھی ہے اون کی ناز مگر
بشکل بید کے لرزے ہے خاکسار ہنوز



عجیب جا ہی ہے جا ظاہر ایک سکل ہے
ہی امید تو اپنی ہے غمگسار ہنوز



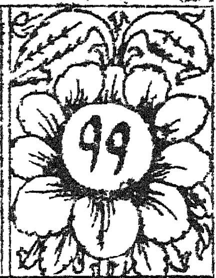
ظاہر میں قبا لیکن ہے عریانی ہنوز
رشتہ ہستی ہے قایم میں نہیں فانی ہنوز

موج ہستی کی حباب اسا اگر بیٹھا ہے آد
پر اوسی بحر عنایت کی ہے طغیانی ہنوز

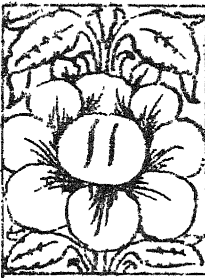
ہے عیاں عیان ثابت میں ہماری صورتیں
ہے وہ شہ رگ سے قریں اے وای نادانی ہنوز

غیب سے ناسوت میں آئے تو بیٹھے ہی رہے
وہ صنم کیا کر رہا ہے اپنی جہانی ہنوز

انہ کان ظلوما جہولا کہا
اسلئے تقدیر کی ہے ثبت نادانی ہنوز



خاکساری کی حقیقت ایسی سگِ در بنگیا
اوسکے کوچہ کی نہین ملتی ہی دربانی ہنوز



خواجہ بندہ نواز گیسو دراز — خواجہ گیسو دراز بندہ نواز

اہلِ حق کا یہی مقولہ ہے — تجھپہ روشن ہی حقکا راز و نیاز

تم ہو معشوق سبکو زیبا ہی — حقتعالے سے کر رہے ہو ناز

خواجۂ ما نصیر دین محمود — مین ہون بندہ کمینہ اونکا ایاز

مجھسے بیعت کئی ہین جو عاصی — دیجے یا شیخ اونکو سوز و گداز

آل و اولاد کو یہ عاصی کے — دیجے توفیقِ روزہ و نماز

اوس گھڑی وصل ہو حضوری ہو — روح جب میرے تن سے ہو پرواز

تم سوا کون لے خبر میری — کس سے بولون نہین پے دلکا راز

جن و انسان تیرے روضے مین — محوِ منت ہین اور مستِ نیاز

ناخدا آپ ہو بہر خدا	کیجئے پار جلد میرا جہاز



اس حبیب کمین پہ کیجے رحم
خواجہ بندہ نواز گیسو دراز



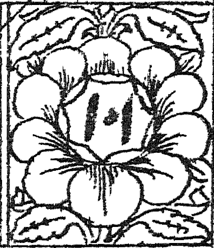
ردیف سین مہملہ

آلہی بحرمت شیخ المشایخ سلطان العاشقین
رئیس المعشوقین حضرت خواجہ یمین الدین
امیر خسرو دہلوی چشتی رضی اللہ تعالی

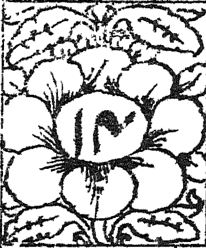
۱۰۰	عنہ	۵

ہر نام تیرا محمد کا سہ لیس	حاضر ہوں نہ یاک مین جھپٹ کر دیں
ای خسرو خوبان جہان تب کہ اللہ	کرتا مجھے دیکھ فقیر کیا ہیں
اس پیہ لڑکپن سے ضعیفی آئی	یھانتک کہ سفید ہوگئی کیسیں

خواہش تجھے جنت کی نہو گی زاہد | لگ جاگر دلمین تیر عشق کا ٹھیس



دیوانہ و دلدادہ نہین ایک حبیب
اوغیرت لیلے تیری ہین لاکھون قیس



ردیف ضاد معجمہ

صوفیونکا پیشوا خواجہ فضیل ابن عیاض | عارفونکا مقتدا خواجہ فضیل ابن عیاض
سرورِ کل اولیا تجھکو خدا نے کردیا | اور کل کا رہنما خواجہ فضیل ابن عیاض
ہوتی ہے حاجت روائی اور حلِ مشکلات | یاد جسدم جسنی پڑہا خواجہ فضیل ابن عیاض
ادہمی دیکھو ہے میری چشتی خاندان | آپ سے ظاہر ہوا خواجہ فضیل ابن عیاض
راہ کو بھولی بھٹکتا پھر رہا ہون اندنون | رستا تجھکو بتا خواجہ فضیل ابن عیاض
زندہ دنیا مین مجھے رکھہ سرخرو با آبرو | رنج اور غمسے بچا خواجہ فضیل ابن عیاض
آگئی ہی ناو میری اندنون طوفان مین | پار جلدی سے لگا خواجہ فضیل ابن عیاض

رحم کر مجھ پر طفیلِ عبدِ واحد ابن زید ۔۔۔ ایک ہوں آپ کا خواجہ فضیل ابن عیاض

آپ کے در سے ہوئے چشتی نظامی حافظے ۔۔۔ تم ہو سب کے بادشاہ خواجہ فضیل ابن عیاض

وجد کرتے ہیں جو اہلِ چشت درِ عین سماع ۔۔۔ فیض ہے یہ آپ کا خواجہ فضیل ابن عیاض

درد و غم رنج و الم ہے ناتوانی سربسر ۔۔۔ دفع کر سر سے بلا خواجہ فضیل ابن عیاض

در پہ حاضر ہوں تیرے حاجت روائی کے لئے ۔۔۔ کر میری حاجت روا خواجہ فضیل ابن عیاض

گر گروں تو بھی سنبھل جاتا ہوں لیکر نام ۔۔۔ ہے ضعیفوں کا عصا خواجہ فضیل ابن عیاض

۱۰۲

ہے حبیب کمترین عاجز تیرے گھر کا غلام
اور سگِ در ہوں تیرا خواجہ فضیل ابن عیاض

۶

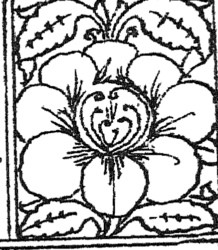
قدوۂ سالکان ہیں خواجہ فضیل بن عیاض ۔۔۔ مرشدِ اہلِ جہان ہیں خواجہ فضیل بن عیاض

ہادی و رہنما ہیں خواجہ فضیل بن عیاض ۔۔۔ رہبرِ طالبان ہیں خواجہ فضیل بن عیاض

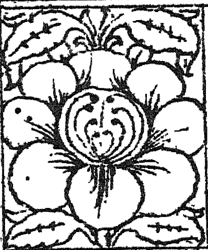
لیکے زمین سے تا فلک جن و بشر سے تا ملک ۔۔۔ آپ کے مدح خوان ہیں خواجہ فضیل بن عیاض

مثل فلک ہین خندہ رعم کی ہی نہ گفتگو
عشق کی راہ مین مجھی خوف کسیطرح نہین

ہمیشہ جیو پھر رہا ہین جیا فضیل ابن عیاض
حافظ دو جہان ہین جیا فضیل ابن عیاض



خوف نگر حبیب تو دو نو جہان مین خوش رہو
تیری نگاہبان ہین جیا فضیل ابن عیاض



۱۰۳ ردیف ظاء معجمہ ۲۴

رحم کے پھر مصطفیٰ حافظ
کرم کے پھر مرتضیٰ حافظ

بادشاہونکا بادشا حافظ
اولیاؤنکا پیشوا حافظ

چین و آرام اب نہین مطلق
کر مدد میری جلد یا حافظ

چھوڑ در آپکا کہان جاؤن
کون ہی آپکے سوا حافظ

شہ سلیمان کے تصدق سے
میری بر آئے مدعا حافظ

تب کبھی جلد رستگار مجھے
قید غم مین ہون مبتلا حافظ

وہی ہوویگا وہی ہوویگا　　جسمین ہو آپ کی رضا حافظ

سنگ در تیرا ہمکو پارس ہے　　خاک کوچہ کی کیمیا حافظ

کس مین طاقت ہے جو بچا لیوے　　اس مصیبت مین تجھسو حافظ

صبر مطلق نہین قرار نہین　　سخت مضطر ہے دل میرا حافظ

بھیک ملجاے ہم فقیرون کو　　آپکے در سے کچھ بھی یا حافظ

زاہد از ہد پر نہ نازان ہو　　مجھ گنہگار کا خدا حافظ

کس سے بر آئیگی بغیر تیرے　　ہم غریبون کی مدعا حافظ

اس بلا مین مین قید ہون مطلق　　جلد آکر مجھے چھوڑا حافظ

اندنون ہم پہ جو گذرتی ہے　　جا کرین کس سی التجا حافظ

آپکے در کا ہم فقیرون کو　　فرش مسند ہے بوریا حافظ

فیض مولا سے ہوگئے کتنے　　صوفی و رند و بانوا حافظ

سازِ برگِ سفر کرے یکسر
مجھ پہ اوتری ہے جو بلا حافظ

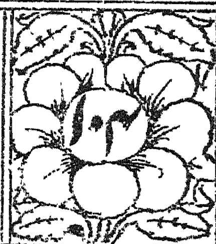
دُرِّ ایمان و جان و عزت و تن
نذر میں تیرے کر دیا حافظ

بادشاہوں پہ فخر رکھتا ہے
تیرے کوچہ کا ہر گدا حافظ

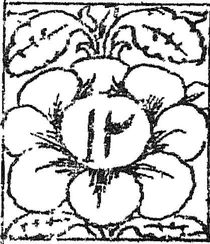
خیر آباد سے برائے خدا
بخشدے مجھے میری خطا حافظ

آبرو سے تجھکو سونپا ہے
ہر طرح سے مجھے بچا حافظ

ضعف سے ہو گیا ہوں زار و نزار
دردِ دل کی کرو دوا حافظ



دو جہاں میں حبیب تیرے لئے
پیر و مرشد ہے رہنما حافظ



دو جہاں میں ہے میں تیرا شیدا حافظ
نہیں اس در کے سوا کوئی ہمارا حافظ

آپ لے آئے ہیں تشریف دکھاؤ سکی
صدقِ دل سے جو کوئی تمکو پکارا حافظ

شاہ سیا کا کل مشکل میں پھنسا ہوں بیکس
سب سر پہ میرے چل رہا آرا حافظ

فوجِ غم نے مجھے ہر سمت سے آ گھیرا ہے — کیجے یاری کہ نہیں جنگ کا یارا حافظ

تجھکو ہے عالم خود بین ہی عبادت کا گھمنڈ — دو جہان میں ہے خدا دیکھنے ہمارا حافظ

خیر آباد کا رہتا ہے بہت دلمیں خیال — پھر خوشی سے تو بلا مجھکو دوبارہ حافظ

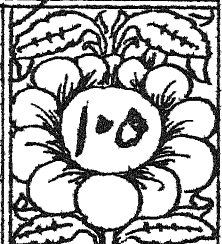
چین و آرام نہیں عقل نہیں ہوش نہیں — اب نہیں ہے مجھے دم لینے کا یارا حافظ

اوج پہ لائے اوسے کیجئے یکسر روشن — اندنون پست ہے اب میرا ستارا حافظ

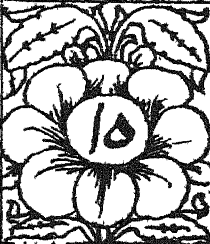
نام سنتی ہے نہ عشاق کے ہوں قصہ کنان — نام ہے آپکا اب سکہ پیارا حافظ

شب انیسوین ذیقعدہ کی افسوس دلا — کر کے غافل ہمین دنیا سے سدھارا حافظ

دُرِ مقصود سے بھر کر اوسے محظوظ کیا — جسنے دامن ترے کوچہ مین پسارا حافظ



حل مشکل کو حبیب جگر افگار کا اب
ورد ہے صبح و مسا نام تمہارا حافظ



الٰہی جلد ہو اب مجھپہ مہربان حافظ — بہت مین درد و الم سے ہوں ناتوان حافظ

اثر نہ دیکھا دعا نے ہمنے اپنے رونے مین
کہاں تلک مین کرون نالہ و فغان حافظ

یہ التجا ہے کہ مین ہون لباس وہ ملبوس
مقیم جامہ تن مین ہے میری جان حافظ

بحق نور نبی فخر دین سلیمان کی
ہمارا لکھے دل داغ نگین ہے شادمان حافظ

ہو جسپہ آپ خفا کل ہوون او دشمن جان
جو آپ پھر کرین کل ہوون مہربان حافظ

اب اس بلا سے مجھے انکھ چھوڑا دیجو
پھنسا دیا مجھے قسمت نے ناکہان حافظ

تمہارے لطف و عنایات کیا بیان کرون
نہین ہے مجھمین برابر طاقت بیان حافظ

تری گلی ہے مجھے رشک جنت الاعلی
مین کیا کرونگا بھلا سیر بوستان حافظ

کب آئیگا تو خاطر مین ہمسری رند و بیخ
ہزار گرچہ کرین پند ناصحان حافظ

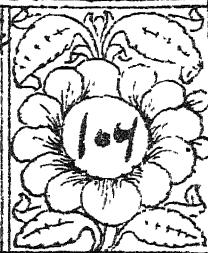
جدائی مجھسے گوارا کہاں ہے حضرتکو
جدھر مین رہتا ہون رہتے ہین دلستان حافظ

جو ذات پیر کہ مشاطہ مریدیت
جدا ہے پاک کے اور میرے درمیان حافظ

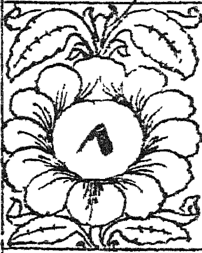
تمام مشکلین آسان میری ہو جاتی ہین
جو دیکھین چشم ترحم سے یکزمان حافظ

تمام عمر گذاری تیری غلامی مین
حبیب کی یہ تمنا ہی روز محشر کے

در جناب سے واجاؤن کہان حافظ
اُٹھون لحد سے تو بولی میری زبان حافظ



گلا مین طوق محبت ہو پاؤن مین زنجیر
تمہارے سامنے لاوین کشان کشان حافظ



پیر ہمارا حافظ حافظ
حق کا پیارا حافظ حافظ

ورد زبان ہی ہر دم اپنے
نام تمہارا حافظ حافظ

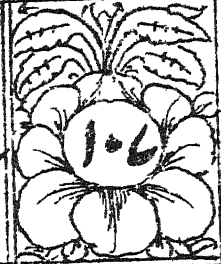
کشتی ہماری پار لگاؤ
ہون بے کنارا حافظ حافظ

دونون جہان مین ہم عاجز کو
تیرا سہارا حافظ حافظ

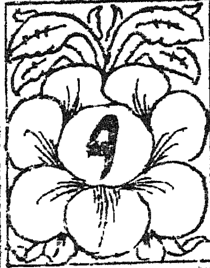
نسبت بہت ہی اوج پہ لاؤ
میرا ستارا حافظ حافظ

آباد کیجے دل شاد کیجے
غم کا ہون مارا حافظ حافظ

تیرے کہا کس در جادین
کون ہمارا حافظ حافظ



اپنے حبیب خستہ کمین کو
دیکھ خدارا حافظ حافظ



آصفِ شہرِ سلیمان حافظ
حسن مین یوسفِ دوران حافظ

جان قدمون پہ تمہارے نکلے
دلمین ہے میرے یہ ارمان حافظ

دُرِ مقصود سے دامن ہوا پُر
جسنے پکڑا تیرا دامان حافظ

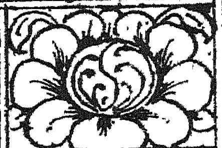
دیر و کعبہ سے نہین ہے مطلب
میرا مذہب میرا ایمان حافظ

یک میری جان کی حقیقت کیا ہے
لاکھ جان تجھپہ سے قربان حافظ

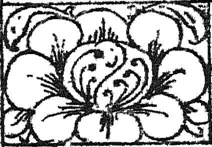
دل بیمار ہے ازبس مضطر
دردِ دل کی کرو درمان حافظ

فخر دین نور محمدؐ کی طفیل
میری مشکل کرو آسان حافظ

شانہ بھیجی نہو ہے وقت مدد
زلف ساہون مین پریشان حافظ



غم نکر تیرے حبیب نالان



۱۰۸ فخر دین نور سلیمان حافظ ۷

غوث زمان ہی حافظ حافظ
قطب زمان ہی حافظ حافظ

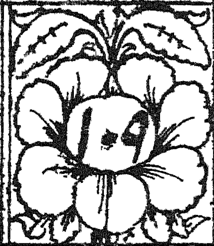
نام نگین دل پہ کُھدا ہے
ورد زبان ہی حافظ حافظ

مست ہوا ہون اپنا مین جب سے
پیر مغان ہی حافظ حافظ

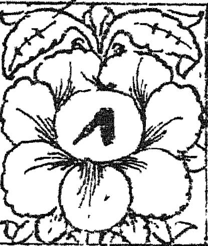
عالم آب وصلت کے
تشنہ دہان ہی حافظ حافظ

جیسے نہان ہی گل مین بو
جسم مین جان ہی حافظ حافظ

نام ہے اونکا ورد زبان
دل مین نہان ہی حافظ حافظ



اپنے حبیب خستہ کمین کا
فخر جہان ہے حافظ حافظ



ہمارا حرز جان ہو نام حافظ
یہی جیتے ہین ہم اکرام حافظ

قیامت تک ہمارے سلسلے کو
بٹے گا حشر مین انعام حافظ

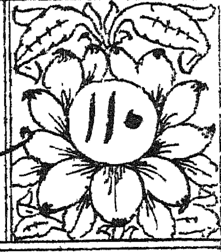
مسیحا مجھکو زندہ کیجیے گا
پلا کر تازہ تر یک جام حافظ

یہ کس صیاد کی صیادیان ہین
بچھا ہی شش جہت مین دام حافظ

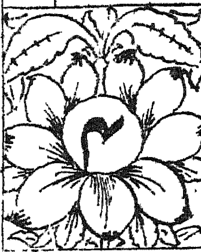
خدا کا دوست ہے محبوب اوسکا
عجب نام خدا ہے نام حافظ

مریدون کو نہین ہوتی ہی سکرات
یہ یک ادنی ہی فیض عام حافظ

اوسیکے واسطے ہی چتر شاہی
جو آیا سر سے زیر بام حافظ



تصدق ہون حبیب اوس پیک پر مین
کہ جسنے لا دیا پیغام حافظ



مین ہون تمھارا مین ہون تمھارا یا پیر حافظ یا پیر حافظ
کیجے نہ اس بحر غم سی کنارا یا پیر حافظ یا پیر حافظ
مین بینوا ہون بیدست و پا ہون اے دستگیر بیدست و پایان
تیری کرم کا مجھکو سہارا یا پیر حافظ یا پیر حافظ

میں ہوں بت نفس کا اب پوجا نہیں تو چھپا اس سے پر ہیز گاری

کہیے سب کا آسرا ہے خدا را یا پیر حافظ یا پیر حافظ

مسکین جلیب جیسے کمیں ہے پیشا اوسکا کوئی نہیں ہے

وہ ہے تمھارا وہ ہے تمھارا یا پیر حافظ یا پیر حافظ ۶ - ۱۱۱

تمہاری مہربانی رکھتا ہے احسان یا حافظ

ہماری جان و ایمان تم پہ ہے قربان یا حافظ

زبان قاصر ہے میری آپ کے احسان کے ثنا ہا

ہر یک مشکل میری کرتی ہو تم آسان یا حافظ

نہیں ہے چتر شاہی کی ذرّہ بھی میری خواہش

ہو سر پر سایہ افگن آپ کا دامان یا حافظ

تمھارا نام ہے نام خدا حلّال ہر مشکل

تمھاری شان ہے شانِ خدا کیا شان یا حافظ

سما دی تھی تن پہ جو میں نے پھیلا دی آئی

کہ تن بیجان ہے آجاؤ تمھیں ہو جان یا حافظ

کیا خالی حبیبِ خستہ تن نے خلوتِ دل کو

ہماری خلوتِ دل میں ہو مہمان یا حافظ

رخِ پُر نور سے نقاب اپنے اُٹھا دو حافظ

صورتِ پاک ذرا مجھکو دکھا دی حافظ

غیر کا دل میں نہ آوے میرے اب وہم و خیال

غیرت کو میرے اب دل سے بھلا دی حافظ

ہوں میں سرگشتہ تیری زلف سیہ کا ہر شب

اپنے دیوانے کو زنجیر پہنا دی حافظ

پھر سا کیوں نہ میرا اختر قسمت چمکے
بخت خوابیدہ کو ٹھوکر سے جگا دی حافظ

حرف تخئیل جہاں از رہ الطاف و کرم
لوح دل سے مرے اب صاف مٹا دی حافظ

سحر پاک سے اولٹا کے غلاف زریں
حشر برپا ہو جو صورت کو دکھا دی حافظ

زنگ آلودہ ہی مرات حبیب حیران
عین الطاف سے یکبار جلا دی حافظ

میں ہوں تمھارا یا حافظ
دیکھو خدا را یا حافظ

دونوں جہان میں تیرے سوا
کون ہے میرا یا حافظ

کرتے ہیں اوسکی آپ مدد
جسنے پکارا یا حافظ

خستہ حالی میری تمھین کیون ہے گوارا یا حافظ

مثل شانہ چلتا ہے سر پر آرا یا حافظ

بخت شفاۓ بیماران کیجے اشارا یا حافظ

تیرے کہا کر جائین کہان کون ہمارا یا حافظ

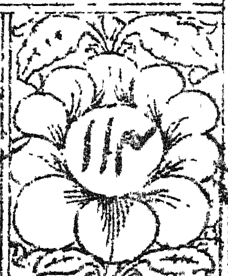
چرخ ندے چمکا دے ذرا میرا استارا یا حافظ

ادھر تیری ہجر نے بس ہمکو مارا یا حافظ

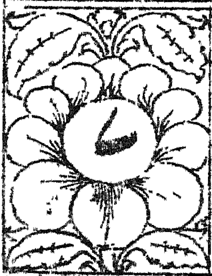
تیرے سوا کس جا بھی نہین ہمکو سہارا یا حافظ

جسکا نہین ہے کوئی شفیق وہ ہے تمھارا یا حافظ

خانۂ دل آباد کرو تم ہو دل آرا یا حافظ



لب پہ ہے جان خستہ حبیب
کر نہ کنارا یا حافظ



اے جنون نے کچھ لیا حسن لقائے حافظ
پھر نہ آیا کوئی نظر وہمین سوے حافظ

یک کرشمہ مین کیے دعوا نا مجنون کا
جبکہ جھوٹے سے کسی لیلیٰ کی بو کھائے حافظ

تاب خورشید قیامت سے او بھی کب پڑا
حشر مین ہو ونگی جو زیر لوائے حافظ

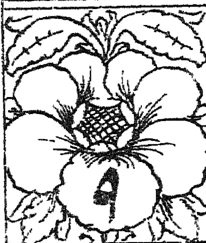
سامنے میرے جو آیا او سے حافظ بچا
بات جیسے ہی کیا آئی ہے [illegible] حافظ

آنکھ کی نور کو کہتا ہون جی مین تیرے خدا
پتلیون مین میری آنکھون کی ہے جا حافظ

مرحبا صلِ علا کہتے ہوئی دوڑ لگا
نظر آوینگی جو محشر مین کہے حافظ



خوانِ نعمت سے کیا سیر مجھے جسنے حبیب
ہو نمین مشہور سکتا نہ ربائی حافظ



کوئی پہنچا دے ہمکو سوے حافظ
ہے قبلہ عاشقونکا کوے حافظ

کرون سجدہ سمجھکر قبلہ جان
ہے محراب حرم ابروے حافظ

کرین مردہ دلونکو دم مین زندہ
دو چشم نرگسین جادوے حافظ

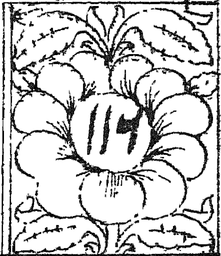
معطر ہو دماغ اہل دلون کا
ہی مشک عنبرین گیسوی حافظ

وہ پھولو نمین پھولو نمین سمائو
اگر تربت مین آئی بوی حافظ

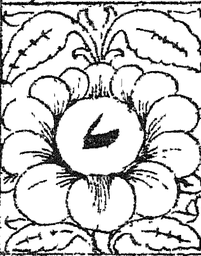
تجلی دمبدم رب کی ہی ہر دم
کلام حق کی صورت روی حافظ

یہی ای دل دعا اور مدعا ہی
خدا دکھلای ہمکو روی حافظ

ہی قد قامت مین قامت کا تصور
قیامت قامت دلجوی حافظ



نہال باغ دل اب خشک تر ہی
جیبا کیجے جستجوی حافظ



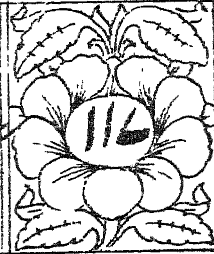
اپنا بنا لو یا پیر حافظ
مجھکو سنبھالو یا پیر حافظ

دنیا و دین کی کل آفتون کو
تم سر سے ٹالو یا پیر حافظ

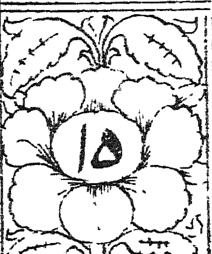
بوڈہا ہوا ہون در پہ پڑا ہون
گھر مین بلا لو یا پیر حافظ

سرمہ کے بدلی خاک قدم کو
آنکھون مین ڈالو یا پیر حافظ

سب دوست مجھسے روٹھے ہوئے ہین
اون کو منالو یا پیر حافظ
حرص ہوا کو جلدی ہمارے
دل سے نکالو یا پیر حافظ



عاجز حبیب خستہ کے دل مین
گھر ہی بنا لو یا پیر حافظ



جلوہ دکھاؤ یا پیر حافظ
رب سے ملاؤ یا پیر حافظ
آنکھون مین آؤ یا پیر حافظ
مجھ مین سماؤ یا پیر حافظ
خواجہ سلیمان اور فخر دین کا
صدقہ دلاؤ یا پیر حافظ
اپنا تصوّر آنکھون مین میری
جلدی جماؤ یا پیر حافظ
کبر و رعونت حرص و ہوا کو
دل سے مٹاؤ یا پیر حافظ
تن کی مکان مین تم آکے بیٹھو
گھر سے نجاؤ یا پیر حافظ
اپنے کتابی رو کا سبق کچھ
ہمکو پڑھاؤ یا پیر حافظ

رو تون کو اپنی صورت دکھا کر
جلدی ہنساؤ یا پیر حافظ

آنکھون مین میری خاک قدم کا
سرمہ لگاؤ یا پیر حافظ

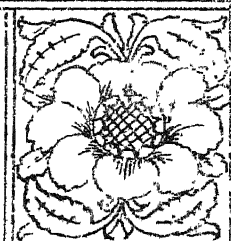
دنیا و دین کی کل آفتون سے
ہمکو بچاؤ یا پیر حافظ

مین ہون سراسر مشتاق صورت
مجھ مین در آؤ یا پیر حافظ

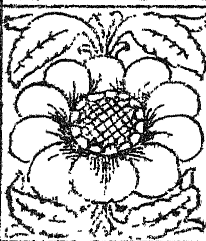
اپنی گلی کا کتا بنا کے
در پر بٹھاؤ یا پیر حافظ

سب دوست ہمسے روٹھے ہوئے ہین
اون کو مناؤ یا پیر حافظ

حاضر ہمارا ہی خانۂ دل
تشریف لاؤ یا پیر حافظ



عاجز حبیبِ خستہ کو اپنے
صورت دکھاؤ یا پیر حافظ

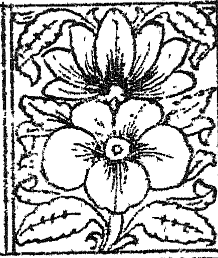


۱۱۸ ردیف عین مہملہ ۱۰

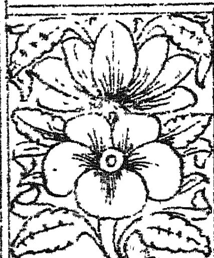
بلند مرتبہ رکھتی ہین عاشقان سماع
ہا گرم جنت کے بازار مین دکان سماع

زمان و مکان کے اخوان کی ہے شرط ازل
اگرچہ زاہد و عابد ہیں سنگ دل بےکل
نہ سمجھ گئے ہیں کہ بہتر سماع ہے جو ہمارے
نسماع میں تو حضوری زمین حجاب ہے
نوا الست کی خود پوری میں آئی ہے
بغیر سلسلۂ چشت دشتہ دار بہشت
اور ہر حضوری ہے غفلت نہیں بالکل
یہ صفحہ تغیری ری سلیمانی حافظ حقیقی

رہی نکوئی بھی غیا در میان سماع
بہت ہی کم ہیں یا نہیں قدردان سماع
تھی فن عشق کی استاد عین جان سماع
یہ جانو نکتہ در پردہ عارفان سماع
ذرا تو کیجئے انصاف منکران سماع
بتاؤ کون ہے دنیا میں قدردان سماع
ہیں ہیں مست یا صوفیان سماع
ہیں بادہ نوشی میں مست یا سرگران سماع



الٰہی بندہ عاجز حبیب کمتر کی
دعا ہے جان بھی نکلے تو درمیان سماع



ردیف فا

الٰہی بحرمت شیخ المشائخ خواجہ مخدوم حاجی شریف زندنی چشتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۱۱۹ — ۱۲

عاشقوں کا مقصد ہے خواجہ حاجی شریف ۔ عارفوں کا پیشوا ہے خواجہ حاجی شریف

غم نہیں دشت ضلالت میں ہوں سرگرداں اگر ۔ کیونکہ میرا رہنما ہے خواجہ حاجی شریف

مشکلیں آساں ہیں پیر گرانی دور ہے ۔ تو ہی مشکل کشا ہے خواجہ حاجی شریف

کب فقیروں کو ہے پیر بادشاہی کی ہوس ۔ نام تیرا کیمیا ہے خواجہ حاجی شریف

نام حق ہے آپکا مرض وبا کی واسطے ۔ کیا ہی قانون شفا ہے خواجہ حاجی شریف

کچھ تصدق خواجہ مودود کا دلوائیے ۔ پھر بھکاری گھر کھڑا ہے خواجہ حاجی شریف

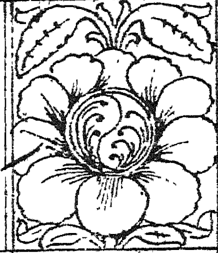
وقت مشکل جو تمہارا نام لے لیا ۔ اوسکی سب حاجت روا ہے خواجہ حاجی شریف

دست بستہ اپنی عرض حاجت کیلئے ۔ آیا ہر شاہ و گدا ہے خواجہ حاجی شریف

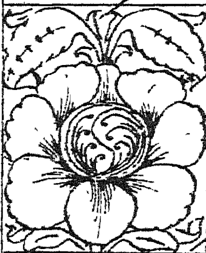
اپکا کوچہ حقیقت مین ہی یک دار الشفا
درد کی اپنی دوا ہی خواجہ حاجی شریف

کیون نہو شمس جج در بدر مانند زر
خاک در کی کیمیا ہے خواجہ حاجی شریف

کیون نہو بیمار الفت کو اشارت مین شفا
درد مندونکی دوا ہی خواجہ حاجی شریف



ہے طبیب سبین پہ رحم محبوبی زیاد
کون سکا تجہسوا ہے خواجہ حاجی شریف



وجہ تسمیہ اجمیر شریف کی یہہ ہے کہ آجا نام ایک راجہ کا تھا راجہ لے ہندستان سے - حدّ غزنین تک کا ملک بیچ اپنے علاقے کے لایا تھا - اور میر بیچ زبان ہندی کے پہاڑ کو کہتے ہین - اور دوسری وجہ تسمیہ اجمیر کی یہہ ہے کہ آجا آفتاب کو کہتے ہین و رمیر پہاڑ کو

اے خدا جلد دکھا حضرت اجمیر شریف
کیونکہ مامن ہے میرا حضرت اجمیر شریف

قاصد پھر جا حضرت اجمیر شریف
کہہ دے پیغام میرا حضرت اجمیر شریف

پیر چشتی مجھے تو اپنی زیارت کے لئے
جلد دے بلا حضرت اجمیر شریف

اولیا سارے براتی میرا خواجہ دولہ
جا کے پھولوں میں بسا حضرت اجمیر شریف

وجد میں اہل صفا رند ہیں ہاں رقص کناں
ہے عجب ذوق غنا حضرت اجمیر شریف

سجدہ کرنا میرے جانب سے درِ خواجہ پہ
قاصد شوق سے جا حضرت اجمیر شریف

آنکھ اندھے کو ملی بانجھ نے بچہ پایا
کوڑ کوڑھی کا گیا حضرت اجمیر شریف

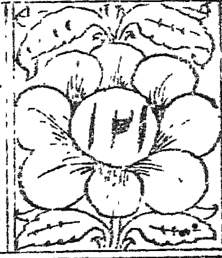
قبر میں بیٹھ کے عالم کو سب مست کر دی
یہ تصرف ہے نیا حضرت اجمیر شریف

پاتی ہیں دل کی مرادیں سبھی اپنی اپنی
آ کر شاہ و گدا حضرت اجمیر شریف

دل میں ہے شوق زیارت تیری اے خواجہ
ورد ہے صبح و مسا حضرت اجمیر شریف

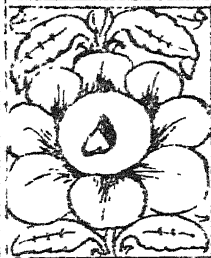
قاصد حالِ دلِ زار مفصل میرا
عرض کر جا کے ذرا حضرت اجمیر شریف

باغ امید ہاں اوس بحر کرم سے تازہ | کوئی خالی نہ پھرا حضرت اجمیر شریف

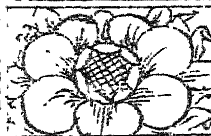


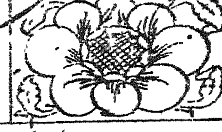
یھان ستاتا ہی حبیب جگر اوسکا گو پھر

یا خدا جلد دکھا حضرت اجمیر شریف

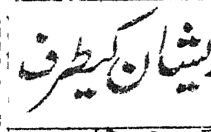


ہی مسجد گاہِ عاشقان ابروی جانان کیطرف

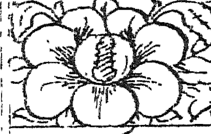


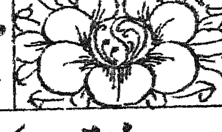


کیونکر نہ یکسر دل کھنچے زلفِ پریشان کیطرف

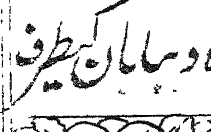


اوس رشکِ لیلی کے لئی کیون دل بھٹکتا ہی میرا

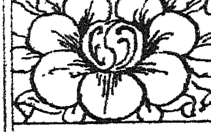


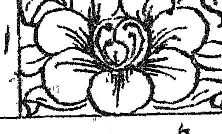


مجنون کی صورت ڈھونڈھی کوہ و بیابان کیطرف

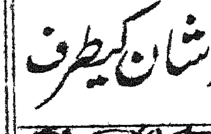


یھان خستگانِ خاک سب باہم ہوئی زیر و زبر



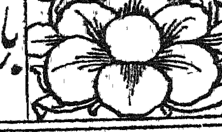


اوسکا گذر جب ہو گیا شہرِ خموشان کیطرف

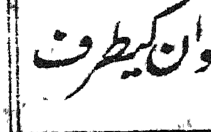


بیٹھے ہوئے ہین یاد مین اوس غیرتِ گلشن کی ہم





باغ ارم نہ جائینگے نہ باغ رضوان کیطرف



حاجت روائی سگ کی ہے اگر تو حبیب خستہ جان
تو سہ کو جانا چاہیئے خواجہ سلیمان کی طرف

۱۲۲ ردیف قاف ۷

دلکو ہوا جو حافظ ہر دو سرا کا عشق
پیدا ہوا اوسی عشق سے خیر الوریٰ کا عشق

اسرار معنوی کی جو منزل تجھے ہو طے
رہبر ہوا جو مرشد حق ہے نما کا عشق

کیونکر نہ ہووے حشر میں باعث نجات کا
سلطان ہین امیر عرب ہے نصیر کا عشق

زاہد نہ بت پرستی سے مانع ہو زینہار
بیشک بتوں سے ہمکو ہوا ہے خدا کا عشق

دنیا مین اور گرمی بازار حشر مین
سایہ فگن ہے دامن آل عبا کا عشق

جنت کی ہو وے زاہد خود کام کو ہوس
دلمین ہے میرے گلرخ رنگین ادا کا عشق

محبوب بنکے آپ ہی بیٹھا ہے اے حبیب
حاصل ہوا جو مرشد اللہ نما کا عشق

۱۲۳ ۶

۱۲۳ ردیف کاف ۶

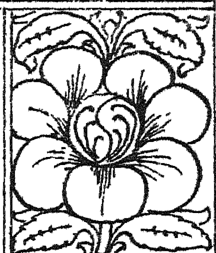
لاکھوں ہی پند محبت میں فقط یار ہی ایک
ہر طرح سے نگہ کا معیں پر مددگار ہی ایک

ساقیا جام ہی وصل سے کر دے مدہوش
تیر ہی گرچہ ہیں کچھ طالب دیدار ہی ایک

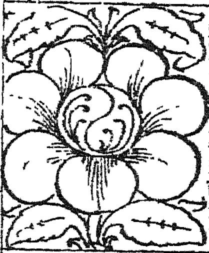
سمر موفرق مجاز و حقیقت میں نہیں
غور سے دیکھو تو عشق کا بازار ہی ایک

لفظ میں گرچہ تفاوت ہی وہ معنی میں
مسجد و دیر و حرم کوچہ دلدار ہی ایک

دور بین ہی تو سمجھ لے یہ کنایہ نزدیک
زاہد گوشہ نشین صاحب زنار ہی ایک

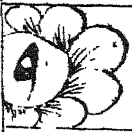


اور سب تشنہ و بانکا تو لٹے جاتے ہیں
پر حبیب دل شگفتہ گنہگار ہی ایک





۱۲۴ ردیف لام ۹



خدایا مجھے کر فدای رسول
برای رسول از برای رسول

مدینے میں مدفن ہو میرا خدا
مجھے اپنی صورت دکھائے رسول

الٰہی نہ آئے نظر دوسرا
میری چشم دل میں سوائے رسول

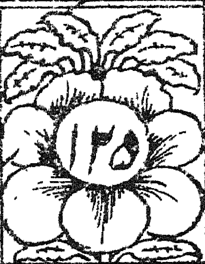
ابو البشر سے ایکتا نفخ صور
سبھی ہونگے زیر لوائے رسول

پکارینگے محشر میں بھی دوزخی
کہ دیکھو چھوڑ کے آو آئے رسول

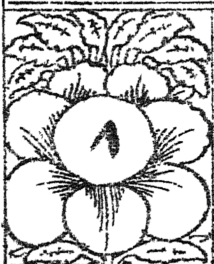
لحد میں نکیرین سے کیا ہے ڈر
اگر صورت اپنی دکھائے رسول

میں آنکھیں ملوں اور سجدے کروں
ملے گر مجھے نقش پائے رسول

میرے پیر و مرشد میرے رہنما
کہ ہند الولی ہیں عطائے رسول



جہنم ہو مجھپر حرام اے حبیب
اگر خواب میں میرے آئے رسول



مدینے میں ہمکو بلاؤ رسول
ہمیں اپنا روضہ دکھاؤ رسول

علی کے لئے فاطمہ کے لئے
میرے گھر میں تشریف لاؤ رسول

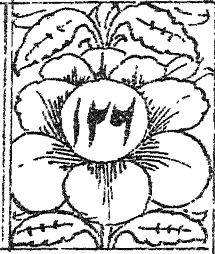
لحد میں نکیرین کے روبرو
مجھے اپنی صورت دکھاؤ رسول

پڑا ہاتہ بہی ہین میرا جہان
اسے یار جلدی لگاؤ رسول

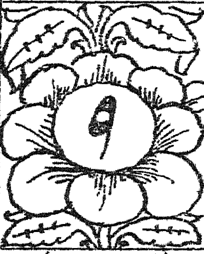
مجھے ہر نفس نفس شیطان سے
بچاؤ بچاؤ بچاؤ رسول

میرے سر مین سودا ہوا آپکا
شراب محبت پلاؤ رسول

نہین لیلی عقل سے ہی غرض
مجھے اپنا مجنون بناؤ رسول



پڑا قید غم مین تمہارا حبیب
چھوڑانیکو جلد سی آؤ رسول



خواجہ ہند الولی عطاء رسول
عرض ہی مجھ غلام کی مقبول

تیری سرکار مین ہی مین سائل
کچھ تو ملجائی مجھکو ابن رسول

سگ درگاہ ہی یہ راہ نشین
کچھ تو دلوائی کہ ہی مسئول

منظر مرتضی کے نور ہو تم
شانہ تا بدار زلف بتول

مانگتا ہون تمہارا زلف کی بھیک
سر مو بھیک دیجی ابن رسول

دیکھہ روضی کو کہتی ہین یہ ملک
ہی یہان اُسکا عجیب عرض و طول

گرد اوس گنبدِ منوّر کے
ہی مقرب کوئی کوئی مشغول

حافظِ دو جہان کے صدقے سے
کُل مرادین ہون میرے دلکی قبول

١٢٧

یا الٰہی طفیل خواجہ کے
کر مطالب حبیب کے تو حصول

١٣

عشقباز و نگار رہنما ہی دل
منظر خلق کی ضیا ہی دل

جلوہ گر دلمین ہی وہ ماہ لقا
کہئے پھر کس پہ مبتلا ہی دل

عاشقون کا فقط طبیب نہین
بلکہ ہر درد کی دوا ہی دل

اسکا ڈھانا نہین مناسب ہے
ای بتو خانہ خدا ہی دل

نوجوانی مین تیغِ بران ہی
وقت پیری کی یک عصا ہے دل

دنمین ہی افتاب شبمین ہی مہ
عینِ ظلمات مین ضیا ہے دل

کیا کرین لیکے چتر شاہی کو
ہمکو پارس ہے کیمیائے دل

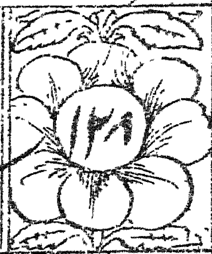
غوطہ زن ہو پایا دریا مین
کچھ عجب دُرِّ بیبہا ہے دل

قید سے خلق کی ہے وہ آزاد
دام مین عشق کے پھنسا ہے دل

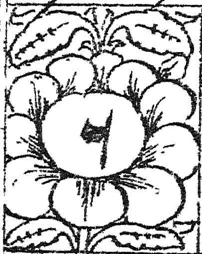
قول ہے یہہ تمام حکما کا
ملکِ اعضا مین پادشاہ ہے دل

یاد گو کوئی سے فائدہ کیا ہے
چپ ہو تجھکو کیا ہوا ہے دل

ہے زمین اور فلک نہان بسمل
گنج اسرار سے بھرا ہے دل



ہے مقولہ یہ دلبرونکا حبیب
کوئی لیکر کے پھر دیا ہے دل



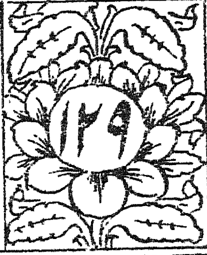
ہرچند ہون ضعیف ولے نوجوان ہے دل
دنیا مین غنچہ سجدہ مین باغ جنان ہے دل

ایدل ہے تجھمین جلوہ نما سای کائنات
سچ تو بتا تجھے کہ تیرا پھر کہان ہے دل

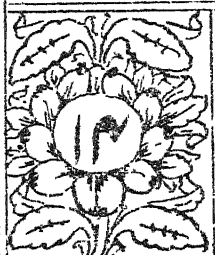
حاجت نہین جو حال مین اپنا بیان کرون
گنج خفی کی گنہ کا خود رازدان ہے دل

لاتا ہی کب وہ غیر کو اپنی خیال مین
لوح و قلم ہی عرش ہی کرسی ہی تیری مین

اپنا وہ آپ دیکھئی خود پاسبان ہی دل
تجھ مین زمین ہی تیری بہشت آسمان ہی دل



نسبت ہی اسکو قلب حقیقی سی اسلئی
قالب مین اپنی ہی حبیب ہر اک کی نہان ہی دل

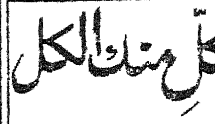


سب بندون کا تو ہی خدا یا کلّ الکلّ منک الکل

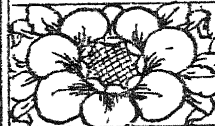




ہی ذات تیری بیچون و چرا یا کلّ الکلّ منک الکل

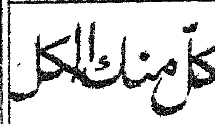


تو ہی احمد اور احد تو ہی صنم ہی اور صمد

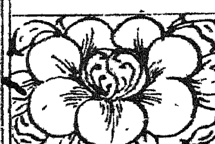


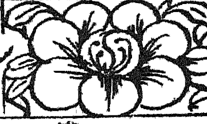


کوئی نہین ہی تیری سوا یا کلّ الکلّ منک الکل

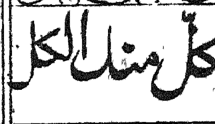


جملہ رسل اور جملہ نبی غوث و قطب اور سارے ولی

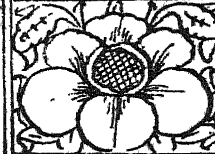


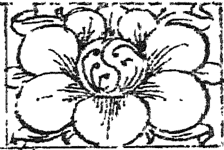


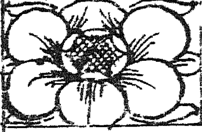
سب قطری ہین اور تو دریا یا کلّ الکلّ منک الکل

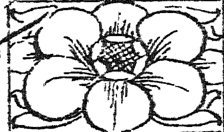


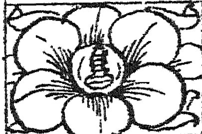
تجھسی حوا تجھسی آدم تجھسی ہژدہ ہزار عالم

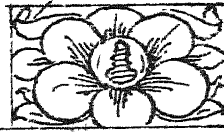


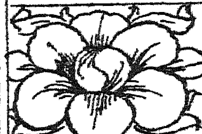

سبکو کیا تو نی پیدا یا کلّ الکلِّ منک الکل

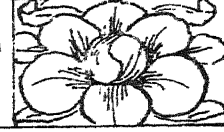

تو پاس میرے جون گل مین بو ہے کس سی نہان تیری خوشبو


کب بحر سی ہووے قطرہ جدا یا کلّ الکلِّ منک الکل

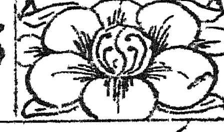

گر شیخ کی تعلیم تجھے اور تو نے بھی کچھ لذّت پائی

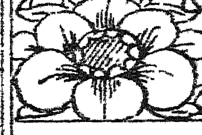

یہہ شغل تو اپنا رکھیو سدا یا کلّ الکلِّ منک الکل

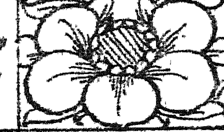

جلوہ نما ہی تو مجھمین تو جھمین ہے مین ہون تجھمین

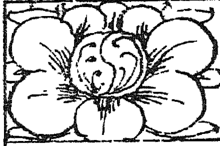

مین تیرا ہون تو ہی میرا یا کلّ الکلِّ منک الکل


مین ہون حادث تو ہی قدیم مین ہون عاصی تو ہی رحیم

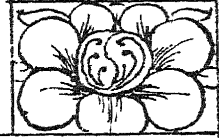

ذات سی کب ہی صفت جدا یا کلّ الکلِّ منک الکل


تھا تو کنز مخفی مین مین علم مین تھا وہان بھی تیرے

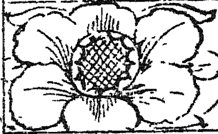

مین ہون سایہ تجھہ سہ کا یا کلّ الکلِّ منک الکل



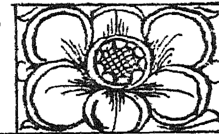
جو تجھیں فنا اپنے کو کیا وہ پہنچا اپنے مقصد کو



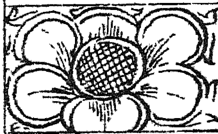
اپنا عاشق آپ بنا یا کلّ الکلّ منک الکل



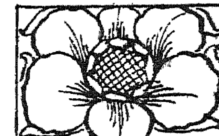
جس سمت پہ ڈالی ہیں نظر وحدت ہی تیری ہاں آئی نظر



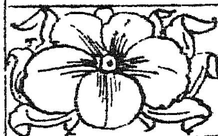
اُٹھ گیا پردہ کثرت کا یا کلّ الکلّ منک الکل



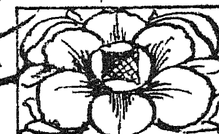
اپنی صورت پر خلقت جب آپنی کی خود آدم کی



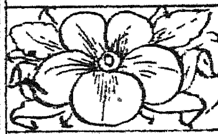
انسان کا ہوا سکو دہو کا یا کلّ الکلّ منک الکل



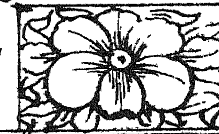
جب گُل میں تمنی کیا ظہور میری صاحب میر حضور



کسنے بولا قالوا بلیٰ یا کلّ الکلّ منک الکل



مسکین حبیب کی ہی تجھسے عاہر شام وسحر



اب پردہ اُٹھا دے غفلت کا یا کلّ الکلّ منک الکل

نہیں کوئی انکھیں لڑانیکو قابل	اشارے سب ہیں اشانیکی قابل

یهه پردی مین لیلی نی مجنون کو بولا
یهه صورت هی تیری دکهانیکی قابل

ملی خاک پا یار کی تب مین بولا
یهه سرمه ملا هی لگانیکی قابل

جو مرشد کو دیکها هو خوش هو کر بولا
یهه صورت هی دلمین چهپانیکی قابل

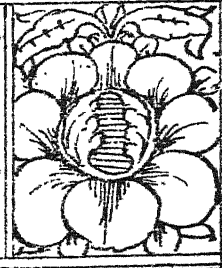
هین قدم مبارک محمدؐ نبی کی
فرشتونکی آنکهین بچهانیکی قابل

سمجهه لی که هی علم نقطی کی اندر
یهه راز خفی هی چهپانیکی قابل

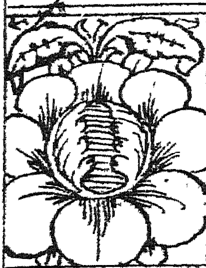
مجهی دیکهه اوستاد معنی نی بولا
یهه لڑکا هی مکتب مین آنیکی قابل

اسی دیو وصلی وصال صنم کی
هی میری پڑهانی لکهانیکی قابل

خدا کی عنایت سی ملتی هی نعمت
یهه دولت نهین هی لٹانیکی قابل



حبیب آپ هی اپنا محبوب تو هی
یهه حرف دوئی هی مٹانیکی قابل

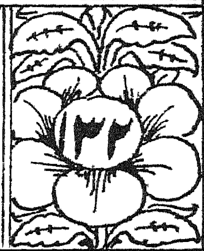


یا نبی پھر خدا کیجئے امت پہ کرم
آپکے در کے سوا جائیں کہاں کہئے ہم

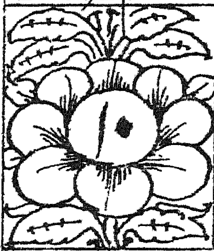
یا نبی آپکا کہلا کے کہاں جائے غریب
مجھکو از بس کہ ستاتا ہی زمانہ کا الم

تم پہ روشن ہے مرا حال ہیں جب عرض
چشم رحمت سے ادھر دیکھئے اے شاہ امم

یا نبی جلد بچا لیجئے اس کشتی کو
بحر عصیاں کے تلاطم سے نہ ڈوبیں کہیں ہم



کیجے مسرور حبیب دلخستہ کا دل
اندنوں انکے گھیرے ہی اوحسرت و غم



نہ نام لیں کسی بت کا رکھیں نہ کام کسی
جو کام ہے ہمیں تجھ سے ہی ای بت خود کام

نہ نام سے ہمیں مطلب طلب نہ مطلب کی
یہی طلب ہے کہ ہر دم لیا کریں ترا نام

فلک پہ ماہ خجالت سے ہوگیا پنہاں
کہ پھر وہ مہر برامد ہوا ہے بر سر بام

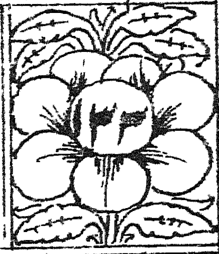
ق

دکھائی لوگ ہمیں انگلیوں سے مثل ہلال
رہی وہ ماہ کہ ہم مہر ہی ہیں صبح و شام

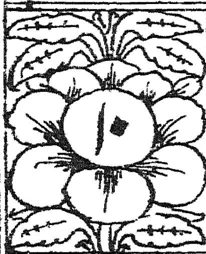
کرینگے رشک چمن آکے گل گھر عاشق کا
زباں نہیں اوس گل رعنا کی لائی لوگ پیام

اگرچہ وعدۂ خوباں وفا نمی سازد
کوئی چلا نہ کبھی راہ ان حسینوں کی
بجاست مشربِ ما مشربے گر دارد
حرم میں دیر میں ہی جلوۂ رخ دکا گل

ہوا وفا ہی کی دھوکی میں اپنا کام تمام
ہر ایک نقشِ قدم ہی مثال حلقۂ دام
حلال مشربِ عشاق میں ہی اب حرام
نہ چھوٹی آپسے کافر نہ صحبتِ اسلام



حبیب وقتِ مصیبت کے نام حافظ کا
تو پڑھ کے بھیج نبی پر سدا صلوٰۃ و سلام



دلمیں اوسکو جلوہ گر پاتے ہیں ہم
سامنے اوس گل کی جب جاتے ہیں ہم
سب میں ہی جلوہ عیاں اوس شوخ کا
یادِ صورت میں وہ گل رخسار کے
ہو گئے برباد تب کچھ دربلا

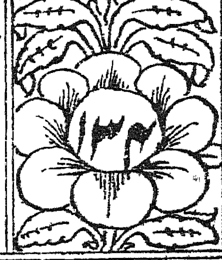
شکر خالق کا بجا لاتے ہیں ہم
بلبلِ دل تجھکو بہلاتے ہیں ہم
کونسی شے میں نہیں پاتے ہیں ہم
جانبِ صحرا نکل جاتے ہیں ہم
چھوڑ کر گھر در کہاں جاتے ہیں ہم

فائدہ اتنا ملا ارشاد سے
منظہرِ گل یار کو پاتے ہیں ہم

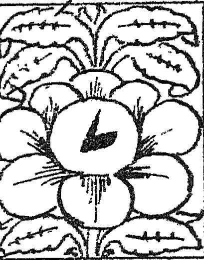
دیکھتے ہیں چشمِ باطن سے اگر
آپ میں ظاہر سے پاتے ہیں ہم

روبرو آتی ہے جب تصویرِ یار
اس دلِ غمگین کو خوش پاتے ہیں

نغمۂ دل سے تجھے ہے سم ازل
ذکر اللہ ہو کا سنواتی ہیں ہم



توشۂ عقبیٰ سمجھکر ای حبیب
نام حافظ کا لئے جاتے ہیں ہم



پروانہ نمط شمع پہ دن رات جلے ہم
پروانے جان کی سر تک نہ ٹلے ہم

شمع رخ دلدار پہ دن رات جلے ہم
پروانہ کیا دیے سر کو نہ ٹلے ہم

بو عطر کی پیدا ہو بدن سے تو عجب کیا
خاکِ درِ دلدار اس پہ ملے ہم

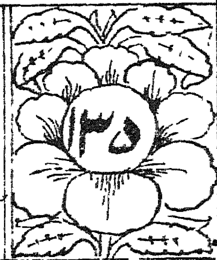
کیوں عارضِ گلرنگ کے ذوق گل کھلے گل
دن رات میں اس زلف کے سایہ میں پلے ہم

ق

مرغانِ چمن خوش ہوا فصلِ گل آئی
پھر بادِ صبا جیسے باغ کو چلے ہم

وہان رنگِ حنا زیرِ کفِ پائے صنم ہے

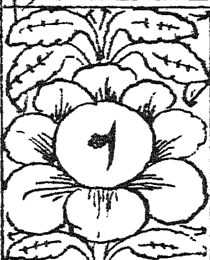
سر تا بقدم آتشِ حسرت سے جلے ہم



۱۳۵

حافظ ہون دل و دین کے حبیب اپنے مگر

رہتے ہین انھین قید مونکی سایہ تلے ہم



۶

یار ہم مین ہے تو رہتے ہین سدا یار مین ہم

ساغر و شیشہ مین ہم ہین خم و خمخانہ مین ہم

عکس مین آئینہ مین جوہر مین ہم نامین ہین

رنگ مین بو مین ہوا مین گل و گلزار مین ہم

اصل کو چھوڑ کے ہم آئے ہین آب و گل مین

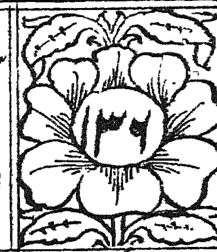
سر بسر باعثِ تعمیر ہین اس دار مین ہم

کبھی وحشی ہین ہم صحرا کے عالم سے پرے

ہین کبھی نخلِ محبت کسی گلزار مین ہم

روح مین قلب مین ہے جلوہ بس اسکا

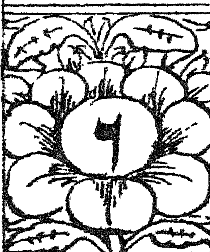
ہین شب و روز وہی بحث مین تکرار مین ہم



۱۳۶

حافظِ خلق کی پائی ہے غلامی ہمنے

اے حبیب آئے ہین سب فیض کے دربار مین ہم



۶

راہ ملتی نہین کوئی جو ملین یار سے ہم

ہر طرف پھرتے ہین بھٹکے ہوئے بیزار سے ہم

محفل آرا ہم نشستے ویا کجا ست

مے بھی ہے ابر بھی ہے باغ بھی ہے یار نہین

کچھ تو دے یا صد ادا فقیرونکو بھی سخی

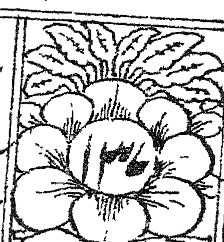
جب سے ساقی نے دیا جام مے گلگون کا

سر ٹپکتے ہین کہکر در و دیوار سے ہم

کیون نہ برسائین لہو دیدۂ خونبار سے ہم

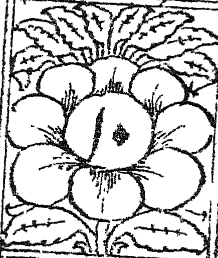
ہاتھ خالی تو نہ جائین تیرے دربار سے ہم

چشمِ اغیار مین کھٹکے ہین دلا خار سے ہم



سایۂ دامنِ حافظ کی ہوس ہے جو حبیب

رو کے ملتے ہین گلے پیرہنِ یار سے ہم



گاہ صوفیِ با صفا ہین ہم

شان جسمین ہے کبریائی کی

مین نہ مانونگا مین نہ مانونگا

رند ہین ہم ازل سے اے زاہد

کبھی بیٹھے ہین بنکے مستِ الست

کبھی زندون کے پیشوا ہین ہم

آج اوس بت کے مبتلا ہین ہم

لاکھ گر بولین بت خدا ہین ہم

کون کہتا ہے پارسا ہین ہم

کچھ فقیرون مین بانوا ہین ہم

چھیڑ مت ہمیں تو اے زاہد
شاہِ اجمیر کے گدا ہیں ہم

گاہ عاشق بنے ہیں خود ہی
کبھی معشوقِ خوش ادا ہیں ہم

حال ہر آن سے نیا اپنا
گہ فنا ہم ہیں گہ بقا ہیں ہم

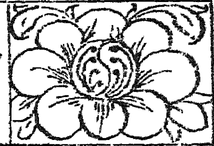
آپ بیمار ہیں اور آپ طبیب
درد کی اپنے خود دوا ہیں ہم

۱۳۸

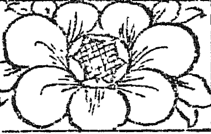
مانگنے سے حبیب عار نکر
بھیک ملجائے بینوا ہیں ہم

۱۳۰

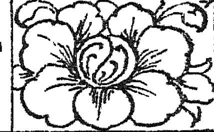
احمدِ مرسل شاہِ امم صلی اللہ علیہ وسلم
کیجئے مجھ پہ لطف و کرم صلی اللہ علیہ وسلم
سرورِ عالم شافعِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
جسمِ مطہر نورِ مجسم صلی اللہ علیہ وسلم
بول تو اے دل ہر اک دم صلی اللہ علیہ وسلم



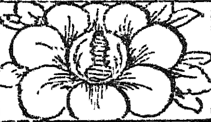
قالبِ احسان جانِ کرم صلی اللہ علیہ وسلم



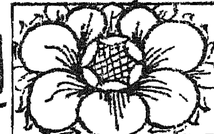
عینِ بصر مین ہر پل آؤ خانۂ دیدہ کعبہ بناؤ



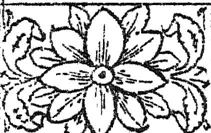
منزلِ سینہ کیجے حرم صلی اللہ علیہ وسلم



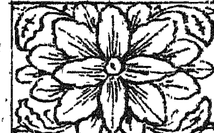
ہی وہ بشرِ لولاک لما پایہ ہی ادنیٰ جسکا دنے



اِن ھو وحیٌ مدح اتم صلی اللہ علیہ وسلم



وصفِ بصر مازاغ بصر شمس ضحیٰ روی انور



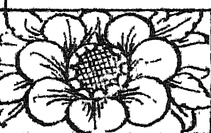
لیلۃ الاسریٰ طرۂ خم صلی اللہ علیہ وسلم



زیر و زبر ہو طائرِ جان تنکا قفس ہو جاے روان



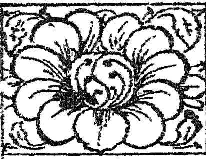
سر ہو تمھارے زیرِ قدم صلی اللہ علیہ وسلم

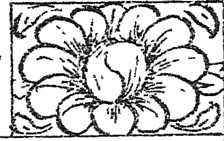


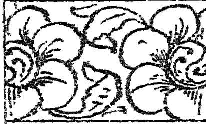
ہین وہ بھنوین محرابِ دعا عین حرم ہی بلکہ دلا



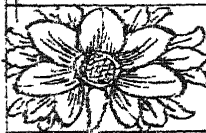
سر ہین اوسیجا کے سر خم صلی اللہ علیہ وسلم

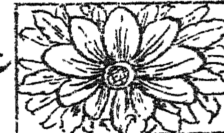

کوئی نہ تجھسا محرم حق ہے یہی ہا اہلِ حق کا سبق ہے

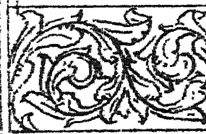

رحمتِ حق تجھپر دایم صلی اللہ علیہ وسلم


زنگ دوئی کا دل سے مٹے نقشِ یہ ہا دل میں جمے

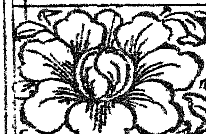

ہستی اپنی بھولیں ہا ہم صلی اللہ علیہ وسلم

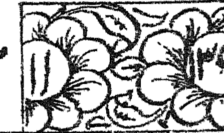

رب میں عرب میں تجھہ ہی بھید ہا ہو آیا نعلین سمیت


عرشِ برین پر رکھہ کر قدم صلی اللہ علیہ وسلم


جز لا الہ الا اللہ کبھی نہ نکلا منھہ سے لا


آپ تھے ہر دم ہا کہتے نعم صلی اللہ علیہ وسلم


سرمہ سا آنکھوں میں لگاؤں ہا میں یہ حبیب اپنے سے پاؤں


ملجائے جو اونکی خاکِ قدم صلی اللہ علیہ وسلم

ہا مجھپہ صبح و مسا خواجہ جلال الدین دم	تیرے در کا ہے تیرا خواجہ جلال الدین دم

میرے مولا میرے مرشد میرے قطب میرے پیر
بخشدیں میری خطا خواجہ جلال الدین روم

ابر برسے شمس تبریزی خاک بو تراب
چمکے بھی ذرہ ذرا خواجہ جلال الدین روم

بھیک مجھکو خواجگانِ چشت کے دربار سے
کچھ تو ملجائے بھلا خواجہ جلال الدین روم

مثنوی کے سر بسر اسرار پنہاں ہیں عیاں
کر مدد بہرِ خدا خواجہ جلال الدین روم

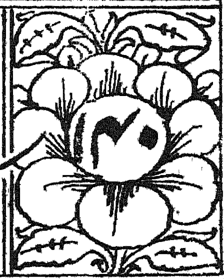
حلِ مشکل کیجئے مجھ بے سر و سامان کی
ازل سے مشکلکشا خواجہ جلال الدین روم

بیکلی از بس ہے کھلجائے میرے دل کی کلی
آپ ہیں غنچہ کشا خواجہ جلال الدین روم

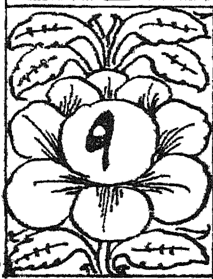
سلجھے الجھی زلف ہو اور پیچ وا سب سر بسر
جسکے ہیں ناخن عقدہ کشا خواجہ جلال الدین روم

خواب میں تشریف لا بیدار کر خوابیدہ بخت
چہرۂ انور دکھا خواجہ جلال الدین روم

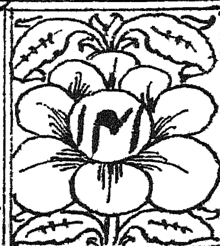
نزع میں اور گور میں اور حشر کے بازار میں
سر پہ ہو سایہ ترا خواجہ جلال الدین روم



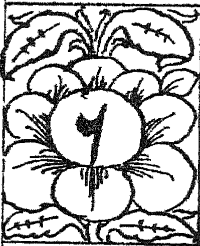
بندۂ عاجز حبیب خستہ تن کی حال پر
کر نظر بہرِ خدا خواجہ جلال الدین روم



عرض کرکے ابو العلا کو ہم | ہان دلا ھینگے دلربا کو ہم
تا بر آئے ہمارے دل کی امید | سب چلے اجمیر مدعا کو ہم
تا سفارش کرین وہ خواجہ سے | ہاتھ باندہے کھڑے دعا کو ہم
زیرِ دیوارِ یار رہتے ہین | کیا کرین سایۂ ہما کو ہم
اکبر آباد مین ہین آ پہنچے | سب اگے درِ پہ التجا کو ہم
روضۂ پاک کی زیارت کی | پائے یہان نورِ مصطفے کو ہم
خاکِ درگاہِ پاک ہی اکسیر | کیا کرین لیکے کیمیا کو ہم
عرض اتنی کرین وہ خواجہ سے | ق | پائینگے اپنے مدعا کو ہم



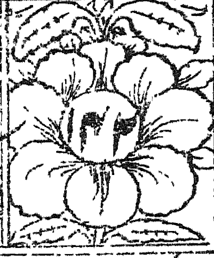
ہی کمینہ جو تیری در کا حبیب
لیکے حاضر ہین اوس گدا کو ہم



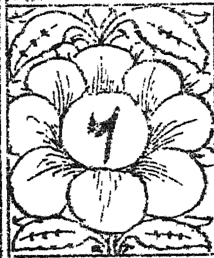
واقف ہوئے جو رمزِ فناء الفنا سے ہم | اور جانے کوئی بھید بقاء البقا سے ہم

کرتا نہین ہے یار نظر اسلیے مدام
حاصل ہوئین ہمارے ہمارے ہمارے پیک آئین
اکسیر کی ہمین ملی خاکِ کربلا
ہو وقتِ مرگ دولتِ دیدار کیا عجب

منھ ڈھانپ کر کے بیٹھے ہین شرم حیا سے ہم
مانگے دعا جو ہاتھ اوٹھا انجنا سے ہم
کیونکر نہ بیٹھین ہاتھ اوٹھا کیمیا سے ہم
رکھتے ہین یہ امید رسولِ خدا سے ہم

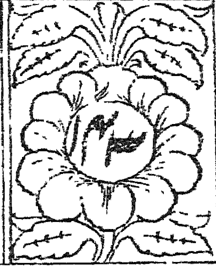


قدمون تلک جلیب ہی پہونچے ہمارے ہاتھ
آنکھونکو اپنے ملتے ہین اوس نقشِ پا سے ہم

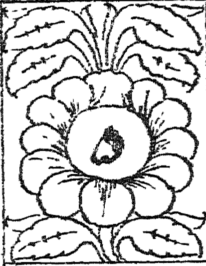


یار کے نام پر فدا ہین ہم
خود فراموش ہوکے بیٹھے ہین
جسمین پیدا ہے شانِ حضرتِ حق
بخدا آفتابِ وحدت کے
کھل گیا جب تجددِ امثال

طالبِ وصلِ کبریا ہین ہم
کیا کہین کسکے آشنا ہین ہم
اوسی دلبر کے آشنا ہین ہم
عکس ہین نور ہین ضیا ہین ہم
گہے فانی گہے بقا ہین ہم



بادشاہت کی کیا حبیبؔ ہوس
خیر آباد کے گدا ہیں ہم



عدم سے آئے ہیں ہستی مین جاینگے پھر بعدم
ہماری ہستی موہوم ہے عدم کی عدم

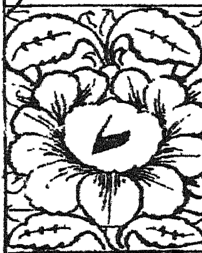
خیال آمد و رفت نفس کا رکھہ ہر دم
فنا بقا کی تجلّی مین ہے تو ہر اک دم

مدام ہو تو نظر بر قدم اگر ہے عقل
کچھہ دائرے سے تو باہر کہین نجا قدم

قدیم علم مین ہین اور ظہور مین حادث
ہمارا دیکھو ظہور حدوث بھی ہے قدم



حبیبؔ قطرہ ہے اور ذات تیری بحر عطا
تو اوسکے حال پہ کر اے کریم اپنا کرم



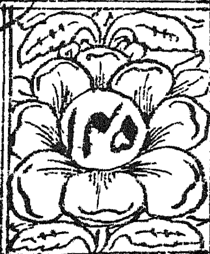
جلوہ نما فقط ہین دیر و حرم مین ہم
گاہی صنم پرست ہین گاہی صنم مین ہم

اپنا نہین ہے حال کبھی ایک حال پر
فرحت مین ہم ہین اور کبھی رنج و غم مین ہم

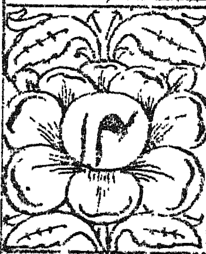
ہستی کا ہمکو اپنی نہین کچھہ بھی اعتبار
ملک عدم سے آئے چلے پھر عدم مین ہم

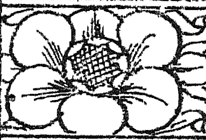
دریا مین گاہ دشت مین گہے کوہسار مین
گھبرا کے شب کبھی کبھی در پہ تیرے پڑا رہا
ہستی مین نیستی رہی اور نیستی مین ہست

بندے عرب کے ہین کبھی لاعجم مین ہیم
گھر تم مین ہے تبرستان مین بتستان مین ہیم
گاہے فنا ہے گاہ بقا ایکدم مین ہم

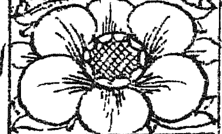


ملک تمین چلے ملائک سے مل گئے
ناسوت سے گذر کے ہیں ہر یکقدم مین ہم

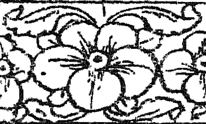




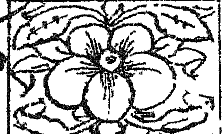
مین تو تمھارے در کا گدا ہون یا شیخ عالم لِلّٰہ ارحم



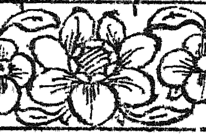
اور جان و دل سے تم پہ فدا ہون یا شیخ عالم لِلّٰہ ارحم



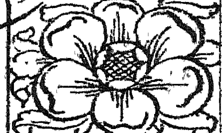
کب حال میرا تم سے نہان ہے سب دلکا مقصد تم پہ عیان ہے



دیکھو تمھارے در پہ پڑا ہون یا شیخ عالم لِلّٰہ ارحم



تم دستگیر درماندگان ہو تم چارہ ساز بیچارگان ہو



کیسی بلا مین مین مبتلا ہون یا شیخ عالم لِلّٰہ ارحم

ہون نام لیوا ہند آلولی کا خواجہ سلیمان چشتی ولی کا
اور فخر دین کی در پہ پڑا ہون یا شیخ عالم اللہ ارحم

سنتا نہین ہی کوئی ہماری ہمپر مدد ہو حافظ تمہاری
کتا تمہارے در کا بنا ہون یا شیخ عالم اللہ ارحم

عالم تمہارا محو لقا ہی پھر شور مجنون پیدا ہوا ہی
مین دست بستہ یہ کہہ رہا ہون یا شیخ عالم اللہ ارحم

دونون جہان کے تم ہو وسیلہ اے میرے کعبہ اے میرے قبلہ
مین معصیت مین بس مبتلا ہون یا شیخ عالم اللہ ارحم

تم ہو دوا کل دردمندان حاجت روا کل مستمندان
مین بھی تمہارے در پہ کھڑا ہون یا شیخ عالم اللہ ارحم

کوئی نہین ہی دیکھو ہمارا لیکن ہی تیرے در کا سہارا

گرچہ مین محو جرم وخطا ہون یاشیخ عالم للہ ارحم
فرماؤ جلدی منھ سے تم اپنے تا حل مشکل ہووے ہماری
صورت تمھاری مین تک رہا ہون یاشیخ عالم للہ ارحم
مین دیکھ تمکو حیرت زدہ ہون بلکہ سراپا محو لقا ہون
نقش کف پا مین ہو چکا ہون یاشیخ عالم للہ ارحم
حافظ تمھین ہو ناصر تمھین ہو ہادی تمھین ہو حامی تمھین ہو
سب کچھ کیا ہون اب کر رہا ہون یاشیخ عالم للہ ارحم
خالی نجا دین در سے تمھارے گل ہون مطالب حاصل ہماری
اب نام تیرا مین پڑھ رہا ہون یاشیخ عالم للہ ارحم
ہو نمین جلب خستہ کمینہ کر پار جلدی میرا سفینہ
مین خود سراپا دست دعا ہون یاشیخ عالم للہ ارحم

۱۴۶ ردیف نون ۱۰

دلا تو دل سی مدام ہو جا نبی کی صدقی علی کی قربان
ہین انس و جن جان و تن سراپا نبی کی صدقی علی کی قربان

تو کیون ہی لرزشمین اتنا گردون سو جبکہ حیدر کا ہسی کہدے
تو ہنسکی بولا مین ہو رہا ہون نبی کی صدقی علی کی قربان

کشش نی آہن ربا بنایا کہ بطن مادر مین ہمکو سوجھا
زبان سی اپنے وہان بھی نکلا نبی کی صدقی علی کی قربان

جو ہوگا محشر کا روز برپا تو ہوگا پرسش کا سب کی موقع
کہونگا حق کی مین روبرو جا نبی کی صدقی علی کی قربان

امام ضامن کی ہی ضمانت بیان یکیتن رہی سلامت
ہو تن بدن جان و دل سی برپا نبی کی صدقی علی کی قربان

وہی ہی مقبول کبریا کا وہی تو معشوق ہی خدا کا

کہا ہی ہو کر کی جسنے شیدا نبی کی صدقے علی کی قربان

اگرچہ طالب ہے تو خدا کا طلب ہے مطلوب کی جو پیدا

تو عین مطلب جہان پایا نبی کی صدقے علی کی قربان

نہ انس و جن جان سی ہیں شیدا انہو کی سر میں چھپی وہی سودا

کہ ایک عالم کو ہمنے دیکھا نبی کی صدقے علی کی قربان

ہی ذرہ ہائے زمین کو سو دا ستارۂ مہر سہ کا چمکا

فلک یہ ہمنی ملک کو دیکھا نبی کی صدقی علی کی قربان

خود اپنی اسما خدا نے بخشا عزیز کر کے رحیم بولا

حبیب کیونکر نہو سراپا نبی کی صدقی علی کی قربان

دیکھا ہی جسنی وہ سن عیاں کا وطن	بھولا ہو نہیں ہر ایک طرح اکا وطن

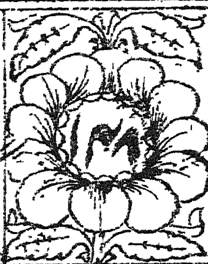
مین ہون مریضِ عشق نہ آیا پاس مسیح
دار الشفا ہے احمدِ مختار کا وطن

جنت کی آرزو جو کرین کیا غرض ہمین
بس ہے ہمارے واسطے اوس یار کا وطن

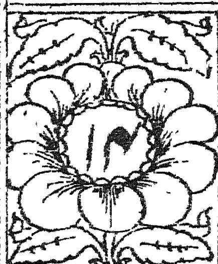
رندِ ازل ہون پیر و حرم سے غرض نہین
کعبہ ہے مجکو حافظِ دیندار کا وطن

لگکے سو نہ اور کہین گھر بنائیے
اس شہر کے قریب ہے سرکار کا وطن

جنت مین دل اوچاٹ ہو گیا گر اسے
یاد آگیا ہے نبیِ دلدار کا وطن



مین ہون حبیب مجھپہ ہے محبوب کا کرم
گھر بن گیا ہے میرا امیر یار کا وطن



یا خدا مجھکو لقائے شیخین
جلد دکھلا دے برائے شیخین

نام ہے جنکا ابا بکر و عمر
کون ہے ایسا سوائے شیخین

جیسے اولاد سے ہوتی ہے ولا
تھی محمد کو ولائے شیخین

راہی زن ہوتے تھے حضرت اونسے
واہ کیا خوب تھی رائے شیخین

روضۂ پاک مین رہتے ہین یہ دو | رشکِ فردوس ہے جا شیخین

اوس سے راضی ہین شہِ لا احصے | جسکو حاصل ہے رضاے شیخین

پیار کرتے ہین محمدؐ اوسکو | جو کہ ہے دل سے فداے شیخین

روز و شب مہر سے شاہ والنجم | دیکھتے بدر لقاے شیخین

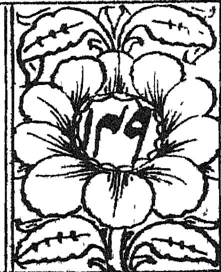
مومنو ہے یہی اصلِ ایمان | بخدا عشق و ولاے شیخین

یہہ دعا ہے میری اے یار خدا | کہ رہون محوِ لقاے شیخین

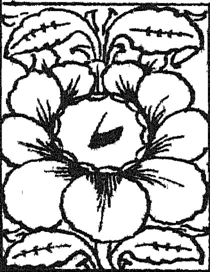
گر ہو عارض سے معارض اونکے | مہ ہو انگشت نماے شیخین

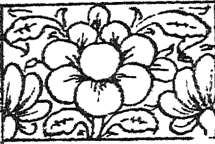
میری حاجت ہو روا اے شۂ دین | پے ختنین و براے شیخین

بارہا خسروِ مازاغ بصر | کہتے خود آپ ثناے شیخین

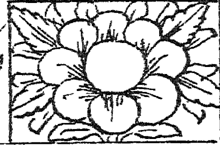


بادشاہ ہون یہ حبیبِ خستہ
فخر رکھتے ہین گداے شیخین

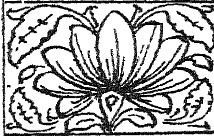




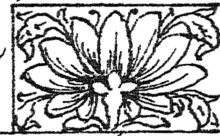
یہ دلکو راحت ملی ہی جبسے تمھارے درکا گدا ہوا ہون



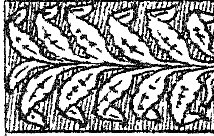
بشکل ظاہر جدا ہون تمسے بچشم باطن ملا ہوا ہون



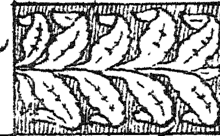
پلایا ساقی نے مجھکو جرعہ شراب الفت کا اپنے کیسا



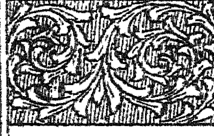
سرور باقی ہی اوسکا ابتک کہ مثل ساغر بھرا ہوا ہون



مین ہاتھہ پکڑا ہون جسکسیکا ہی شرم اونکی تمھین کو مولا



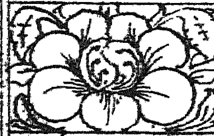
سنبھال لیجو سنبھال لیجو یہ بوجھہ سر پر اوٹھالیا ہون



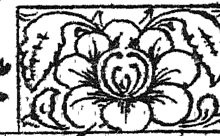
ہماری کچھہ بھی نتھی حقیقت تمھارے درسے ملی ہی عزت



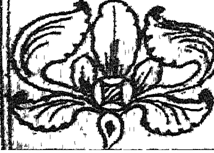
خراب ہونے نہ دیجو صاحب تمھارے گھر کا بنا ہوا ہون



تمھین کو مذہب تمھین کو ملت تمھین کو ایمان جانتا ہون



مین دیر و کعبہ سے آنکے اب تمھارے در پر کھڑا ہوا ہون



مین اونکی محفل کی شور و گرمی کا یارو تمسے بیان کرون کیا

کہ سر سی پا تلک جلا ہوا ہون جلا ہوا ہون جلا ہوا ہون

حبیب عاشق ہون ایک در کا قدم نہین لغزشون مین سر کا

جناب حافظ پہ جان و دل سی فدا ہوا ہون فدا ہوا ہون

۱۵۰

یہہ بات اپنی تو سمجھی دانا کہ یار مجھہ مین مین یار مین ہون

نہین ہی اسمین فریب ابھی دہوکا کہ یار مجھہ مین مین یار مین ہون

وہی ہی دل مین وہی نظر مین وہی ہی حاضر وہی ہی غائب

نہین ہی کچھہ فرق اسمین اصلا کہ یار مجھہ مین مین یار مین ہون

کبھی تو روتا ہون آہ بھر کی کبھی تو ہنستا ہون دیکھہ کر کی

فراق مین یہہ وصال کیسا کہ یار مجھمین مین یار مین ہون

ادسیکا مین ہون وہی ہی میرا مین اوسکو دیکھون وہ مجھکو دیکھی

یہ فی الحقیقت ہی قول سچا کہ یار مجھہ مین مین یار مین ہون

وہ سب کے اول وہ سب سے آخر وہ سب میں ظاہر وہ ہی میں باطن

عجب طرح کا یہ ہی تماشا کہ یار مجھ میں ہی میں یار ہون

وہ پاس میرے ہی میں پاس اوسکے وہ دور کب ہی میں دور کب ہون

ہوا ہی اتنو وصال ایسا کہ یار مجھ میں ہی یار میں ہون

وہی زمین پر وہی فلک پر وہی ہی ہر چار سمت ایدل

ہی شش جہت میں اوسیکا جلوہ کہ یار مجھ میں ہی یار میں ہون

لکھا انایا دوستون کو کہا جو کچھ آپ ہی وہ میں ہون

حبیب جب بھہ نظر مین آیا کہ یار مجھ میں ہی یار میں ہون

۱۵۱

دیوینگی بھر کی جام سرا حسن حسین

بعد علی ہین ساقی کوثر حسن حسین

روح روان دو سبط پیمبر حسن حسین

ہان فاطمہ علی کی ہین دلبر حسن حسین

دریوزہ گر وہ در کی ہین غوث و قطب تمام

دونون جہان کی ہین سیر و حسن حسین

اس مظہر کی خواب مین تشریف لائے
دکھلائی وہ روی منور حسن حسین

طاقت ہے طاق کون کسی کی اونکی ہمسری
قوت مین اور زور مین بہتر حسن حسین

دفتر مین اپنے انکی لکھا جا میرا نام
دکھلا دین مجھکو گنبد انور حسن حسین

اللہ کی لئے ہمین ان سب سے دو نجات
رنج و الم ہے غم ہے جو ہم ہین حسن حسین

نانا ہین آفتاب پدر ماہتاب ہین
اور دو سپہر ہین وہ انکی دو اختر حسن حسین

دونو شہید ہو گئے امت کے ہاتھ سے
دشمن نبی کے رہتے تھے اکثر حسن حسین

دنیا کی فکر ہے نہ تو عقبی کا خوف ہے
بیٹھا ہون جب سے آپکے در پر حسن حسین

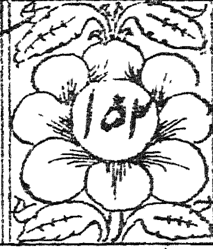
قطرے کو دریا ذرے کو کرتے ہین آفتاب
جسپر کہ مہربان ہین اکثر حسن حسین

سالک کو راہ عشق کی منزل دکھائے
اے میرے خضر مرشد رہبر حسن حسین

حق سے گنہگار ونکو خود بخشوائینگے
بخشش کے واسطے ہین مقرر حسن حسین

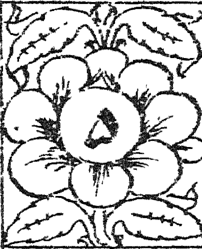
جو مانگتا ہون اوس سے وہی دیتے ہین مجھے
کیا مہربان ہین میرے اوپر حسن حسین

بابا فقیر ہین ہین ملے بھیک کچھ ہم	در پر لگائے ہین تیرے بستر حسن حسین

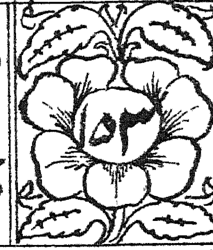


کیا آفتاب حشر کا ہے خوف ہے حبیب

سایۂ نگین ہین بھائی میرا و پر حسن حسین

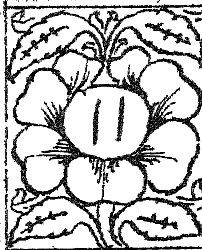


جہانمین کون ہی جسکا کہ تو حبیب نہین	ہمارے درد کا تیرے سوا طبیب نہین
بلکیون ہو عشرت و آرام ہمسی کو سون دور	کہ دلبر اپنے دل زار کے قریب نہین
گناہگار ہون مین اور گناہ بخش ہو تم	کرم غریب پہ کیجی تو کچھ غریب نہین
پری دوئی سی ہی دلبر کی خلوت اخلاص	سوا اپنے خودی کے کوئی رقیب نہین



وہ آفتاب کرے جام مے عطا سب کو

ذرا بھی جس سوی بندۂ حبیب نہین



بادشاہ دوسرا حضرت غوث الثقلین	حامی شاہ و گدا حضرت غوث الثقلین
مست و مدہوش بنا حضرت غوث الثقلین	جام الفت کا پلا حضرت غوث الثقلین

ہفت اقلیم کی شاہ ہوں پہ شرف رکھتا ہے
آپکی درگاہ کا گدا حضرتِ غوث الثقلین

دربدر شاہ و شہان ہیں پھرین مثل بدر
چشت کے در پہ بیٹھا حضرتِ غوث الثقلین

کر سفارش میری آ خواجہ معین الدین سے
رحم کر بہر خدا حضرتِ غوث الثقلین

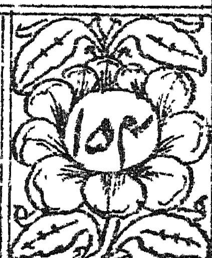
پیر و مرشد ہیں میرے آپکی فرزند رشید
کچھ مجھے بھی انسی دلا حضرتِ غوث الثقلین

آپکی نام مبارک پہ شہنشاہ جہان
جان و دل سے ہوں فدا حضرتِ غوث الثقلین

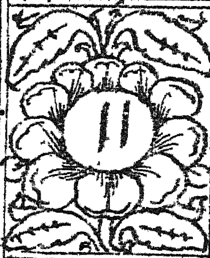
ہاتھ باندھے ہوئے در پر تو کھڑا ہوں حاضر
ٹک ادہر دیکھو ذرا حضرتِ غوث الثقلین

رحم کر مجھ پہ بے فخر زمان فخر الدین
حال مضطر ہی میرا حضرتِ غوث الثقلین

آپ محبوبِ خدا آپ ہو معشوقِ الٰہ
بحر سہرا آ خدا حضرتِ غوث الثقلین



ملتجی آپکی دربار میں ہی خستہ حبیب
نظرِ لطف ہو وا حضرتِ غوث الثقلین



بادشاہِ زمان معین الدین
خواجۂ خوجگان معین الدین

تم تو اسے ہو ختمِ رسل کے
دار بان جسکے جبرئیل امین

اسد اللہ کے آپ ہو پوتے
مصطفٰے کے ہو آپ جانشین

گنبدِ خواجۂ دو عالم کے
ہوتے صدقے ہین دل سے حورِ عین

جو کہ بیعت یہہ سلسلے مین کیا
دیدیا اوسکو حق نے خلدِ برین

آکے روضے پہ جو دعا مانگے
سب ملائک بھی کہتے ہین آمین

ہوتے جاتے ہین اس گھر امین
اہلِ تلوین صاحبِ تمکین

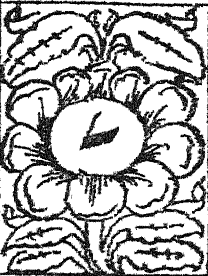
چشمِ الطاف سے ذرا دیکھو
اندنون مین بہت ہون زار و حزین

حالِ دل اپنا کس سے عرض کرون
تم سوائے ہمارا کوئی نہین

ہر جگہہ آپ کی حکومت ہے
آسمانون سے لیکے تا بزمین



شاہ ہندوستان ہے دیکھیے
ہے غلام آپکا حبیبِ مسکین



مبدءِ جود و سخا تمکو کہون یا نکہون
منبعِ فیض و عطا تمکو کہون یا نکہون

تم محمد کے نواسے ہو علی کے پوتے
شافعِ روزِ جزا تمکو کہون یا نکہون

اے مرے خواجہ سلیمان کے وزیرِ اعظم
آصفِ شہرِ سبا تمکو کہون یا نکہون

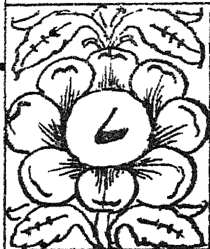
عقدے حل شاہ و گدا دونکے کیا کرتے ہو
بحرِ اسرارِ خدا تمکو کہون یا نکہون

مجھکو ہر رنج و مصیبت سے بچا لیتے ہو
دافعِ رنج و بلا تمکو کہون یا نکہون

تم ہو والا علی نامِ خدا حافظ دین
مظہرِ نورِ خدا تمکو کہون یا نکہون



تم ہو محبوبِ خدا مین ہون حبیبِ ناچیز
درۃ التاجِ ولا تمکو کہون یا نکہون



حالِ فرقت کا بھلا تمسے کہون یا نکہون
سببِ رنج و بلا تمسے کہون یا نکہون

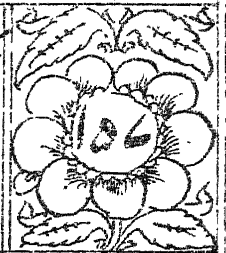
مین ہون سالک جو کبھی راہ مین وقفہ ہو جائے
مرشدا اپنا تمسے کہون یا نکہون

ہاتھ پکڑ لیجیو تمھین لاج ہے اے دستِ خدا
حالِ دل صبح و مسا تمسے کہون یا نکہون

میری تقدیر معلق کو بدل سکتی ہو — اپنی قسمت کا لکھا تمسی کہوں یا نکہوں

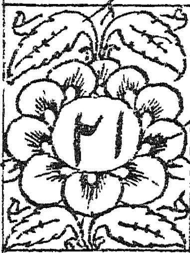
مجھپہ جو لوگ ستم اور کرم کرتے ہین — مرشد شاہ و گدا تمسی کہوں یا نکہوں

خیر آباد کا رہتا ہی تصور مجھکو — ای میرے عقدہ کشا تمسی کہوں یا نکہوں



تنگ کرتا ہی حبیب جگر اوگار کو ہجر

ای شہ خضر و مسیحا تمسے کہوں یا نکہوں



ناصر اولیا امام حسین — ابن مشکلکشا امام حسین

جام کوثر کا یا امام حسین — حشر مین ہو عطا امام حسین

رکھیو ہر دم غریب کے اوپر — کرم مرتضیٰ امام حسین

خانۂ دل مین میرے آبیٹھو — از برای خدا امام حسین

کھول دو میرے عقدۂ دل کو — تم ہو عقدہ کشا امام حسین

از برای نبیؐ و شیر خدا — در مقصد ہو وا امام حسین

حشر مین کہکی مین یہ ڈہونڈونگا ہی کہان بادشا امام حسین
اب تصدق سے شاہِ مردان کے بندِ غم سے چہوڑا امام حسین
سامنے آکے از رہِ الطاف اپنی صورت دکھا امام حسین
بطفیلِ علی امامِ رضا قیدِ غمسے چہوڑا امام حسین
تیری سرکار مین سایل ہون کچہہ تو ملجای یا امام حسین
مجہکو اپنا جمال دکھلادے ہی یہی التجا امام حسین
میرا کوئی نہین ہی کوئی نہین تیری در کے سوا امام حسین
ناؤ گرداب مین پڑی ہی میری پار جلدی لگا امام حسین
مین تمہارا ہون مین تمہارا ہون گو برا یا بھلا امام حسین
اب تصدق سے بی بی زہرا کے رحم کر مجہپہ یا امام حسین
عاجزی بیکسی غریبی سے کیجئے اب رہا امام حسین

چشت کے مرشد و نکا ہووے کرم — حال پر میرے یا امام حسین

کر محمدؐ علی کے صدقے سے — نظرِ لطف یا امام حسین

مجھ سے خستہ غریب پر ہر دم — ہو نگاہِ عطا امام حسین



دامنِ دل حبیب کا ہو پُر

دُرِ رحمت سے یا امام حسین



نہ بھولیو کبھی ہر گز ذرا حسین حسین — زبان پر ہے جاری صدا حسین حسین

میں ہو گیا تپِ دوری سے سر بسر مضطر — خدا کے واسطے صورت دکھا حسین حسین

محمدِ عربی بادشاہِ کون و مکاں — مدام کرتی تھی تیری ثنا حسین حسین

ہماری ناؤ ہے بحرِ جہاں کے طوفاں میں — بچا لو جلد سے بھنور سے حسن حسین

تو ہی طبیب ہے اور ہے تو ہی حبیبِ خدا — ہو میرے دردِ نہانی کی دوا حسن حسین

کبھی تو خواب میں تشریف لا کے بندہ کے — جمالِ پاک دکھا جا ذرا حسن حسین

محمدِ عربی فاطمہ علی و حسن
ہے پانچواں وہ میرا مقتدا حسین حسین

کبھی میں راہ بھٹکتا ہوا نجا ونگا
ہے میرا مرشدِ حق رہنما حسین حسین

شکستہ حال ہوں مضطر ہوں بے سر و پا ہوں
کرم کرو بخدا مجھپہ یا حسین حسین

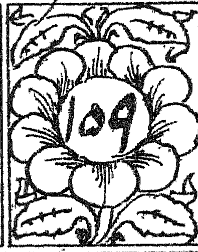
جو پوچھے حشر میں کیسکا ہے تو غلام نحیف
کرونگا عرض ہے مولا میرا حسین حسین

بہت ہی لشکرِ درد و الم نے گھیرا ہے
خدا کیواسطے جلدی چھوڑا حسین حسین

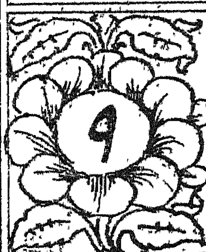
کسے سنائیں ہم احوالِ بے سر و پائی
ہمارا کون ہے تیرے سوا حسین حسین

نکیوں ہو خاکِ شفا بخش آپکے در کی
تمھارا کوچہ ہے دار الشفا حسین حسین

یہی دعا ہے کہ جسدم میں قبر سے نکلوں
پکارتا ہوا مولا میرا حسین حسین



حضرتِ خستہ مسکین کا وقتِ مشکل میں
نہیں ہے کوئی بجز تیری یا حسین حسین



تمھارا رنج و الم جسکو یاد آئی حسین
وہ اپنے درد و مصیبت بھول جائے حسین

سرور سے زمین و زمان لہای و اشوق
جمال اپنا اگر خواب میں دکھائی حسین

جو روز حشر تڑپ کر اوٹھونگا قبر سے
زباں سے میری نکلیگا ہای ہای حسین

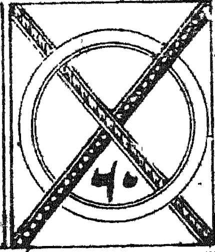
خوشی میں مرض میں صحت میں درد میں دشمن
ہمارا دونو جہاں میں نہیں سوای حسین

مبارک ہو زلیخا کو حسن یوسف کی
دل حزیں ہے ہمارا تو مبتلای حسین

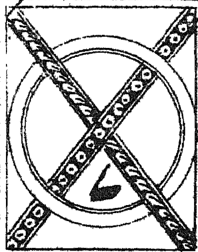
نکیوں ہو رشک سلاطین ہم زمانہ میں
ازل سے ہم ہیں سگ کوچہ گدای حسین

دم اخیر ہے سامنا پیمبر کا
ہو روبرو میری آئینہ لقای حسین

ہی اونکی ذات سراپا صفات محبوبی
خدا کو بھا گئی ناز حسن ادای حسین



طفیل حضرت عباس علی شیر خدا
حبیب خستہ کو دکھا دے کربلای حسین



ہزار جور و جفا مجھپہ سال و ماہ کریں
کبھی تو مہر کی خورشید سا نگاہ کریں

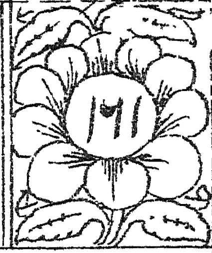
زمین کو چھانلی افلاک پر نگاہ کریں
وہ مہ سے ملتی کی ہر راہ ہم بھی راہ کریں

جہان ملے تیرا نقش قدم جھکین اُسجا
اوسی مقام کو ہم اپنی سجدگاہ کرین

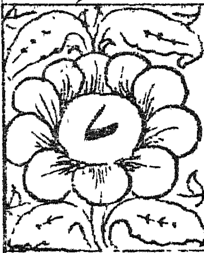
اُٹھین کے ہاتھ مین ہیر ادفترِ اعمال
اُسے سفید کرین ہائے یہ وہ سیاہ کرین

تو ای امیدِ شفاعت ہے ختم مرسل سے
ہزار مرتبہ توبہ کرین گناہ کرین

دیا ہے حافظِ دین کو خدا نے وہ رتبہ
وہ چاہین لطف سے اپنی گدا کو شاہ کرین



شفیع احمدِ مختار ہین علی مولے
حبیب خوف ہے کیا گرچہ ہم گناہ کرین



ہمارے حال پہ وہ لطف کی نگاہ کرین
غریب ہم ہین کرم کی کبھی نگاہ کرین

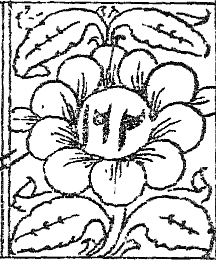
اگر وہ بندہ نوازی سے اپنی اٹھین
مثال قبلہ کی اوسجا کو خانقاہ کرین

خدا کریم ہے ای دل امید بخشش ہے
حساب کیا ہے اگر سیکڑون گناہ کرین

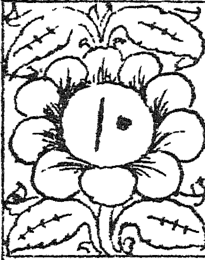
ہزار دن قتل ہون لاکھون شہید ہین ہو جا
وہ عین ناز سے جس سمت کو نگاہ کرین

حقیقتاً دلِ زاہد کا مرتبہ کیا ہے
ہلا دین عرشِ معلی کو ہم جو آہ کرین

اگر وہ خانۂ بت میں ہے ہو کے خانہ نشین | عجب نہیں کہ وہ بتخانہ خانقا ہے ین



جبکہ زاہد و عابد گناہ کرتے ہین
گناہگار ہین ہم کیا عجب گناہ کرین





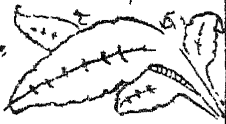
فقط اوس یار کا جلوہ نہین اک ذات انسان مین



اوسیکا نور ہے جن و پری و حور و غلمان مین



حرم کو دیر کو ناحق ہین جاتے شیخ اور زاہد



حقیقت مین اگر دیکھو تو الحق حق ہے انسان مین



ابواسحاق چشتی کا کہو کس جا نہین چرچا



عرب مین چشت مین اجمیر مین دہلی مین ہمدان مین



اوسی کے نور سے ادنےٰ و اعلےٰ دونون ہین روشن



اوسیکا نور ذرّے مین ہے اور خُرشید تابان مین

ظہورِ صاحبِ لولاک ہے کس شان و شوکت سے
مدینے مین نجف مین کربلا مین اور خراسان مین

ملایک بھی ہمیشہ چومتے تھے پاے اقدس کو
نہین معلوم کیا رکھا تھا حق نے ذاتِ انسان مین

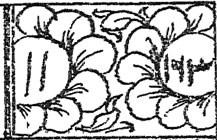
عزیز و حسن مین حافظ کا ثانی کون ہے کہیے
بخارے مین بلخ مین روم مین ہند و بدخشان مین

نہین ہے کون یہان جامِ مئے وحدت سے متوالا
ہمیشہ شور اک رہتا ہے برپا مغ کی دوکان مین

جسے تو اک نظر دیکھا ہوا وہ والہ و مجنون
نہان اک فتنۂ محشر ہے تیری چشمِ فتّان مین

حبیب ایسا نہ دیکھا ہمنے کوئی عارفِ کامل

مقام صحو مین اور سکر مین حیرت مین عرفان مین



یہہ دو ماہِ شریعت ہین محیّ الدین معین الدّین

یہہ دو مہرِ طریقت ہین محیّ الدین معین الدّین

میری ورد زبان ہی روز و شب یا غوث و یا خواجہ

یہہ دو نجمِ حقیقت ہین محیّ الدین معین الدّین

نہین ہرگز سرِ مو فرق سر زد چشت و قادر مین

یہہ دو تاجِ ولایت ہین محیّ الدین معین الدّین

یہہ ہی وردِ زبان جن و ملک انسان و حیوان کے

ہمارے حق مین رحمت ہین محیّ الدین معین الدّین

کلام اللہ نازل ہی انھین کے جدِ امجد پر

یہہ مطلق ہین وہ آیت ہین محیّ الدین معین الدّین

زمین مین آسمانون مین نہین ہی مثل ان دو کا
دُرِ دریاے وحدت ہین محیّ الدّین معین الدّین

نکیون آپسمین پھولین قادری چشتی برنگ گل
بہار باغ جنّت ہین محیّ الدّین معین الدّین

نبی کے اور وصی کے جلوہ گر انمین شمایل ہین
یہہ صورت ہین وہ سیرت ہین محیّ الدّین معین الدّین

کیا ہند و عرب مین کفر پر اسلام کو غالب
یہہ دونون دین کی قوّت ہین محیّ الدّین معین الدّین

قیامت تک قیام ان دو طریقون کا نہو کیونکر
یہہ دو گنج ہدایت ہین محیّ الدّین معین الدّین

حبیب اس دو کے ہین غوث و قطب ادنی گداؤن سے



عجب کانِ سخاوت ہین محی الدین معین الدین

جامِ وحدت جو پیا کرتے ہین
دورِ کثرت سے ابا کرتے ہین

باولی طمعِ زلیخا سے تمام
چاہِ یوسف مین گرا کرتے ہین

دیکھہ سروِ قدِ دلجو کو دلا
ہم بھی قمری سی صدا کرتے ہین

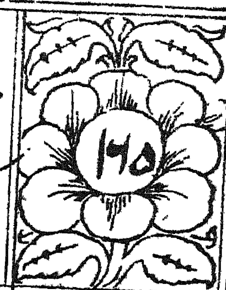
قطبِ اقطاب سلیمانِ زمان
حاجتین سبکی روا کرتے ہین

شش جہت عینِ تماشا ہی ہمین
ھر طرف دید کیا کرتے ہین

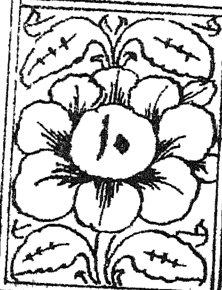
پای رنگین کے تصور مین بھول
نقشِ پا چوم لیا کرتے ہین

تھام لیتا ہون کلیجہ اپنا
بات وہ ہوش ربا کرتے ہین

شبِ فرقت سے بدل شبِ وصل
یا خدا ہم یہہ دعا کرتے ہین



یہہ زمین خوش ہی حبیب اسمین رقم
اک غزل اسکے سوا کرتے ہین



آہ پر آہ کیا کرتے ہین — نامِ دلبر پہ ہوا کرتے ہین

تیرے کوچے مین ہمیشہ صیاد — صیدِ بیدام پھنسا کرتے ہین

دلِ پژمردہ کو زندہ کرنے — قم باذنی کی صدا کرتے ہین

نام انور کا تمھارے حافظ — وردِ ہم صبح و مسا کرتے ہین

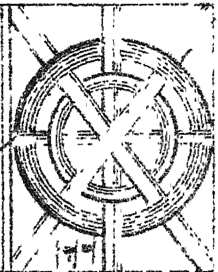
نوبتِ وصل لا آئی ہے — دل مین نقارے بجا کرتے ہین

جو ہین منظورِ نظر دلبر کے — وہ نظر کیسے بھلا کرتے ہین

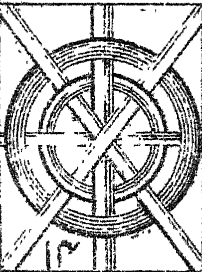
شب کو ہے چین نہ دنکو آرام — تپِ فرقت مین جلا کرتے ہین

اونکا ملنا تو ہوا خواب و خیال — خواب مین گاہ ملا کرتے ہین

تجھ پہ ہنستے ہین قربان ہو — پھول عشق کے کھلا کرتے ہین



قیس و فرہاد حبیب و مجنون
ایک کوچہ مین رہا کرتے ہین



رہنمای اصفیا خواجہ معین الدین حسن ‏ مقتدی اولیا خواجہ معین الدین حسن

جمع ہو یک قید دل فرد حقیقت ہو تمام ‏ دفتر علم خدا خواجہ معین الدین حسن

میرے مولا میرے مرشد میرے ہادی میرے پیر ‏ کعبۂ حاجت روا خواجہ معین الدین حسن

درد و غم رنج و الم ہوتا ہے میرے دور سب ‏ جس گھڑی کہتا ہوں یا خواجہ معین الدین حسن

کوئی عالم میں نہیں میرا اور نہیں کوئی دستگیر ‏ جز در والا سوا خواجہ معین الدین حسن

بعد رحلت سے جبیں پر خط یہ تھا حبیب اللہ ثبت ‏ تیری پیشانی پہ یا خواجہ معین الدین حسن

خاطر عثمان سے تم کو خدا و مصطفی ‏ شاہ ہندستان کیا خواجہ معین الدین حسن

مصطفی کے ہو نواسے مرتضی کے پوتے ہو ‏ اور کل کے پیشوا خواجہ معین الدین حسن

نام اوسکا کیوں نہ ہو ورد زباں میرے کہ ہے ‏ دافع رنج و بلا خواجہ معین الدین حسن

باغ جنت بھول جاؤں آ کے اجمیر میں ‏ گر ملے تھوڑی سی جا خواجہ معین الدین حسن

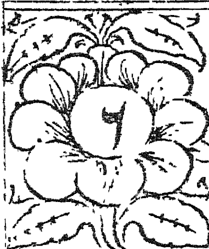
نزع میں اور گور میں اور حشر کے بازار میں ‏ ہے بھروسا آپکا خواجہ معین الدین حسن

ہوں ضلالت میں ولیکن خوف کچھ مجھکو نہیں
کیونکہ ہے وہ رہنما خواجہ معین الدین حسن

نالہ ہی ہے تیر آہ رقت اوٹھتے بیٹھتے
ہم ضعیفوں کا عصا خواجہ معین الدین حسن



حل مشکل کیلیے ہر دم حبیب خستہ جان
ورد رکھ صبح و مسا خواجہ معین الدین حسن



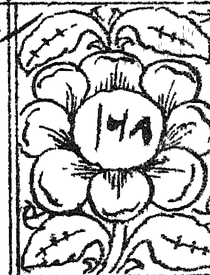
مائل نہ بت پرست کے نے پارسا کے ہیں
ہم تو فقیر ہوئے ہیں تیری ناز و ادا کے ہیں

عین بقا میں رہتے ہیں آب حیات سا
جو عشق ذو الجلال میں یکے فنا کے ہیں

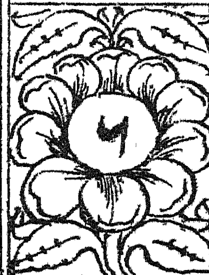
وہ رخ جدھر کرے ہے وہ اپنی سجدہ گاہ
سایہ ہے ہم ایک طایر قبلہ نما کے ہیں

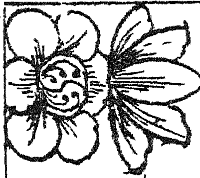
غمزے جدے جدے ہیں تو عشوے نئے نئے
جو ہیں کرشمے اونمیں غضب کے بلا کے ہیں

حوریں کنیز انکی ہیں غلمان غلام ہیں
جو خانہ زاد خاطر ہر دوسرا کے ہیں

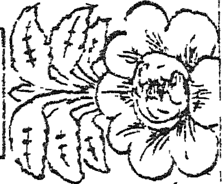


کیا خوف آفات قیامت سے ای حبیب
ہم زیر سایہ دامن آل عبا کے ہیں

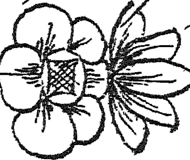




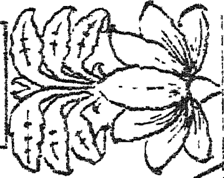
کعبۂ دل مین تخت نشین ہی یار ہی میر امیر سے مین



اوسکا مکان ہی وہی ملکین ہی یار ہی میر امیری مین

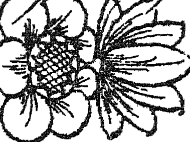


اوسیکا رستہ منزلِ دین ہی وہی ماہ برجِ یقین ہی

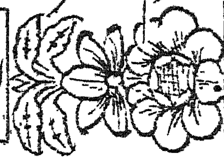


وہی خدا چرخ و زمین ہی یار ہی میر امیری مین



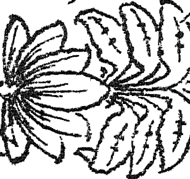


حکم خدا ہی روح بدن مین خانہ نشین ہی خانۂ تن مین

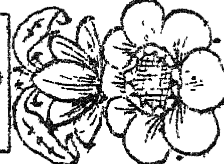


اوس بن اپنا کوئی نہین ہی یار ہی میر امیرے مین



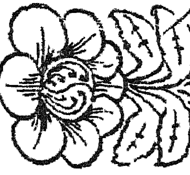


جتنے مسلمان جتنے ہین ہند و رند و زاہد جتنے ہین سبکا

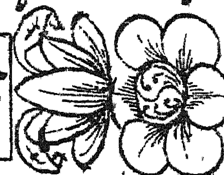


وہی خدا ہی غیر نہین ہی یار ہی میر امیرے مین



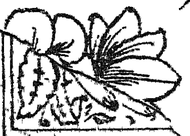


وہی محیط اور وہی ہی مرکز وہی ہے حلقہ وہی ہی خاتم

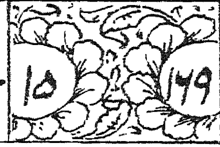


نام اوسیکا نقشِ نگین ہی یار ہی میر امیرے مین





دلسے دوئیکا پردہ اوٹھا دے پھر نہین کچھ بھی پردہ حسیب



بے پردہ وہ با پردہ نشین ہی یار ہی میرا میرے مین

رہبر حق نما نظام الدین — ہین حبیب خدا نظام الدین

شمع افروز محفل حیدر — نایب مصطفی نظام الدین

آپ سلطان ہین کل مشایخ کے — ہادی پیشوا نظام الدین

در عالی سوا یہان اپنا — کون ہی دوسرا نظام الدین

کرتے ہین مشکلین جہان کی حل — میری مشکلکشا نظام الدین

قہر ہی رنج دوری والا — لطف بہر خدا نظام الدین

ہون مین بیمار عشق کیجے عطا — درد دل کی دوا نظام الدین

فیض پاتے ہین تیرے روضے سے — اولیا اصفیا نظام الدین

خوف کیا گرچہ ہون ضلالت مین — ہین میرے پیشوا نظام الدین

دستگیری کرو مین ہون بیدست — تم ہو دست خدا نظام الدین

خوش رہیں تجھسے شاہ خیر آباد
فخر ہے کہتے ہیں بادشاہوں پر

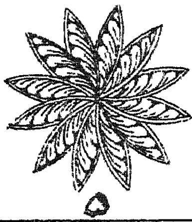
ہے یہی التجا نظام الدین
تیرے در کے گدا نظام الدین

کلفتیں ہو گئیں سب اوس ہی دور
نظر التفات ہے سب پر

جسنے دل سے کہا نظام الدین
کچھ ادھر بھی ذرا نظام الدین



غم ہے کیا ای حبیب دل خستہ
ورد رکھہ تو سدا نظام الدین





تیری تصویر کو جانا رکھا ہے ہمنے سینے مین
تیرے ہی نام کا کندہ کیا دل کے نگینے مین



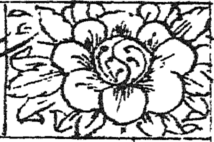


کرونگا عرض اپنا حال دل شاہ رسالت سے
کوئی لیجا کے پہنچا دے دلا مجکو مدینے مین





کھلا جب مسئلہ از ما ست بر ما کا ہوا ثابت


کہ کیا کیا شکل پنہان ہین یہ تابوتِ سکینے مین


بلا کر یار نے جسکو لگایا اپنے سینے سے


گلاب عطر کی بو ہو گئی اوسکے پسینے مین


خدا ملکِ عرب دکھلائی ہمکو ای حبیب اب تو


چلونگا سر کے بل عرفات مین بازار مینے مین

۱۷۱

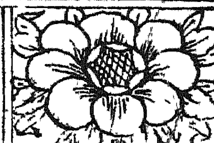
اگئی شکلِ یار آنکھون مین
کیا ہی پھولی بہار آنکھون مین

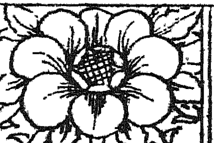
باغ جنت مین جاکے رونی لگا
آگیا گلعذار آنکھون مین

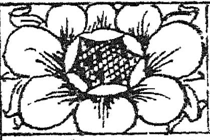
نیند کیونکر ہو ہے خواب و خیال
ہی بہت انتظار آنکھون مین

یار کے ہاتھ سی جو پی ہی شراب
اب تلک ہی خمار آنکھون مین

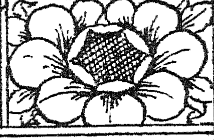
گلشن خلد مین کیون جاؤن
بس گیا گلعذار آنکھون مین


دیدہ چاہو حبیب جب اوسکی

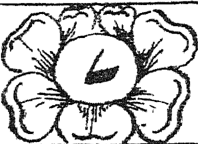




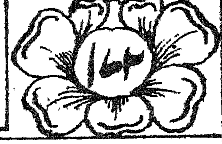
دیکھ لو نورِ یار انکھون مین



الٰهی بحرمتِ شیخ المشائخ شمس العارفین مستغرقِ بحرِ شهود حضرت خواجه نصیر الحق والدین محمود اودهی چراغ دهلی رضی الله



تعالیٰ عنه





ای مظهرِ وحدت نورِ قدم حضرت خواجه نصیر الدین



محبوب الٰهی کے محرم حضرت خواجه نصیر الدین



مجھے کعبه هی قبله تمهارا در مینی اپنا لگایا وهان بستر



کرو عینِ نگاهِ لطف و کرم حضرت خواجه نصیر الدین



میرا حال زبون هی رحم کرو هو تمهین غمِ بلا مین غور کرو



بطفیلِ جنابِ شاهِ امم حضرت خواجه نصیر الدین

میرا حال تجپر ظاہر ہی نہین عرض کی مطلق حاجت ہے
کر و دور تمامی رنج و الم حضرت خواجہ نصیر الدین

میری دلمین عیش و سرور رہے کہ مدام مجکو حضور رہے
کر دفع ہماری درد و غم حضرت خواجہ نصیر الدین

میرا روشن جلدی چراغ کرو میری سینہ کو اب تو باغ کرو
رہین شاد خوشی سی ہمیشہ ہم حضرت خواجہ نصیر الدین

یہہ حبیب کمینہ تمہارا ہی اوسی آپکی در کا سہارا ہے
رکھو چین خوشی سے اوسی دم حضرت خواجہ نصیر الدین

۱۷۳

نئی غمزی ادائین ہمیشہ حسینی جو عشوہ کرتی ہین
شہیدان محبت کا نہین جوان کسیان ہے
نہ یوسف کی ہی نہ مجنون نہ لیلے سی مطلب

یہ طرفہ ماجرا دیکھا کہ دل کو لی مکرتی ہین
بہت سی سر پٹکتی ہین بہت سی آہ بھرتی ہین
میان ہم تم پہ مرتی ہین میان ہم تم پہ مرتی ہین

ہمین دیر و حرم کیا ہے طلب ہم تو عاشق ہین
طرف اجمیر کی شام و سحر لیہ سجدہ کرتی ہین

امانات الٰہی جو مسلسل انکو پہنچی ہین
جسے پاتا وہ کرتی ہین ادا اسکے سر پر دھرتی ہین

حسینان جہان کا نقش ہمنے دلسے دھویا ہے
نہایت شوق سے اپنی یہ خود ہم آپ مرتی ہین

برہمن دیر کو جایا کرین اور شیخ کعبہ کو
سفر اندر وطن اپنی مین خود ہم آپ پاتی ہین

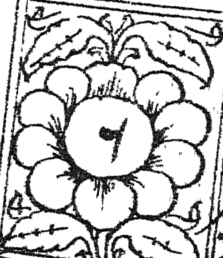
کسو کی طالبونکی کو چہ جانبخش جانان ہے
گھڑی کھوئی بیابانپر کبھی نکی کبھی گھرتی ہین

ہمارے بتمین نہ زاہد صفات کبریائی ہے
کہ دیس محراب ابرو مین ہزارون سجدہ کرتی ہین

فقیرونکو یا حقیقی فنا فی اللہ کا رتبہ
نظارہ دیکھنی کو آنکھ مین وہ کسکے بھرتی ہین



حبیب خستہ جان تیری حقیقت جانکنی کیا ہے
ہزارون سیہ مرتی ہین ہزارون اور سیہ مرتی ہین

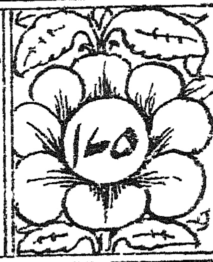


مقبول کبریا کو ہین مصطفیٰ کی باتین
اور مصطفیٰ کو پیاری ہین مرتضیٰ کی باتین

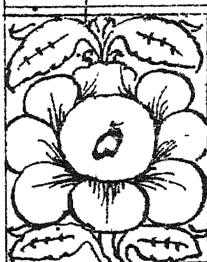
اہل فنا بقا ہین مست محو خدا ہین
مانی ہین کب وہ ایدل اہل ریا کی باتین

ہی نام فخرِ دین کا ورد زبان ہمارے
معذور ہمکو کہتی ناصح نصیحتوں سے
کب غیر کی صدا ئین آوین حدِ سمع کو

دلمین بسی ہوئی ہین سب دلربا کی باتین
بخشندہ اثر ہین اہلِ صفا کی باتین
موہم کو گوش زدہین ہردم خدا کی باتین

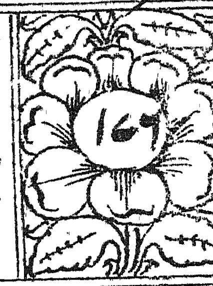


وصلِ خدا کی خواہش جب ہی حبیب تجکو
ہر دم نبی سی کیجی صلِّ علیٰ کی باتین

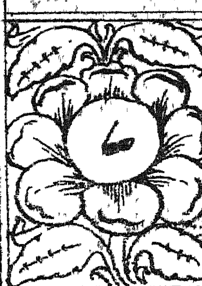


جو آدم کو ظلِّ خدا بولتے ہین
وہی عین حق ہی وہی عین حق سے
کوئی کہتے ہین اوسکو مشابہ اسما
ہی نورِ خدا شش جہت مین ہویدا

بجا بولتے ہین بجا بولتے ہین
جو اوس یار کو جابجا بولتے ہین
کوئی عشق کو رہنما بولتے ہین
اسے معنی اینما بولتے ہین



حبیب اوسکو جسنے ہر شی مین دیکھا
اوسے صوفی با صفا بولتے ہین



الٰہی بحرمت شیخ المشائخ شیخ سراج الحق والدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

میرے مولا میری سرور سراج الدین چشتی ہین
میرے مرشد میری رہبر سراج الدین چشتی ہین

اونھین نعمت ملی ہی خواجگانِ چشت کے گھر سے
کمال الدین کے دلبر سراج الدین چشتی ہین

نصیر الدین چراغ دہلوی کی ہین وہ سجادی
سراجِ دین پیغمبر سراج الدین چشتی ہین

نظامی اور فخری حافظی خواجہ سلیمانی
کرڑوڑدن آپکے در پر سراج الدین چشتی ہین

ہی پیران پٹن اونکے قدوم پاک سے روشن



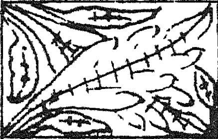
جوان بخت و مہ انور سراج الدین چشتی ہین



قلندر اور صوفی با نوا آزاد رندون کے



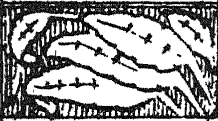
حقیقت مین عجب راہبر سراج الدین چشتی ہین



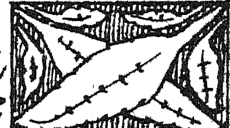
جیسا نزع مین اور گور مین بازارِ محشر مین

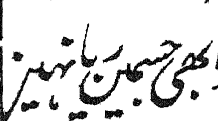


مدد کرنے تیرے اوپر سراج الدین چشتی ہین

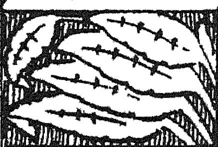


تو پلا دے جلدی سی ساقیا وہ شراب جسکا پتا نہین

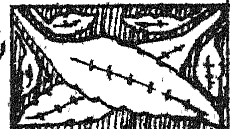


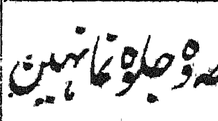


پڑھو وہ نماز مین مست ہو کہ ذرا بھی جسمین ریا نہین

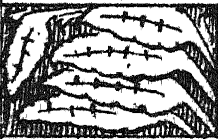


تجھے فیض کی ہوئی گر ہوس تو پچھان اپنے پیر کو بس



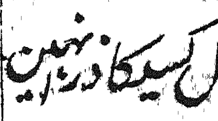


نہ سمجھ کہ حق سے جدا ہی وہ نہ یہ کہ وہ جلوہ نما نہین



مجھے جسکی رہتی تھی جستجو سو وہ آگیا میری روبرو





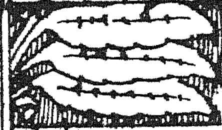
مجھے اوس سوا ے بذات حق کہ خیال کسیکا ذرا نہین



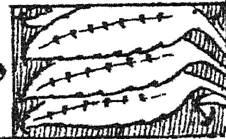
کہین وہم وفہم وخیال مین وہ جو اسکی سمجھ محال ہی



جسے سمجھی ہو وہ صفات ہین جسے کہتی ہو وہ خدا نہین



ہوا عینیت کا جو آئینہ میرے روبرو دیکھ نظر پڑا



وہ ہی عین چشم حبیب ہی کہ جو ایک پل بھی جدا نہین

الٰہی بحرمت شیخ المشائخ فرد الحقیقہ قطب المدینۃ الشریفہ شیخ یحیی المدنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ





۱۷۸

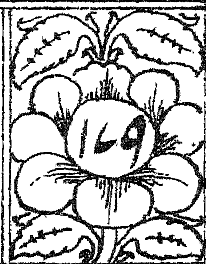
عاجز ہون گنہگار ہون یحیی المدنی مین
از بسکہ خطا وار ہون یحیی المدنی مین

سرگشتہ سرگم ہون قبا جامہ جان ہی
اب غم مین گرفتار ہون یحیی المدنی مین

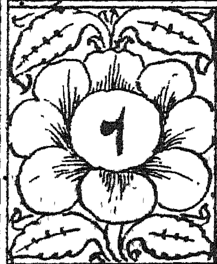
بیچارہ ہون چارہ نہین اے چارہ گر دل
اب اندنون ناچار ہون یحیی المدنی مین

آ کوئی پل چشم نظر تا مین بچشم
ہان طالب دیدار ہون یحیی المدنی مین

غنچے کھلے گل پھولے گلستان جہان مین | کانٹے کی روش خار رہون یحیی المدنی مین
گل پھولے ہین داغون کے عجب گلبدنی سے | اب غیرت گلزار ہون یحیی المدنی مین
ہو دور ادار آپ عطا صدقہ در ہو | نادار و قرضدار ہون یحیی المدنی مین



ہو آپ طبیب آپ حبیب دل افگار
ہان عشق کا بیمار ہون یحیی المدنی مین

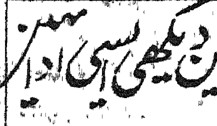


مجھے کس پری کا ہوا اثر کہین جی بہلتا ذرا نہین

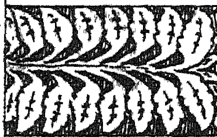


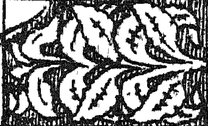


کرون غمزہ عشوہ کا کیا بیان کہین دیکھی ایسی ادا نہین

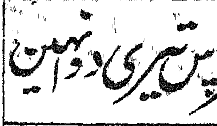


یہ مریض عشق نے جا کہا میرے درد کی کرو اب دوا

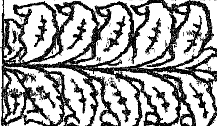




کہا رو کے اوس سے طبیب نے میرے پاس تیری دوا نہین

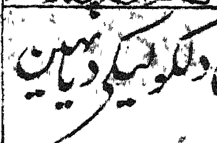


جو کہا کہ دلکو تو پھیر دے مجھے ہنسکے اوسنے یہ کہدیا





کوئی دلکو لیکے دیا نہین کوئی دلکو لیکی دیا نہین



جسے عشقِ خانہ خراب ہی اوسی چین ہی نہ تو خواب ہی
جگر اوسکا جلکے کباب ہی کہو کون وسکو جلا نہین

میری حال کی تجھی کیا خبر تجھے خوف کیا تجھی کیا خطر
کبھی عشق تجھکو ہوا نہین تو نی دل کسیکو دیا نہین

کی شکایتین جو حبیب سے تو لگا یہ کہنی کہ چپ ہو
کہ زلیخا تو نے پڑھی نہین کبھی حالِ قیس سُنا نہین ۱۹۰

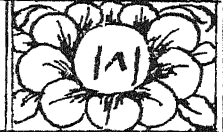
وہ اپنی فیض سے جب چاہین مستفید کرین
ہزار زاہدِ خود بین کو مرید کرین

بلا کی یار نی بولا قسم وجہ اللہ
ہم اپنی چشمِ بصیرت سے اوسکی دید کرین

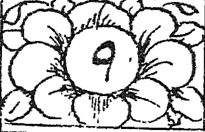
یہ تجھ فیض ہی کر شکر ہر زمان شاکر
ادائی شکر سے کل نعمتین مزید کرین

جہادِ نفس سے کر جو ہو گیا غازی
دکھا کی خنجر ابرو اوسے شہید کرین

حبیب حسنین ہی تابان ظہور یمح اللہ



شفقی کو چاہین تو یک آئینہ سعید کرین



کیا پیش چشم تر ہی تماشا حباب مین
دریا مین ہے حباب تو دریا حباب مین

کس آفتاب حسن کی چہرا کا عکس ہے
جام شراب ناب ہی گویا حباب مین

اوتریگا یا گنبد مینا سی آفتاب
مینا ہی کا عکس تو دکھلا حباب مین

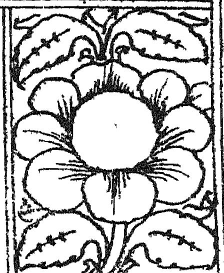
آب روان مین کشتی دل چھوڑ دیجیے
آیا نظر وہ حسن کا دریا حباب مین

آنکھون مین ہے اوس دیدۂ میگون کی یاد سے
جلسا ہے آج ساغر مے کا حباب مین

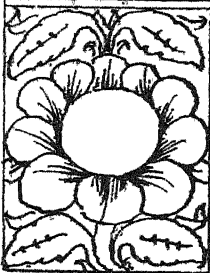
آئینہ دل کا مطلع خورشید نگیا
دیکھا وہ جیسی چاند سا مکھڑا حباب مین

بحر فنا مین لاش کسی ناتوان کی ہے
سمجھو نہ غافلو اوسی تنکا حباب مین

پستی مین موج بحر سما کی کی سیر ہے
دیکھو یہ اوج گنبد مینا حباب مین



تا پایدار عمر کی ہے مثل حبیب
جلسا ہے جیسی چشم زدن کا حباب مین



الٰہی بحرمت شیخ المشائخ عمدۃ المقربین
سلطان العاشقین قطب الاقطاب
حضرت خواجہ فخر الملۃ والدین محب النبی
محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۱۶۴ ۹

ای مظہرِ وحدت قبلہ دین مولانا محمد فخر الدین
عثمان سیرت شانِ معین مولانا محمد فخر الدین
جب روح ہو تن سے میری رواں اور ہو وداعِ جسم و جاں
در آپکا ہو اور میری جبین مولانا محمد فخر الدین
ای رنگ گلِ گلزارِ جہاں آرونقِ چہرہ کون و مکاں
ای فخرِ زمان وی فخرِ زمین مولانا محمد فخر الدین
ہیں تازہ بہارِ باغ یقین گلدستہ رنگین گلشن دین

سرو بستان شرع مبین مولانا محمد فخر الدین

بخشش کے لئے ای ابر کرم جاری ہی تمہارا فیض اتم

ای باغ رسالت کے گلچین مولانا محمد فخر الدین

رضوان کی طرف دیکھون بھی نہین گلشن ہی تیری کوچی مین

کب آوی ہی خوش فردوس برین مولانا محمد فخر الدین

اب مارے خوشی کے دل ہی شاد کہ محبّ نبی کے خطاب سے یاد

فرمایا ہی خواجہ نصیر الدین مولانا محمد فخر الدین

جب آپکا ہی مین کہلایا پھر کس سے کہون مقصد دلکا

جز آپکے میرا کوئی نہین مولانا محمد فخر الدین

ہون سگ مین حافظ کی درکا عصیان نے جب کیا کھٹکا

لے نام مبارک جلد کہین مولانا محمد فخر الدین

۱۶۳ ۱۲

بہار کا ہی عزا تونسۂ مبارک مین — کہ خلد کی ہی فضا تونسۂ مبارک مین

جنابِ خواجہ سلیمان ہان ہین جلوہ فروز — عیان ہی نورِ خدا تونسۂ مبارک مین

ہی عرض حضرت حافظ سی جلد جا پہنچی — تمہارے در کا گدا تونسۂ مبارک مین

ہین اپنے واسطے اور اپنے دوستونکے لئے — کرونگا جا کے دعا تونسۂ مبارک مین

ہی آرزو جو مرون تو ہو وہان مدفن — مجھے وہ تھوڑی سی جا تونسۂ مبارک مین

اگرچہ ہو ہمین ضلالتین پہ نہین کچھ غم — ہی میرا رہنما تونسۂ مبارک مین

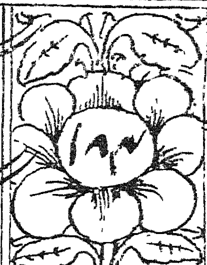
ہوئی ہین مقصدِ دنیا و دین سبھی حاصل — ادب سے جو کہ گیا تونسۂ مبارک مین

ہمارا حال یہ اُس سے بھی کہنا ای قاصد — خدا کیواسطے جا تونسۂ مبارک مین

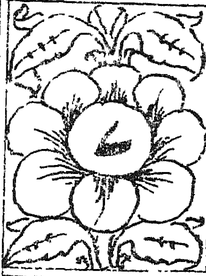
یقین ہی میری ہوجائین مشکلین سب حل — ہی کُل کا عقدہ کشا تونسۂ مبارک مین

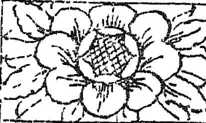
کدہر ہی تو دلِ بیمار ہو روانہ جلد — مریض کی ہی دوا تونسۂ مبارک مین

غمِ فراق نہ باقی رہا ہمین اصلا — جو جامِ وصل پیا تونسۂ مبارک مین

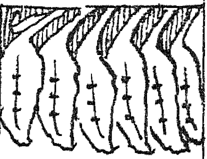


اگرچہ ظاہر رہتا ہون مین دکھن حبیب
مگر یہ دل ہی میرا توسۂ مبارک مین

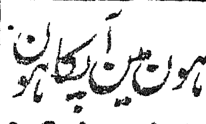




جمال اپنا مجھے دکھاؤ مین آپکا ہون مین آپکا ہون

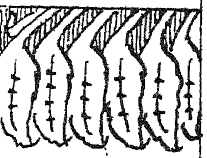


فراق کے قید سے چھوڑاو مین آپکا ہون مین آپکا ہون

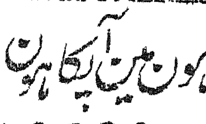


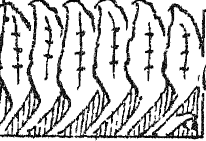


حضور حاضر ہی خانۂ دل ہی سخت تیرگی سے مشکل

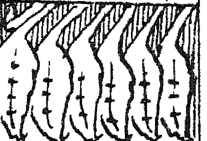


چراغ رخسار کو دکھاؤ مین آپکا ہون مین آپکا ہون

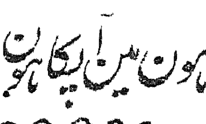


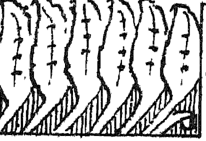


خودی اوٹھاؤ خدا دکھاؤ یہ عرض ہی میری تمسے ساقی

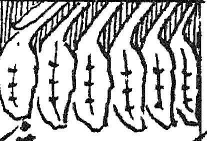


شراب الفت مجھے پلاؤ مین آپکا ہون مین آپکا ہون

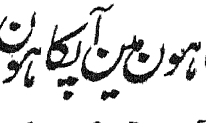




مجھے پریشان سے صبح اکے ہوای تازہ نخلِ خوبی



ولی رقیبون کو مت سناؤ مین آپکا ہون مین آپکا ہون





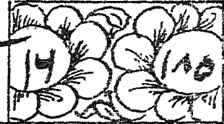
اگرچہ ظاہر ہون شکلِ انسان کے وہ ہون باطنمین مثلِ حیوان

مجھے تو انسان اپنا ؤ مین آپکا ہون مین پکا ہون

کئے ہو تتنے دلون کو زندہ میری مسیحا یہ دل ہی مردہ

تم اسکو ٹھوکر سے اب جلاؤ مین آپکا ہون مین پکا ہون

ہنسی مین ایجان مت ملاؤ حبیب عاجز کو مت ستاؤ



برائے حق راہ حق دکھاؤ مین آپکا ہون مین پکا ہون

خواجۂ خواجگان معین الدین
بادشاہ جہان معین الدین

قبلۂ عاشقان معین الدین
کعبۂ عارفان معین الدین

ہا ہند کے جملہ اولیاء اللہ
ہین تیرے دربان معین الدین

راہ کج آپنے کئے سیدھے
ہادی گمرہان معین الدین

ہمہ تن تا بسر تصدق ہین
ملک و انس و جان معین الدین

بخشدی ہم سیاہ کارونکو
شافع عاصیان معین الدین

کیون نہ ہو فیضیاب اکجہان — فیضبخشِ جہان معین الدین

وقف راجع کب ہوا اونکا غلام — قدوۂ سالکان معین الدین

رازِ سرِ نبی ہی عین عیان — حق کا ہی رازدان معین الدین

گر درِ نبی کے نالۂ یاہو — کرتا ہے یکجہان معین الدین

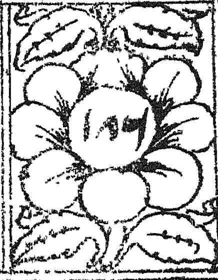
کیون نہ ہو لین تنگ باغ مرید — دیگئے باغِ جنان معین الدین

سب نظامی و صابری کا محیط — ہی تیرا آستان معین الدین

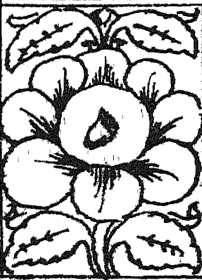
کوئی سالک بنا کوئی مجذوب — مقتدائے جہان معین الدین

رقص کرتی ہین پیکی جامِ وصال — ہند کی چشتیان معین الدین

راہ پر کیون نہون مریدِ طریق — رہبرِ سالکان معین الدین



آپ ہامن ہو اس حبیب کو بھی
دیجیے گا امان معین الدین

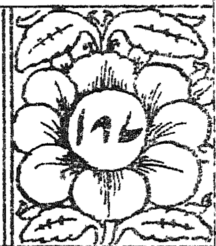


کہاں آسمان ہی کدہر ہی زمین
ہی مومن کا دل خاص عرش برین

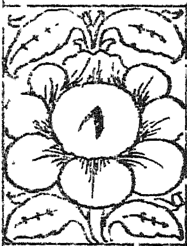
کوئی غیر حق کا نہ اسکا شریک
نہین ہی نہین ہی نہین ہی نہین

ارے غیریت کا تو پردہ اٹھا
نظر آوی ہر دشت خلد برین

توئی ہی توئی ہی توئی ہی توئی
بھلا کون کہتا ہمین ہین ہمین



وہ خانہ نشین کا ہوا جب سی عشق
حبیب اپنی کس گھر مین شہرت نہین



جن و بشر مین تابع فرمان فخر دین
حور و ملک ہین بندۂ احسان فخر دین

جبسکو نصیر دین محب نبی کہین
پھر کیا ہو دوسری بیان شان فخر دین

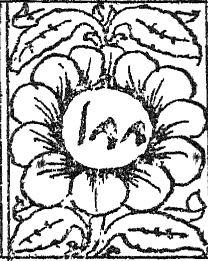
قسمت تمھاری نیک ہی آجاؤ دیر کیا
ای دوستو وسیع ہی دامان فخر دین

انعام حق سے پائینگی ایدن بلا حساب
محشر کے روز جملہ مریدان فخر دین

الفقر ہی حبیب تاج سر فخریان ہوا
ہین افتخار شاہ گدایان فخر دین

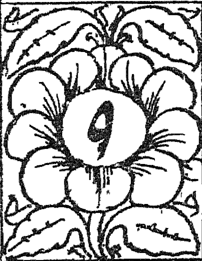
شوق وصال یار ہین ہیبت بسر — آزاد اور قلندر رندان فخر دین

ہاں بجملہ فخر نوری سلیمانی حافظی — زلہ ربا خوان جہان فخر دین



یارب بطفیل فخر جہان مجھ پہ رحم کر

بندہ حبیب ہے سگ دربان فخر دین



قبلۂ اہل صفا فخر الدین — کعبۂ اہل بقا فخر الدین

سب مریدون کی حقیقت ہین ڈلا — شافع روز جزا فخر الدین

مقتدا سالک و مجذوب کا ہین — پیشوائے عرفا فخر الدین

سنگ در پارس و اکسیر صفت — خاک ہی خاک شفا فخر الدین

چشم الطاف سے کیجیگا نظر — یک نظر بہر خدا فخر الدین

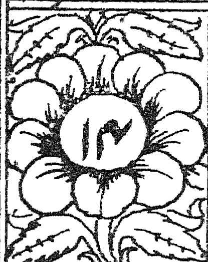
ناکسی لیکے برنگ بیکس — در پہ حاضر ہون مین یا فخر الدین

ہم فقیرونکو بھی کچھ بھیک ملے — تیرے سرکار سے یا فخر الدین

تو طبیبِ دل و جان ہی دلوا ‖ دردِ حرمان کی دو فخر الدین



وقتِ مشکل کی حبیبِ بیکس
وردِ رکھہ صبح و مسا فخر الدین



یار کا مسکن ہی خیر آباد مین ‖ خواہشِ مدفن ہی خیر آباد مین

دستگیری بیکسونکی کیون نہو ‖ فیض کا معدن ہے خیر آباد مین

شانِ محبوبی عیان ہے بحد سے ‖ نورِ حق روشن ہی خیر آباد مین

شمعِ نورِ فیض کی ہی روشنی ‖ وادیِ ایمن ہی خیر آباد مین

جسکا فردوسِ برین کو رشک ہی ‖ آج وہ جوبن ہی خیر آباد مین

چھوڑ کی ہمکو سدہارے جلسے وہ ‖ شور اور شیون ہی خیر آباد مین

عاشقان پاتی ہین یہان جدو سلوک ‖ عشق کا مخزن ہی خیر آباد مین

باغِ جنت سی ہوا ہی یہانکی سرد ‖ آج گل گلشن ہے خیر آباد مین

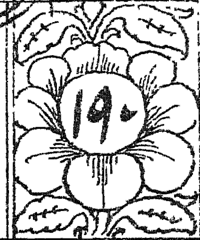
جسکے سایے مین رہین جن و انس / کسکا یہ دامن ہی خیر آباد مین

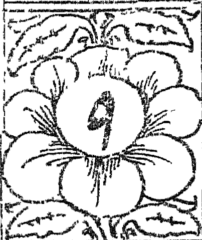
جان جو قد پہ ہی حافظ نثار / خاک میرا تن ہی خیر آباد مین

گیسوی محبوب کے کھلتے ہین پیچ / عاشقی کا فن ہی خیر آباد مین

جسکی بو مہکی ہوئی ہی عرش تک / کسکا پیراہن ہی خیر آباد مین

یہان تو ہم رنج و الم مین ہین پڑے / یار در گلشن ہی خیر آباد مین





گرچہ رہتا ہون دکن مین اے حبیب

پر میرا من ہی خیر آباد مین

خواجہ انس و جان ہی فخر الدین / مالک دو جہان ہی فخر الدین

قطب اقطاب ہی وہ بحر کرم / مقتدای زمان ہی فخر الدین

کیا نکیرین کے سوال کا خوف / اپنا ورد زبان ہی فخر الدین

غم ہی کیا گرچہ معصیت مین ہون / شافع عاصیان ہی فخر الدین

منکشف ہین خدا کے راز نہان
بخدا رازدان ہین فخر الدین

مست و سرشار ہوگئے کتنے
جب سے پیر مغان ہین فخر الدین

جسکو کہتے ہین جنت الماویٰ
انکا آستان ہین فخر الدین

جسمین بستا ہین تمام جن و بشر
وہ سلیمان مکان ہین فخر الدین

۱۶۱

شاد باش اے حبیبی کے لئے
حافظ دو جہان ہے فخر الدین

۵

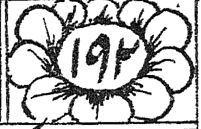
ذات دیکھو صفات حق کا ہر گز نہین
یعنی بندۂ خاص ہین خدا ہر گز نہین

موج طوفان سے نہین ہے کچھ بھی خطرا
میری کشتی کا خدا ہے ناخدا ہر گز نہین

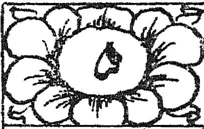
جسکو باغ دہر مین وہ گل کیا ایسا نہان
نخل سایہ دار ہو ہی برگ و نوا ہر گز نہین

جو جسے محفل مین شمع گر غش طور
ہے وہ محفل بے ضیا ان کی ضیا ہر گز نہین

گر بقا ہے تو فقط ہو حبیب اوّل فنا



جو نہ ہو اوّل فنا اوسکو بقا ہرگز نہین

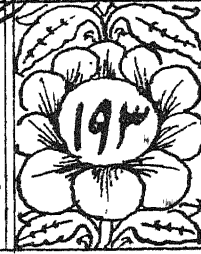


دیوانہ پن سو کیا ابھین کیجئے تو کیا کرون
کسکو نصیحت مین کرون کسکو فضیحت مین کرون

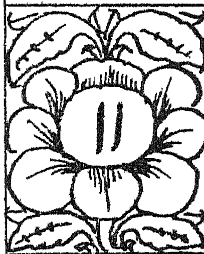
کسکو بتاؤن ستم اوس شوخ کی دربار کا
اوجھین ہے دلکو بسر عقدہ کچھہ کھلتا نہین

کسکا مجھے سودا ہوا اب مین کرون تو کیا کرون
خود [illegible] مین ہون مبتلا اب مین کرون تو کیا کرون

گم کردہ خود ہون راستہ اب مین کرون تو کیا کرون
ہون قیدی زلف دوتا اب مین کرون تو کیا کرون



سرگشتہ و حیرت زدہ مین ہے احسب بے نوا
ہون زلف مین کی پھنسا اب مین کرون تو کیا کرون



جلوۂ خاص مجھے اپنا دکھا فخر الدین
مہر کر ذرّہ بیتاب پہ ای مہرِ کرم

سرخرو چشمہ کی دریا مین دائم رہون
مدتون سی ہون بڑی رنج و مصیبت مین پھنسا

رخ سی انور ذرا پردہ اوٹھا فخر الدین
اخترِ چرخِ ہدیٰ عینِ عطا فخر الدین

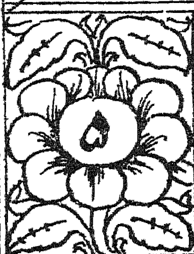
آپ سے غرض ہی صبح و مسا فخر الدین
داغ غم سی مجھے کر دیجیے رہا فخر الدین

تجھسا کوئی نہیں وہ تو جہان ہین میرا
کوئی خالی نگیا در سے تیرے اے مولا
در بدر یدسا کیونکر مین پھرون ذرہ صفت
حبط افعال ذمیمہ سے دل مین ہوئین جا بجا
تیرے در پر تو لگی ہے ضعیفی آئی
تم ہو محبوب نبی نام نبی پر ملجائے

مرشد و ہادی کل راہنما فخر الدین
فیضبخشی کا ہی دریا تیرا فخر الدین
تم ہو خورشید صفا ماہ ہدیٰ فخر الدین
چشم رحمت ہو اگر آپکی وا فخر الدین
چھوڑ اب جائے کہان تیرا گدا فخر الدین
بھیک کچھ آپکی سرکار سے یا فخر الدین

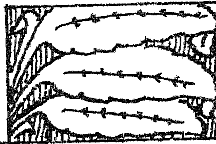


کچھ تو ملجائی حبیب جگر افگار کو آج
بطفیل شہ لولاک لما فخر الدین

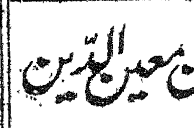




توئی معشوق حق کا ہی معین الدین معین الدین

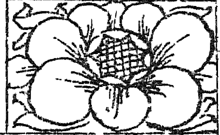


توئی محبوب ربکا ہی معین الدین معین الدین

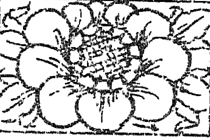




مین ہون آلودۂ عصیان مجھے کیا خوف محشر کا



مجھے تیرا بھروسا ہی معین الدین معین الدین



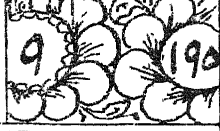
تیرے لطف و کرامت کا تیری جود و سخا و کا



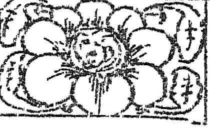
دو عالم میں پکارا ہی معین الدین معین الدین



رسول اللہ نے تجھکو کیا ہی ہند کا والی



تو اہل حق کا مولا ہی معین الدین معین الدین



ذرا چشم ترحم سے میری خواجہ ادہر دیکھو

۹ ۱۹۵

حبیب عاجز تمھارا ہی معین الدین معین الدین



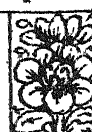
ہی دلربا آج میری بر مین کدہر مین جاؤن کہان مین ڈہنڈون



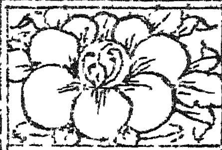
سما گیا ہی دل و جگر مین کدہر مین جاؤن کہان مین ڈہنڈون



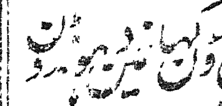
وہ پاس میری مین پاس اوسکی نہین ہی دوری کسیطرح کی



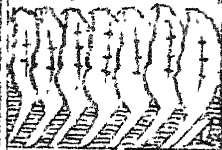
ہی چشم تر مین میری نظر مین کدہر مین جاؤن کہان مین ڈہونڈون



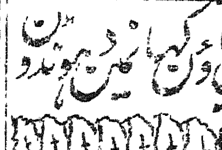
وہ شکل آدم کی لیکے آیا خلیفہ اپنا اوسے بنایا



ظہور کامل ہے اس بشر میں کہ ہم جاؤں کہاں نہیں ہو ڈھونڈن



حکم بہت اپنی بتا رہا ہے خدا کی قدرت دکھا رہا ہے



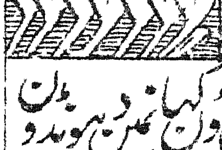
خود آپ آیا ہے اس نگر میں کہ ہم جاؤں کہاں نہیں ہو ڈھونڈن



وہی تو میرا ہے یار جانی اوسی سے ہے میری زندگانی



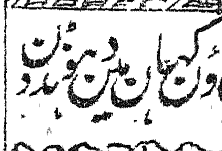
محیط ہے بلکہ خشک و تر میں کہ ہم جاؤں کہاں نہیں ہو ڈھونڈن



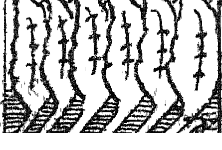
وہ دل میں میرے جو آسمایا نیا تماشا مجھے دکھایا



بسا ہوا ہے میری نظر میں کہ ہم جاؤں کہاں نہیں ہو ڈھونڈن



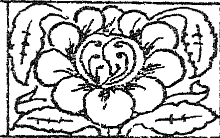
نقاب رخ سے اوٹھا اپنی غضب کے غمزے دکھا رہا ہے



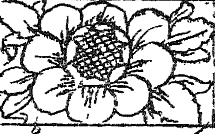
وہ حکمران لگا ہے نگر میں کہ ہم جاؤں کہاں نہیں ہو ڈھونڈن



کہو نہیں کسکو کہ غیر حق ہے وہی ہے ہر سو یہ بات حق ہے



اوسیکا جلوہ ہے بحر و بر میں کیا ہے ہر من جا و کہاں نہیں ڈھونڈو



وہ غیب ہویت میں تھا جو مخفی حبیب اوسکا نہ کچھ پتا تھا



سو آج بیٹھا ہے میرے گھر میں کیا ہے ہر من جا و کہاں نہیں ڈھونڈو

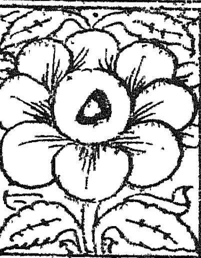
خواجۂ خواجگان معین الدّین
مرشدِ مرشدان معین الدّین

قدوۂ عارفان معین الدّین
کعبۂ عاشقان معین الدّین

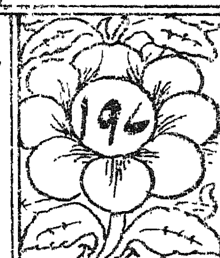
میری حاجت روائی جلد کرو
مالکِ انس و جان معین الدّین

راہ سیدھی بتائیے ہمکو
رہبرِ سالکان معین الدّین

خالی مت پھیر اپنے در سے ہمیں
سرورِ دو جہان معین الدّین



رحم کر اس حبیب بندہ پر
شاہِ ہندوستان معین الدّین



یا رب ہے میری جسم میں جا نہیں معین دین
دائم ہو میری ورد زبان نہیں معین دین

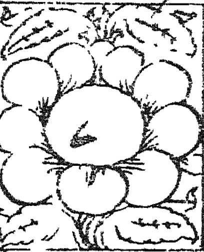
بیعت کیا ہے چشتی طریقہ میں چشت کے
وہ ہیں تمہارے حفظ و اماں میں معین دین

میں ہوں جناب خواجہ اجمیر کا غلام
ہے جسم و جاں میں دل کی مکاں میں معین دین

دل ہے غلام جو کہ محمد علی کا ہے
حافظ ہیں اوسکا دونوں جہاں میں معین دین



ہر دم حسینؔ شیفتہ مسکین کی ہے دعا
تشریف لائیں دل کے مکاں میں معین دین





ردیف واو



سلطان عاشقاں ہے حضرت امیر خسرو
سرخیل عارفاں ہے حضرت امیر خسرو

خواجہ نظام دیں کا معشوق دلنشیں ہے
محبوب حق کی شاں ہے حضرت امیر خسرو

ہم میں نظام ہادی ہم ہیں غیاث پوری
کیا ہم پہ مہرباں ہے حضرت امیر خسرو

مشتاق ہوں مانگتا ہوں کچھ بھیک گھر سے دلوا
خالی میری دکاں ہے حضرت امیر خسرو

ہم عاشق ہوئے تیری اسیر خدا کیا ہے

اور دیکھیا ہی حضرت امیر خسرو

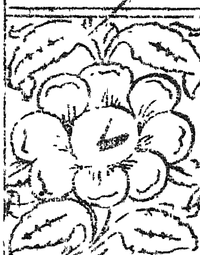
غم سے کچھ بچا اور دین چھوڑا

آفت رسید جان ہے حضرت امیر خسرو



حال حبیب لائق نہیں بیان کی

آپ پر عیاں ہے حضرت امیر خسرو



کہیں ظاہر ہے کہیں جلوہ پنہاں ہے دیکھو

جلوہ یار ہر اک شئی میں عیاں ہے دیکھو

غیر کو کون فقط وہم و گمان ہے دیکھو

تن و جان ہی و روح ہی جسم وہی

اپنے محبوب کی اطلاق کی شان ہے دیکھو

واسطی اوسکی ہے تقلید دلا شرع عظیم

نور یزدان اسی پردہ میں عیاں ہے دیکھو

سیر کی گر ہوس ہے تجھکو سیر خو بشر کی

سیر محبوب سلیمان نے یاں ہے دیکھو

اسکے اطلاق میں ہے جلوہ شیر حیدر کی

چشم باطن سے تو وہ شوخ عیاں ہے دیکھو

راہ دین سنا میری رگ گردن سے قریب



کو صاحب آپ ہی محبوب بنا بیٹھا ہے



٢٥٥ — بی نشان ان ہی میں بانام و نشان دیکھو — ٨

خود ہی میں چھپے کبھی شکل دکھایا تو کرو
اپنے دوستوں کو کبھی جان ستایا تو کرو

غم ہجراں میں میری عمر کٹی آج تلک
ہمر ذرہ وصل صنم گاہ ستایا تو کرو

ہر برس عرس مبارک میں معین عالم
اپنے اجمیر میں تم مجھکو بلایا تو کرو

شاید آجائے خیال اوس سچے پیرو کو
دوستو ذکر میرا اسکے سامنے لایا تو کرو

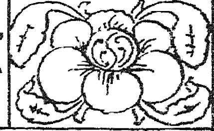
بوسہ و امید رسائی نہیں سے پیر دی جیسی
اپنے سرکار سے کچھ مجھکو دلایا تو کرو

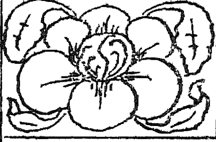
یار اونکو بلا کر کے بٹھایا نزدیک
ہمکو بھیجے بھی نکھا تم کبھو آیا تو کرو

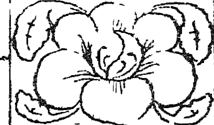
مر گیا پر بھی تجھے چھوٹی میری دلسے الفت
کوئی افسانہ میرا اوسکو سنایا تو کرو

٢٠١ — کیا تعجب ہے ہاں گر وہ محبوب حبیب
چشم گریاں سے ذرا خون بہایا تو کرو — ٥

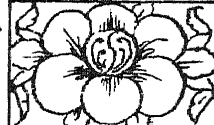
تجھے اے صوفی صافی فنا فی اللہ مبارک ہو


ظہورِ رمزِ اسرارِ بقا باللہ مبارک ہو

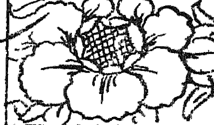

صلوٰۃ اللہ سلامُ اللہ علیک یا رسول اللہ


عزیزو اب تمھیں عشقِ رسول اللہ مبارک ہو


یہ نکتہ مرشدِ کامل نے ہمکو خوب بتلایا


نفی جو ایکو کیجے تو الّا اللہ مبارک ہو


اچھو ہمتا کے کہنے پر تو زاہد کی نکو مانو


کہ تمنا عشقِ جانان کا عباداللہ مبارک ہو


نصارا اور یہودی کو مبارک عیسی و موسیٰ


حبیب ہمکو محمدؐ ابن عبداللہ مبارک ہو

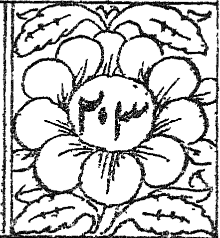
۲۰۲

نخلِ میرا یا نبی پر بار رہو
گلشنِ برگ و نوا گلزار ہو

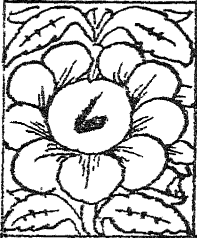
غرق بحرِ رنج مین ہون سربسر
یکنظر کیجے کہ بیڑا پار ہو

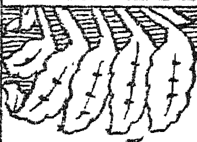
نزع میں اور گور میں اور حشر میں
اے معین الدین چشتی کے لئے
یا الٰہی قبر میں وقتِ سوال

عشقِ اہلِ بیت میرا یار ہو
میر اشہر چشت میں بازار ہو
پاس میری احمدِ مختار ہو



ہاتھ باندھی وہان کھڑا ہوی حبیب
خوجگانِ چشت کا دربار ہو





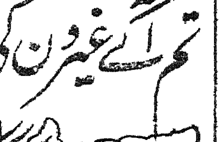
تم اپنی کاکل دکھاکی جانان ہمین پریشان بنا رہے ہو



اٹھاکی رخسی نقابِ مجنون لباسِ لیلیٰ مین آرہی ہو



تم آگے غیرون کی باڑ مین ہمکو تیغِ ابرو دکھارہی ہو



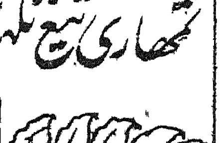
اگر ہی ملنے کا قصد جانان تو پھر کہو کیون ستارہی ہو





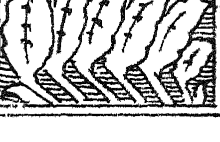
تمھاری تیغ نگہ سی جانان ہوا ہی خود کشتہ ایک عالم

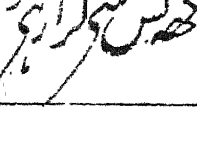


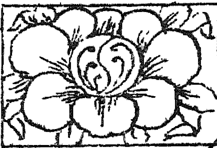




مجھے یہ حیرت ہی پھر دوبارہ یہ آنکھ کس سے لڑا رہی ہو







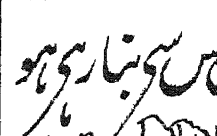
ہوا چلی عقیدت کی ایسی غبارِ غیریت اوڑ گیا ہی

جہان کہتا ہی خانۂ حق یہ دل ہین جیسی کہ آرہی ہو



گرا ہی ہو خانہاے دلکو اوڑادی خاک عاشقونکی

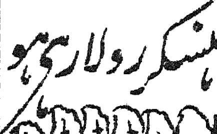
ہم آپکے مکر جانتے ہین یہ باتین کسی بنا رہی ہو



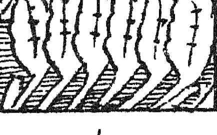
کمانِ ابرو کی تیرِ مژگان دکھاکے دلکو کیا نشانہ

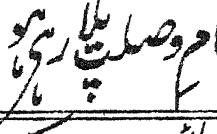
گنہ یہ چلہ نشین کا کیا ہی جو آپ ہنسکر رولا رہی ہو





دوئی کا شیشہ ہی پارہ پارہ شرابِ حدتکی چل رہی ہی







جبیب میکش یہ ہی عنایت جو جامِ وصلت پلا رہی ہو

صورتِ ذرا دکھاؤ حبیبِ غریب کو
جو شمع مت جلاؤ حبیبِ غریب کو

خاکِ قدم کی شوقمین آنکھین ہین فرشِ رہ
سرمہ کی جا لگاؤ حبیبِ غریب کو

دیو و پری ہو حور و ملک یا کہ آدمی
جو چاہو تم بناؤ حبیبِ غریب کو

مکتب میں عشق کی اوسی بھیجا ہی باپ نے | اُستاد کچھ پڑھاو حبیب غریب کو

وصلی ہی وصل یار کی عین و شین و قاف | تم تک قلم لکھاو حبیب غریب کو

پروا نہیں ہی سارے جہان سیکو بھوجا | خود تم نہ بھولجاو حبیب غریب کو

سب کام میرے بنکی یکایک بگڑ گئی | بگڑا ہوں اپناو حبیب غریب کو

تم شاہ میں فقیر میں ذرہ تم آفتاب | مت دربدر پھراو حبیب غریب کو

فخر جہاں ہی نور نبی شاہ تو سے | تم دیو اور دلاو حبیب غریب کو

وہ التجا جو تجہ رحمت ہو موج زن | اتی نہیں سکھاو حبیب غریب کو

سالک ہی یار تکا وقف و رجع کہیں نہ ہو | تم رستہ بتاو حبیب غریب کو

ہوں جان بلب کنارہ نکیجیگا دستگیر | سینہ سے اب لگاو حبیب غریب کو

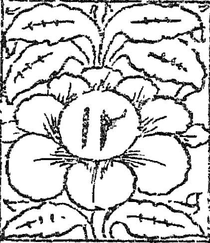
ای مہر لطف دربدری سے نجات دو | اپنی ہی رہ بٹھاو حبیب غریب کو

تم ہو محیط قطرہ ہی آبرو ہو تن پی | ہرگز نہ آزماو حبیب غریب کو

دم کا ستا دلکی مغنی کا راگ ہو | ٹال مت بچا دحبیبِ غریب کو



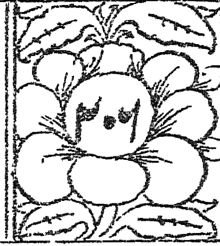
دیوانہ ہے حبیب لقای حبیب کا
صورت ذرا دکھا دحبیبِ غریب کو



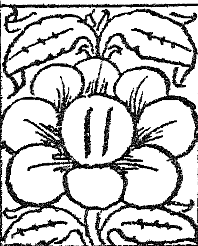
پردہ اُٹھاؤ صورت دکھاؤ | دیوانہ اپنا مجھکو بناؤ
آنکھوں میں آؤ دل میں سماؤ | تن کی نگر میں تشریف لاؤ
کب تک رہوں میں حیران پریشان | اس قیدِ غم سے مجھکو چھڑاؤ
یہہ مدعا ہے یہہ التجا ہے | تم اپنا جلوہ مجھکو دکھاؤ
یا میرے حافظ یا میرے مولا | ترچھی نظر سے آنکھیں لڑاؤ
میں ہوں تمھارا میں ہوں تمھارا | چاہو ہنساؤ چاہو رولاؤ
تا وجد حالت ہو عاشقونکو | مجلس میں آؤ سبکو لٹاؤ
بوڑھا ہوا ہوں سر پر پڑا ہوں | مت بھول جاؤ مت بھول جاؤ

یکدم مین ہوگا شورِ قیامت
چھانیرہی مجمع سب عاشقونکا
پھر شورِ مجنون ہوگا دوبارا

مت مسکراؤ مت مسکراؤ
چاہو نچاؤ چاہو لٹاؤ
مجلس مین پیارے تشریف لاؤ



عاجز حبیبِ خستہ کو اپنے
مت آزماؤ مت آزماؤ





رکھا اسیرے بر مین تو ھو ھو لاھو الاھو
تھی تیری کب سے جستجو ھو ھو لاھو الاھو
کوئی نہین ہی تیرے سوا لاموجود الا اللہ
توہی توہی توہی تو ھو ھو لاھو الاھو
پھیلا التعین جب وہ کیا وحدت اوسکا نام ہوا
کردہ تجلی برخود او ھو ھو لاھو الاھو

تو تو مین مین مت بولو تو مین کی سب باتین چھوڑو

غیر نجانو اپنے کو ھو ھو لا ھو الا ھو

جلوہ نمائی ہی اوسکی ساری خدائی ہی اوسکی

کون مسلمان کیسا ہندو ھو ھو لا ھو الا ھو

تو مجھمین ہون تجھمین پھر بھی نہین آتی بات سمجھ مین

تجھمین مین ہون مجھمین ہے تو ھو ھو لا ھو الا ھو

کل کا وہی ہی رب باری اوسکا جلوہ سب مین ہی ساری

اوسکی سب مین ہی خشبو ھو ھو لا ھو الا ھو

نیکی مظہر ذات اتم ہے یعنے احمد شاہ امم

میم کا پردہ تھا بر رو ھو ھو لا ھو الا ھو

سب سے جدا اور سب مین ہی آیا شکل عرب مین ہی

اوسکا احاطہ ہی ہر سو ہو ہو لا ہو الا ہو

بولا الست بربکم اوسی کا کب تھی ہم اور تم

آپی نی فرمایا قالوا ہو ہو لا ہو الا ہو

داہنی بائین اوپر نیچے وہی ہی حبیب آگی پیچھی

میری نظر مین ہی ہر سو ہو ہو لا ہو الا ہو

ردیف ہا ہوز

۲۰۷ ۱۲

کُل مین وہی ہی جلوہ نما لا موجود الا اللہ

جھگڑا ہی پھر مین تو کا لا موجود الا اللہ

حکم الست جب آیا کسنے کہا یا قالوا بلٰی

کسنے سجدہ کسکو کیا لا موجود الا اللہ

آپی مکین اور آپ مکان آپی زمین اور آسمان

کوئی نہین ہی غیر خدا لاموجود الا اللہ

پیش و پس اور فوق و تحت داہنی بائین زیر و زبر

کوئی نہین ہی اُسکے سوا لاموجود الا اللہ

خود ہی زلیخا خود یوسف حسن مین تیرا ید مایوصف

خود ہی بندہ خود مولا لاموجود الا اللہ

آپی موسیٰ اور عیسےٰ آپی آدم اور حوّا

خود ہی خلیل اور خود سارا لاموجود الا اللہ

غار حرا مین آپی گیا آپی بیٹھا عرش پہ جا

آپی نبی اور آپی خدا لاموجود الا اللہ

شاہ ولایت کون ہوا اسم نے سر ایت کسکو کیا

کس کا گلا کربل میں کٹا لا موجود الا اللہ

چشتی وہی ہی قادر بھی وہ ہی حافظ اور ناصر

خود ہی معین دین ہوا لا موجود الا اللہ

خود ہندو اور خود مومن خود صوفی اور خود ہی رند

کون برا ہی کون بھلا لا موجود الا اللہ

جلوہ نما ہی ہر گل میں نغمہ سرا ہر بلبل میں

وہ ہی چمن میں ہی پھولا لا موجود الا اللہ

خود ہی مریض اور خود ہی طبیب خود ہی محب اور خود ہی حبیب

خود ہی قطرہ خود دریا لا موجود الا اللہ

۲۰۸

وہ ہی الآن ہی اللہ اللہ
واہ کیا شان ہی اللہ اللہ

عشق کی رہ میں قدم رکھا ہو
تو نگہبان ہے اللہ اللہ

تجھکو مین تیری ہی سی مانگتا ہون — یہ ہی ارمان ہی اللہ اللہ

پیر کامل سے محبت رکھنا — نور ایمان سے اللہ اللہ

ذات مین ڈوب کی فانی ہونا — عین عرفان ہی اللہ اللہ

ناز و انداز مین محبوب میرا — فخر دوران ہی اللہ اللہ

بندہ اب خواجہ معین الدین کے — زیر دامان ہی اللہ اللہ

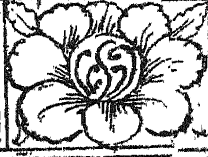
جان نکلے قدم جانان پر — عین ارمان ہی اللہ اللہ

حامل بار امانت بیشک — ذات انسان ہی اللہ اللہ

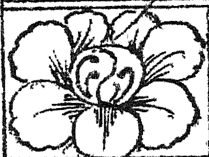
کچھ عجب طرح کی ہے سیر آج — فیض کی شان ہی اللہ اللہ

مجھے امت مین کیا احمد کی — کیا یہ احسان ہی اللہ اللہ

دونون عالم مین ہمیشہ تیرا — نور تابان ہی اللہ اللہ

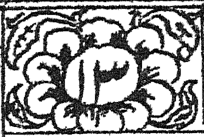


پیر و مرشد میری حافظ ہین حبیب





اور سلیمان ہے اللہ اللہ



رہے ہے دلمین یا رب ولای مدینہ
بجائے مدینہ برائے مدینہ

مجھے حق تعالی دکھائی مدینہ
مین ہون جان و دل سی فدائے مدینہ

نہین خوان نعمت سے محروم کوئی
دو عالم ہی ذلہ ربای مدینہ

نبی پر شفاعت ہوئی اُنکی وجب
محبت سی جو دیکھہ آئے مدینہ

خدایا بحق نبی الامم
مجھے بند غمسے چھوڑائے مدینہ

بدر اوسکی غربت ہو چمکی ستارہ
رہ ٹھہر جو دیکھہ سے آئے مدینہ

بجینگے سبھی امتی باخوشی
قیامت مین زیر لوای مدینہ

کلی سا کھلو تیچمن گل سا پھولو
جو اٹی سحد مین ہوای مدینہ

نہین ماسوی مین سوی ہمنی دیکھا
تشرف مین ایدل سوائے مدینہ

مسیح اور آدم بلا سی نہ چھٹتے
نہ ہوتی اگر مبتلائے مدینہ

نہ آئی دو سرا دو سرا مین
چلون سر کے بل عشق احمد مین

میری چشم مین وہ سمای مدینہ
خدا جلد مجھکو دکھای مدینہ

۲۱۰

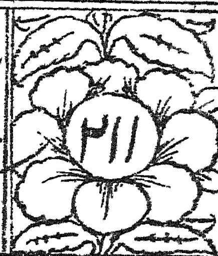
حبیب گنہگار و عاجز کہتین
عنایت ہو یارب ولای مدینہ

۹

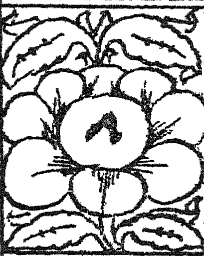
میرے مولا میرے سرور کمال الدین علامہ
لڑکپن سے ضعیفی آپکی در پہ آئی ہے
پیاسا جام الفت کا ہین بندن ہو محبت کا
غرض طالب ہماسی ہے یہ مطلب جیسے شاہی
غریق بحر آفت ہون میری آبرو رکھو
میرے اس سلسلہ کی آپ حافظ آپ نا صر ہو
نظر کیجئے نگاہ لطف او عین عنایت سے

میری مرشد میرے پیر کمال الدین علامہ
نہ اب پھیر و آئے در کمال الدین علامہ
مجھے یک جام دو بھر کر کمال الدین علامہ
ہو سایہ آپکا سر پر کمال الدین علامہ
بحق حضرت حیدر کمال الدین علامہ
رہے قایم یہ تا محشر کمال الدین علامہ
گر انظر و نسے ہون کمتر کمال الدین علامہ

ذرا نظرِ عنایت سے میری طرف بھی لا دیکھو
پڑا ہوں آپ کے در پر کمال الدین علاؔ



ستارہ مہر سا چمکی حبیب در پر اپنا
اگر دیکھے گر ماہ رخ انور کمال الدین علاؔ



تم جو کہتے ہو لامکان ہے یہ
میرے محبوب کا مکان ہے یہ

جلد سودا خرید لے آ کر
حضرتِ عشق کی دکان ہے یہ

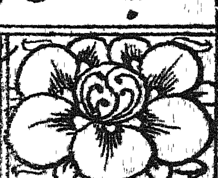
جسکو سب ذوق و شوق کہتے ہیں
گنجِ الفت کا رازدان ہے یہ

پانوں رکھیو سنبھال کر اے دل
میرے دلبر کا آستان ہے یہ

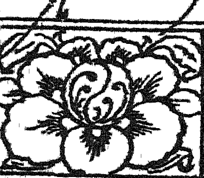
زاہدا مینے پی شراب نہیں
نشۂ عشق کا نشان ہے یہ

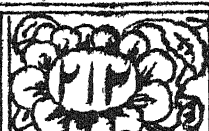
فی الحقیقت ہے دفترِ عشاق
کون کہتا ہے داستان ہے یہ

کیجئے شوق سے سلامِ ادب
شاہِ اجمیر کا مکان ہے یہ



لوگ جسکو حبیب کہتے ہیں







اے مظہر وحدت نور خدا حضرت شیخ کلیم اللہ

رہے ہے خرم و شادان دل میرا حضرت شیخ کلیم اللہ

مرا خانۂ دل معمور کرو ہمی عشق سے تم مسرور کرو

رخ پاک سے پردہ کیجئے وا حضرت شیخ کلیم اللہ

میری سر پہ ضعیفی آ پہنچی اب کس سے کہوں حالت دل کی

مرا کوئی نہیں تری در کی سوا حضرت شیخ کلیم اللہ

میری مرشد میری حضور کیجے مجہمین اپنا ظہور

کچھہ پرتو اپنا ڈالو ذرا حضرت شیخ کلیم اللہ

مین ہون ذرۂ خاک بسر کیسر تو ہی مہر سپہر ضیا گستر

کرو اب تو نگاہ مہر ذرا حضرت شیخ کلیم اللہ

نہین کل کسی پہلو مجکو ذرا ہو تمین غنچہ صفت بیکل شاہا

اب کس سی کہون مطلب دلکا حضرت شیخ کلیم اللہ

سب پوری ہوئی حاجت اوسکی کچھہ اور ہوئی حالت اوسکی

جو کہ دلسی پڑہا ہر صبح و مسا حضرت شیخ کلیم اللہ

کرو رحم کہ اب ہی رحم کی جا مین ہون دام بلا مین اکی پھنسا

تو جلیب جہان ہی راہنما حضرت شیخ کلیم اللہ ۲۱۳ — ۱۸

رخسی خود پردہ اُٹھا نور محمد خواجہ

صورت پاک دکھا نور محمد خواجہ

خوابمین آکے ذرا نور محمد خواجہ

اپنے سینہ سی لگا نور محمد خواجہ

او فتادیم درین دائرہ مشکلہا

مشکل ما بکشا نور محمد خواجہ

کیجے واجلدی فخر زمان فخر الدین

ہمہ اسرار خدا نور محمد خواجہ

بندۂ عاجز و مسکین کو زیارت کیلئے

تاج سر در مین بلا نور محمد خواجہ

کشتی دل میری عمان خودی سی بکھیر — پار جلدی سی لگا نور محمد خواجہ

لشکر رنج والم نی مجھی گھیرا ہی اب — اس مصیبت سی چھوڑا نور محمد خواجہ

غیر کا دل مین نہ آوی میری کچھ پیچ و خیال — اپنا دیوانہ بنا نور محمدؐ خواجہ

کر تصدق سی سلیمان زمان حافظ کی — خاتمہ خیر میرا نور محمدؐ خواجہ

کوئی خالی نگیا مین بھرا دخالی ہاتھ — تیری سرکار سی یا نور محمد خواجہ

در عالی کی سوا دونون جہان مین بیکسیر — کون حامی ہی میرا نور محمد خواجہ

پاتی ہین آکی بیمار شفا میری بھی — کیجئی دل کی دوا نور محمد خواجہ

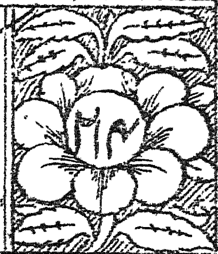
حل مشکل کیلئی ایدل غمگین اتنو — ورد رکھ صبح و مسا نور محمد خواجہ

کوئی صورت نہین بخشش کی ہماری لیکن — ہان بھروسا ہی تیرا نور محمد خواجہ

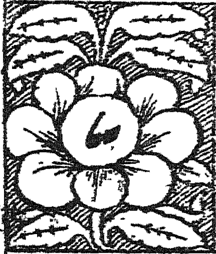
میرا رہبر میرا ہادی میرا حامی تو ہی — شافع روز جزا نور محمدؐ خواجہ

کل کا حاجت روا حق نی بنایا تجکو — میری حاجت ہو روا نور محمد خواجہ

دستگیری کی وابگرنی ندو میرے تئین
تھام لو بھر خدا نور محمد خواجہ



یکنظر دیکھو حبیب جگر افگار کو اب
چشم رحمت سی ذرا نور محمد خواجہ



خوش ہوا حق نے مصطفے کو دیکھ
ساری امت کے پیشوا کو دیکھ

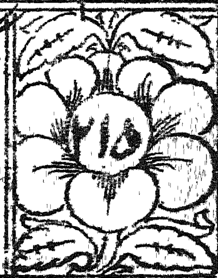
لاکھہ بسمل ہوئے ہزار شہید
میرے محبوب کی ادا کو دیکھ

میری کشتی کا ہی خدا حافظ
ہمنفس پڑ اہمینے ناخدا کو دیکھ

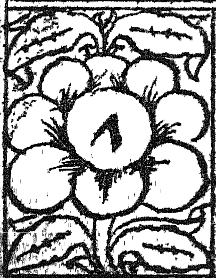
قول حق ہی فثم وجہ اللہ
ہر طرف جلوۂ خدا کو دیکھ

ہر تعین مین ہر تشخص مین
مظہر خاص کبریا کو دیکھ

تھا قدیم اب ظہور مین حادث
اپنی تقدیر نارسا کو دیکھ



رگ جانسی قریب ہی وہ حبیب
خالق الارض والسما کو دیکھ



آشفتہ دل جو تھا کسی زلف دوتا کے ساتھ
ٹھیرا ہوا سامنا اوسی کالی بلا کے ساتھ

کیونکر دعا خدا سے نہ مانگیں وصال کی
آخر ہمارے وصل کا دن ہی فنا کے ساتھ

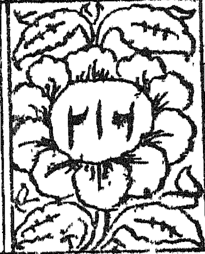
لاکھوں پھنسے ہزاروں گئے جان سے گذر
اچھا اٹھے ٹھمک کے چلے تم ادا کے ساتھ

بلبل ہیں کیوں نہ رشتۂ گل پیرہن ہو
اپنا کفن بھی قطع ہوئے قبا کے ساتھ

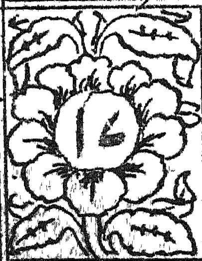
میں ہیچ ہوں مریض عشق نہیں مرض اور کچھ
کرنا ہر علاج دعا اور دوا کے ساتھ

ہی خط دست یار میں لکھا ہیہ ماجرا
میں بھی پھنسا رہا ہوں ہر رنگ حنا کے ساتھ

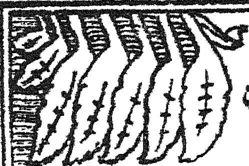
کیا تردبان بام حقیقت مجاز ہی
آخر کو ہوگئی مجھے الفت خدا کے ساتھ



جو ہی غلام حضرت حافظ کا ای حبیب
بیشک ہی دوستی اوسی آل عبا کے ساتھ



پردہ اٹھا پردہ اٹھا خواجہ سلیمان بادشاہ
صورت دکھا صورت دکھا خواجہ سلیمان بادشاہ



گو ہون بُرا یا ہون بھلا خواجہ سلیمان بادشاہ

پر ہون تیری در کا گدا خواجہ سلیمان بادشاہ

مشکلکشائی کیجئے حاجت روائی کیجئے

بہر خدا بہر خدا خواجہ سلیمان بادشاہ

کوئی نہین میرا یہان ہون خستگی سی نیم جان

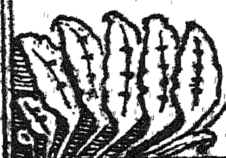
ہو یک اشارتمین شفا خواجہ سلیمان بادشاہ

محبوب حقکے آپ ہو مطلوب حقکے آپ ہو

حقکو تیری بھائی ادا خواجہ سلیمان بادشاہ

دامِ بلا بالِ ہما سمجھے نہ وہ کیونکر بھلا

جسپر ہو سایہ آپکا خواجہ سلیمان بادشاہ



اب دستگیری کیجئے بیدست و پا ہون سربسر

اے دستِ تو دستِ خدا خواجہ سُلیمان بادشاہ

گُل ہر کلی کا ہے کھلا سوکھا چمن پھولا پھلا
نخلِ تمنّا ہو ہرا خواجہ سُلیمان بادشاہ

اے گوہرِ بحرِ کرم صدقے دُرِ جان ہے نہیں
ہے نقدِ دل تم پہ فدا خواجہ سلیمان بادشاہ

حاجت روا حاجت روا بہرِ خدا حاجت روا
بہرِ خدا حاجت روا خواجہ سُلیمان بادشاہ

پابندِ دامِ غم میں ہوں جون صیدِ زخمی سربسر
اس دام سے کیجے رہا خواجہ سُلیمان بادشاہ

ہے خلعتِ عشرت قبا در کا تمھارے ہوں گدا
پُر کیجئے دامن مرا خواجہ سلیمان بادشاہ

ای سرور باغ ہدیٰ گُل سی کھلے دل کی کلی

ہوں مثل بلبل بینوا خواجہ سلیمان بادشاہ

یہ ہی ہی میرا مدعا یہ ہی ہی میری التجا

توسہ مین جلدی سے بُلا خواجہ سلیمان بادشاہ

اب مانگتے بیٹھے ہین ہم تمسے ہی تمکو دمبدم

کچھ خیر ملجائے بھلا خواجہ سلیمان بادشاہ

مین عاشق دیوانہ ہون ای شمع پروانہ ہون

پردہ اُٹھا صورت دکھا خواجہ سلیمان بادشاہ

مسکین حبیب خستہ پر بخشیش ہو ہر یک نظر

۲۱ ای واقفِ سرِّ خدا خواجہ سلیمان بادشاہ

کوئی دانہ ہے کوئی دیوانہ	تیرا کوچہ ہے عجائب خانہ

جمع یکفر دہا ہو عشاق عراق
ہین نواسنج نولے جانہ

جسنے برباد کیا ہی کونین
عشقکی رہ مین وہی مردانہ

صحوکی مےسی کوئی ہی سرشار
سکر مین بیٹھا کوئی دیوانہ

سکر اور صحو یہ دونون ہین حجاب
کر قیا پردہ کو ہو فرزانہ

قد قیامت ہی تو مکھڑا ہی غضب
کیون نہ دانا ہو یہان دیوانہ

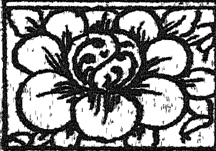
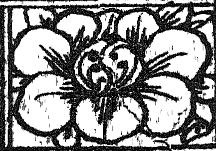
یار کو دیکھکے پیچھے چھوٹین
کیون نہ ششدر ہو یہان مردانہ

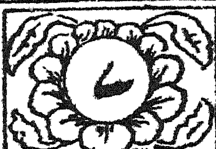
خاک اکسیر ہی پتھر پارس
قطرہ اوس بحر کا ہی دُردانہ

شمع رو کا تیری ای حافظ دین
شمع روشن ہی کہ ہی پروانہ

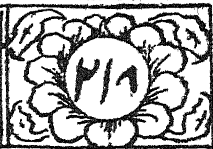
چاک کر پردہ کو پردہ تاکے
کیونکہ در پردہ ہی صاحبخانہ

حال مستی کا میری مت پوچھو
خیرآباد کا ہون مستانہ


قیس کی شکل حبیب مجنون




ایک لیلےٰ کا ہوا دیوانہ



حسین پیاری مجھے دلا دو نبی کا صدقہ علی کا صدقہ

کمند غم سے مجھے چھڑا دو نبی کا صدقہ علی کا صدقہ

تڑپ رہا ہوں میں مدّتوں سے ذرا تو رخ سے اوٹھا دی پردہ

جمال اپنا مجھے دکھا دو نبی کا صدقہ علی کا صدقہ

بروز محشر میں روبرو آکھونگا تم سے یہ دست بستہ

کہ جام کوثر مجھے پلا دو نبی کا صدقہ علی کا صدقہ

جو راہ بھولی اٹک رہی ہیں ہر ایک صحرا بھٹک رہی ہیں

اونھیں یہ راستے دکھا دو نبی کا صدقہ علی کا صدقہ

تمھارے قدموں کی خاک تھوڑی امام میری حضور میرے

ہماری آنکھوں میں بھر لگا دو نبی کا صدقہ علی کا صدقہ

تیرے کہاں کی ہر کو جائیں مرادا پنی وہ کس سے پائیں

بچھڑ گئے ہیں انھیں ملادو نبی کا صدقہ علی کا صدقہ

حبیب حق کے امام کُل کے ہی محمدؐ علی ولی اب

حبیب عاجز کو کچھ دلادو نبی کا صدقہ علی کا صدقہ

۲۱۹

کیجئے لطف مجھ پر خدارا خواجہ حافظ محمد علیشاہ

۹

میں ہوں بندہ کمینہ تمھارا خواجہ حافظ محمد علیشاہ

ذرا آنکے مجھکو سنبھالو میری سر سے بلاؤنکو ٹالو

رہے اوج پہ میرا ستارا خواجہ حافظ محمد علیشاہ

ہوتے حاضر وہاں ہیں حضرت روکرتے ہیں اُسکی حاجت

وقت مشکل کے جسنے پکارا خواجہ حافظ محمد علیشاہ

دیکھ جن بشر حور و غلماں کہتے ہیں تم آسمیں ہیں ہوکے خنداں

تیرے کہاں کدہر کو جائیں مراد اپنی وہ کس سے پائیں

بچھڑ گئی ہیں اونہیں ملا دو نبی کا صدقہ علی کا صدقہ

حبیب حقکی امام کل کے نبی محمدؐ علی ولی اب

۲۱۹ حبیب عاجز کو پچھہ دلا دو نبی کا صدقہ علی کا صدقہ

۹

کیجیے لطف مجھپر خدارا خواجہ حافظ محمد علیشاہ

میں ہوں بندہ کمینہ تمھارا خواجہ حافظ محمد علیشاہ

ذرا آنکے مجھکو سنبھالو میری سر سے بلاؤں کو ٹالو

رہے اوج پہ میرا ستارا خواجہ حافظ محمد علیشاہ

ہوتے حاضر وہاں ہیں حضرت رو کرتے ہیں اوسکی حاجت

وقت مشکل کے جسنے پکارا خواجہ حافظ محمد علیشاہ

دیکھہ جن بشر حور و غلماں کہتے آپسمیں ہیں ہوکے خنداں

میری ماں باپ ہیں تم پہ قربان لبِ لو اپنی زباں سی تم اتنا

یہہ حبیبِ کمین ہی ہمارا خواجہ حافظ محمد علیشاہ

۲۲۰ ردیف یای تحتانی ۱۲

بڑا جاتا ہوں جو احسانِ علی ہی
نہایت اوج پر شانِ علی ہی

ہی اونکے مہر سے سینہ منوّر
وہ شمسِ مہرِ رخشانِ علی ہی

نہیں اک دل ہی سر گردانِ آل
ہماری جان قربانِ علی ہی

زمین ہی آسمان اللہ ری اوج
زمین پر گرچہ ایوانِ علی ہی

نہیں دستِ عطا کوتاہ اونکا
عجب عظمت عجب شانِ علی ہی

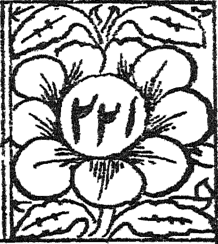
ہمیں کیا آفتابِ حشر کا خوف
ہماری سر پہ دامانِ علی ہی

صِلہ پاویگا حضرت مصطفیٰ سی
جہاں میں جو ثنا خوانِ علی ہی

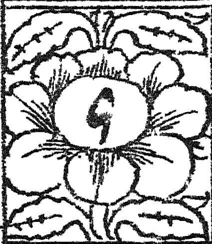
یہاں سے نعمتیں بٹتی ہیں سبکو
کشادہ حشر تک خوانِ علی ہے

جہاں میں اولیا افراد جو ہیں
نجف میں دیکھو دربانِ علی ہے

یہ چشتی قادری اور سلاسل
یہ سارا دیکھو فیضانِ علی ہے



حبیب ناتواں ہے نام جسکا
نمک پروردہ خوانِ علی ہے



دیکھکر دستِ کرم نامِ کرم بھول گئی
تیری سرکار میں آ حشمتِ جم بھول گئی

قافلے انکے مدینہ میں ہزاروں پہنچے
کیوں بلانا ہمیں شاہِ اُمم بھول گئی

ہمکو حافظ کی گلی کا وہ تصور ہے بندھا
شوقِ جنت نہ رہا باغِ ارم بھول گئی

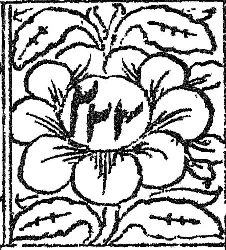
ہیں حبا رخ و کاکل میں کسی کے سرمست
دیر کو چھوڑ دی راہِ حرم بھول گئی

جدِ اعلیٰ کو ملائک نے کیا آکے سجود
آب و گل میں جو پھنسے ہم تو قدم بھول گئی

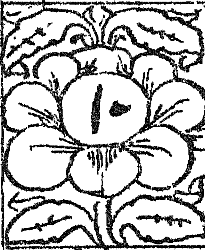
بے سبب رنج و ملال غمِ ہجراں ہے ہمیں
نحن اقرب جو سنی ہجر کا غم بھول گئی

گلشن عالم وحدت مین کبھی ہم گل تھی
آکے کثرت مین یہہ پھل پائے کہ ہم بھول گئی

کوچۂ یار مین کچھ اور ہی چلتی ہی ہوا
پانون رکھتی بھی نہ پائی کہ قدم بھول گئی



وصل کہتی ہین جسے یار سے ملتی ہی حبیب
ایسے بیہوش ہوئی آپکو ہم بھول گئی



ہر دم فراق یار کی طاقت کہان مجھی
اک دن تو شام وصل دکھا آسمان مجھی

کرتا ہی مجھکو قتل تو قاتل یہ شرط ہی
پھر خدنگ چھوڑیو پھر نہ پہچان مجھی

مجنون ہو گیا کسی لیلیٰ عذار کا
پاتے مین کہہ رہا ہی یہہ سارا جہان مجھی

جیسے کہین نشان کف پای یار ہو
دفنائیو وہین پہ تم ای دوستان مجھی

اس ابر مین چھوری تیری ابرو نی چھیڑ دی
چمکی مثال برق کیا نیم جان مجھی

موسیٰ تو تاب نور تجلی نہ لا سکا
دیکھون جمال یار رہی طاقت کہان مجھی

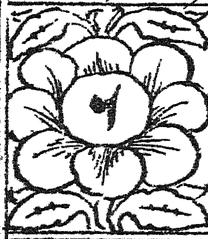
دل بیقرار ہی شب ہجر انمین اندنون
کیونکر بھلا نصیب ہو آرام جان مجھی

ڈوبا ہوا ہوں میں کسی یوسف کی چاہ میں
تم چاند ہو دکھلا رخِ روشن کا ماجرا

قاتل تو قتل کیجیو تشنہ دہان مجھے
دکھلائی دے رہی ہے زمین آسمان مجھے



حافظ ہیں میرے خواجہ سلیمان جو ہیں حبیب
نورِ نظامِ دین ہے فخرِ جہان مجھے

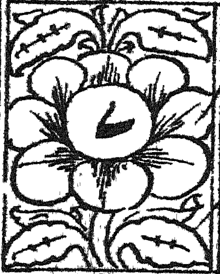


لٹک اوس فتنۂ محشر کی جس دم یاد آتی ہے
پسر مستِ گلگشا کا کیوں نہ سکھے تجکو ای حافظ
کلیجہ تھام لیتا ہوں بجز رشک میں اپنا
ادا سے چال جس دم وہ قیامت خیز چلتا ہے
ہلالِ عید ہو جاتا ہے ماہِ نو محرم کا

قیامت بھی لگے کہتی ہوئی فریاد آتی ہے
میری مستِ گلگشائی کو تیری یاد آتی ہے
صبا کے آنا قۂ شیرین جو ای فرہاد آتی ہے
بلای آسمانی بر سر شمشاد آتی ہے
جو دل میں نے یادِ ابروی جلاد آتی ہے



حبیب اک دن چھو لگا سیدِ دامانِ احمد میں
جنابِ قدس سے مجھکو مبارکباد آتی ہے



یار کے نام سے الفت ہے مجھے
اسلئے خلق پہ نصرت ہے مجھے

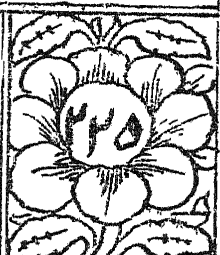
آملے مجھسے وہ ہمدم جسدم
کیوں حاصل ہوئی دولت ہے مجھے

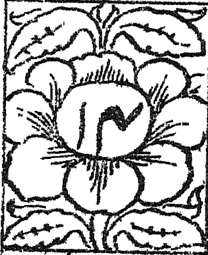
یک نظر غیر گر انظر دن سے
یاد محبوب کی صورت ہے مجھے

ہون سگ کوے حباب حافظ
اسلئے خلق مین عزت ہے مجھے

یک زمانیکو کرون زیر و زبر
اسکے نام کی طاقت ہے مجھے

بھولکر پانون نہ جنت مین دہرون
کوچۂ یار مین راحت ہے مجھے





عین اعیان مین عیان ہے وہ حبیب
پر نہین چشم بصارت ہے مجھے

در دلدار کی ایدل ہے ہوس
مجھے فردوس بھی کنج قفس ہے

دہی دم ہے دم غفلت سر آ
جو اوسکی یاد سے خالی نفس ہے

مزا تھا گلشن وحدت مین رہتے
جو اکثرت مین دیکھا خار و خس ہے

کہانتک صدمۂ فرقت اوٹھاؤں
یہان یکیک گھڑی یکیک برس ہے

ستم اچھا نہین ہے بیکسون پر
ہمارا بھی کوئی فریاد رس ہے

گرا نظرون سی میری جملہ عالم
اوسکے دید کی ہر دل ہوس ہے

ہمین ہی کاکل و رخسار جانان
گل و سنبل نہین ہے خار و خس ہے

سلیمان جنکی ہین جامی و حافظ
ہما نزدیک اونکی یک مگس ہے

ہمین ہین کاروان ملک فنا کے
چلو آگاہ ہو بانگ جرس ہے

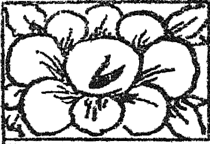
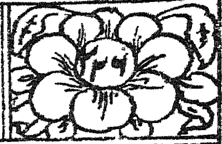
ہوا اونکی سواری کیوان ہووے
کہ خود باد صبا نام فرس ہے

میری آنکھین تیری دولت سرا ہین
میری مژگان تیری بنگلہ کی خس ہے

اندھیرا کوچۂ گیسو مین وہ ہے
کہ سر گردان شب دلکا عسس ہے

برنگ گلستان گل داغ دل ہین
گل افشان غنچہ لب گل نفس ہے

مجھے کوچہ مین اپنے کر دی مدفون

حبیب اوس سے یار سے یہہ ملتمس ہے

ہاں امیر المومنین عثمانؓ ذی النورین ہے
مالک خلد برین عثمانؓ ذی النورین ہے

سبز ہوتھی فرشتی دیکھکر جسکی حیا
وہ شہ دنیا و دین عثمانؓ ذی النورین ہے

لیکے روضی سی نبی کی تیری صورتک کی جا
سب زمین خلد برین عثمانؓ ذی النورین ہے

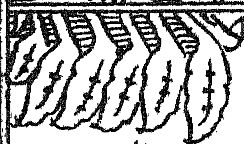
سب جہان جاکر مدینی کی زمین ائی چوم
دی بند پرحزین عثمانؓ ذی النورین ہے

جو کلام حق کو پڑھنے مین ہوا واصل بحق
وہ شہید نازنین عثمانؓ ذی النورین ہے

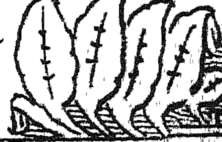
بعد صدیق و عمر کی مصطفی کا جانشین
صاحب مسند نشین عثمانؓ ذی النورین ہے




نام ہی جسکا حبیب ناتوان خستہ جگر
آپکے در کا کمین عثمانؓ ذی النورین ہے

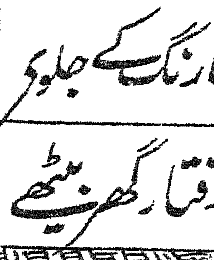


تماشا ہی اگر ملجاے وہ دلدار گھر بیٹھے
عجب کیا ہے خدا دے دولت دیدار گھر بیٹھے





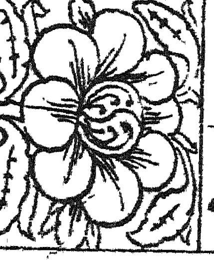
پلادے وہ مے الفت کہ جسکے نشّہ خوس سے
رہین سرمست لاکھون سیکڑون سرشار گھر بیٹھے



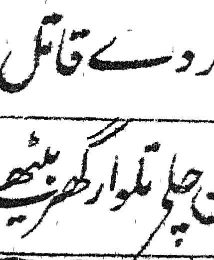
دکھائی کسکی نیرنگی نے رنگا رنگ کے جلوے
گئی تاب و توان اور طاقتِ رفتار گھر بیٹھے



برابر ماجرا ہے نظم و نسقِ حسن کا اوسکے
بہت سے ہوگئے باہر بہت سے یار گھر بیٹھے



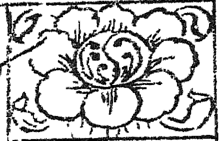
بجھے گر تشنگی وصل آب خضر ملجائے
ہو جلدی قطرہ زن اب چشمِ دریا بار گھر بیٹھے



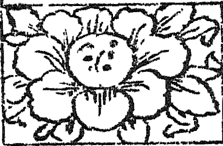
ہلال آسا ذرا جھکے جو تیغ ابروے قاتل
جہان کی اونگلیان اوٹھین چلی تلوار گھر بیٹھے



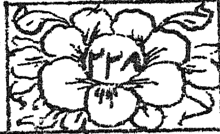
قبا کر خرقہ زاہد صومعہ سے ہو تو دامن چین



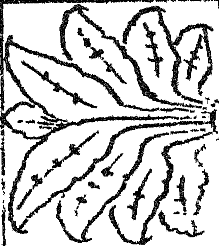
کہ چھپے جاتے ہین یان جبہ و دستار گھر بیٹھے



جو ہی وابستۂ دامان حافظ ای حبیب اوسکو

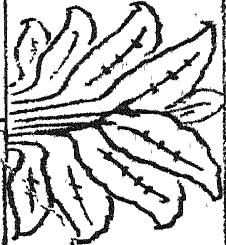


تعجب کیا ملے گر دولت دیدار گھر بیٹھے



رہو مشغول ہر دم ذکر حق مین گر تو شاغل ہے

اگر یکدم بغیر از یاد کے گذرے تو غافل ہے



ہر اک ذرہ مین تابان نور خورشید حقیقت ہے

ہر اک قطرہ مین دیکھو بحر ہی امواج و ساحل ہے



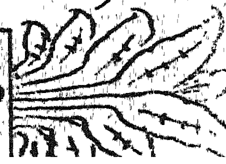
ہزارون جب کے مجنون ہین کڑوڑون اوسکی دیوانے



چلے آتا ہی تو سے یہ کس لیلے کا محمل ہے



ہے نظری اتحادی انعکاسی اور صیادی



وہی ہے صوفی صافی یہہ نسبت جسکو حاصل ہے

مگر انکار باطل سے کہ ہے آئین ظہور حق
جو غیر حق نہین کوئی کہاں پھر حق و باطل ہے

وصال اوسکو ہے ہر دم اور حضوری جسکو ہے ہیہم
وہی ہے اکمل کمل وہ عارف اور واصل ہے

عزیزو خواہش مولا مین چھوڑا جسنے دنیا کو
بڑا وہ صاحب ہمت ہے جانو اور عاقل ہے

ارادت جسکی کامل ہے مرید وہ نہین وہ شامل ہے
محبت جسکو حاصل ہے وہی بیعت مین داخل ہے

فنا فی الشیخ کا رتبہ ملا ہے شیخ سے جس کو
کسیکی اوسکو کیا پروا کہ جسکا شیخ کامل ہے

حبیب جسنے اپنے یار کو اپنے مین پہچانا



وہی ہی صاحب نعمت وہی قابل ہی فاضل ہی

تم ہو شیخ الامم حسن بصری — کیجیے مجھپر کرم حسن بصری

ہر گھڑی تمسے اپنا حال تباہ — عرض کرتے ہین ہم حسن بصری

کوئی مشکل جو ہمپر آتی ہے — کہتے ہین دمبدم حسن بصری

آپکے ہوتے کس سے عرض کرون — اپنا رنج و الم حسن بصری

جسقدر سلسلہ ہین اون سمین — ہی تمھارا قدم حسن بصری

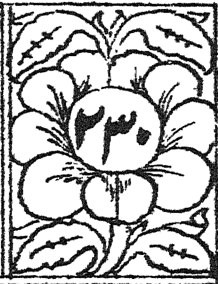
آپکا آفتاب مہر ہی بس — کیا کرون جام جم حسن بصری

کوچہ ہی آپکا کہ جنت ہے — یا کہ باغ ارم حسن بصری

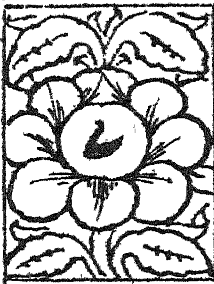
کوئی آنکھونمین میری یون لگا — تیری خاک قدم حسن بصری

کیجیے دور بہر رب کریم — میرا درد و الم حسن بصری

یا محمد علی زبان پر ہو — نکلے جب میرا دم حسن بصری



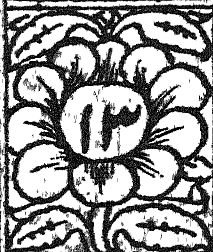
دمبدم بهه حبیب بیچاره
بهرتا هی تیرا دم حسن بصری

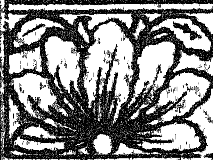


رخ دلدار نظر آتا هے | هر طرف یار نظر آتا هے
غیرت اوٹهگئی اغیار کهان | عین دلدار نظر آتا هی
جلوه اوس یار کا دیکهو تو نیا | دمین سو بار نظر آتا هے
تهامتا هون نهین تهمتا هی یه دل | جب طرحدار نظر آتا هے
جس بیابان مین وه گلرو آیا | خار گلزار نظر آتا هے
هو که مجنون هی رخ لیلیٰ کا | همکو هشیار نظر آتا هے



اپنے محبوبکی انکهونکا حبیب
مجهکو بیمار نظر آتا هے





علی تو مولا هی مومنونکا علی وسیله هی بیکسونکا

یقین سمجھو جدا نہین ہی علی نبی سے علی نبی سے

نبی سے اونکو جدا نجانو ہمارے کہنے کو خوب مانو

ہی سب پہ ظاہر نہین ہی علی نبی سی علی نبی سی

علی کی الفت ہی نورِ ایمان عداوت اونکی ہی آفتِ جان

کہ فرق اسمین ذرا نہین ہی علی نبی سی علی نبی سی

ہین جسم واحد سی دو نون پیدا ہین نور واحد سی دو ہویدا

یہہ دو سمجھنے کی جا نہین ہی علی نبی سی علی نبی سی

۲۴۲

جانشینِ مصطفیٰ خواجہ سید الدین ہی

نایبِ مشکلکشا خواجہ سید الدین ہی

عین چشم اولیا خواجہ سید الدین ہی

وصلِ ذاتِ خدا خواجہ سید الدین ہی

عین عین تہا کیون نہو عین عنایت کی نظر

مردم چشمِ صفا خواجہ سید الدین ہی

ہر کسی ناقص بہی کامل ہی تہا نقصان کت

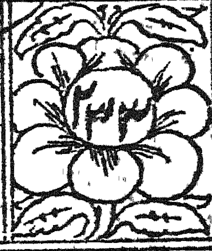
کاملونکا پیشوا خواجہ سید الدین ہی

بندۂ فرمان ہین اہلِ تخت وہ ہین دلّی
خواجہ شاہ و گدا خواجہ سید الدین ہے

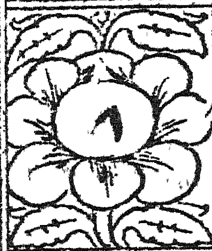
حکم حقسے حق یہی ہین گور مین بھی کھٹّو ان
میرا مرشد رہنما خواجہ سید الدین ہے

فخرِ فخری جا وطنی چشت کا حافظ حفیظ
ناصرِ اہلِ صفا خواجہ سید الدین ہے

کسر اسمین کچھ نہین جو دفتح باب لو کشف
شرحِ شانِ لافتیٰ خواجہ سید الدین ہے



کثرتِ عصیانکی کیا پروا حبیبِ کمترین
شافعِ روزِ جزا خواجہ سید الدین ہے



ہے اپنا مرشد رہبر سید الدین محمد چشتی
حبیبِ خاص پیغمبر سید الدین محمد چشتی

اٹھاتی فخری فخری تمہارے گھر سے نکلی ہین
کہ چشتیون کا ہے سرور سید الدین محمد چشتی

مجھے رنج و الم دِقّین ہی جلدی سے آ کے ہے
کہ اب مین سخت ہون مضطر سید الدین محمد چشتی

کرم کیجئے مین مفلس ہون ترحم کیجئے بیکس ہون
بحقِ حضرتِ حیدر سید الدین محمد چشتی

بہت بھاری ہوا ہے دفترِ عصیان اٹھا نہین
سبک فرمائیے دفتر سید الدین محمد چشتی

تمھارا ہون تمھارا ہون تمھارا ہون
برا ہون یا بھلا ہون بہتر سدید الدین معینی

میری اس سلسلہ کے آپ حافظ آپ ناصر ہو
رہے جاری یہ تا محشر سدید الدین معینی

۲۳۴

حبیب خستہ تن کو دیکھئے چشم ترحم سے
پڑا ہے آپکے در پر سدید الدین معینی

۶

جب کوئی خوش رو نظر آیا مجھے
بے تکلف تو نظر آیا مجھے

طور کے مانند کوہ و دشت مین
شعلہ زن ہر سو نظر آیا مجھے

جب کھلی شان تولوا اینما
شش جہت مین تو نظر آیا مجھے

دیکھ لی آیت ہو الاول کی جب
کل مین وہی ہو نظر آیا مجھے

نحن اقرب کی تجلی جب ہوئی
یار در پہلو نظر آیا مجھے

۲۳۵

جب حبیب اپنے مین دیکھا غور کر
جلوہ فرما تو نظر آیا مجھے

۱۲

میرے اوپر عنایت ہے ابو اسحاق چشتی کی
میرے سینہ مین صورت ہے ابو اسحاق چشتی کی

مرید اس خاندان کے سب چلی جائینگے جنت مین
عجائب بھی کرامت ہے ابو اسحاق چشتی کی

ابو احمد سے لے تا خواجہ حافظ تلک دیکھو
ملی سبکو خلافت ہے ابو اسحاق چشتی کی

جو آیا اس طریقہ مین بنا چشتی بہشتی وہ
ملی اوسکو حمایت ہے ابو اسحاق چشتی کی

اوسیکے واسطے ہی سب حکومت دین و دنیا کی
ولایت ہے ریاست ہے ابو اسحاق چشتی کی

تمامی خواجگان چشت کا سردار و سرور ہے

عزیز و بادشاہت ہے ابو اسحاق چشتی کی
نظامی صابری فخری سلیمانی جہانتک ہین
یہہ ساری فیض و برکت ہے ابو اسحاق چشتی کی
ابی احمد ہین اور خواجہ محمد یوسف و مودود
انھین مین سب امانت ہے ابو اسحاق چشتی کی
جہانمین اس طریقہ کے جو ہین غوث و قطب عالم
چلی آتی وہ نعمت ہے ابو اسحاق چشتی کی
بلاد شام مین عکہ کہ جسکا نام اطہر ہے
وہان کیا پاک تربت ہے ابو اسحاق چشتی کی
جسے ہے عشق خواجہ کا وہی ہے صاحب نسبت
ہوئی حاصل جو نسبت ہے ابو اسحاق چشتی کی

حبیب خستہ دل کو دین و دنیا مین نہین کچھ غم
وساطت سے ہے حمایت ہی ابو اسحاق چشتی کی

۲۳۶

حافظِ ہر دو جہاں شہ سند دوران مدد ہے
فخرِ خوبان مدد ہے نورِ سلیمان مدد ہے

راہ بھولا پھرتا ہوں بھٹکتا ہر سو
خضرِ خوبان مدد ہے پیرِ مریدان مدد ہے

ہو کر دیوانہ تیرا کوہ و بیابان مین پھرا
تنِ عریان مدد ہے خارِ مغیلان مدد ہے

چشت کے در کا گدا ہون شہِ جان جان جہان
ہمہ تن بے سر و ساماں ہون ساماں مدد ہے

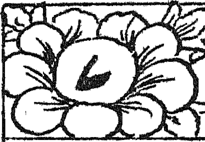
جان ہی جان ہے کہ انجان نہو ای میرے جان
رحم کر پھر خدا مجھ پہ میرے جان مدد ہے

اب برا وقت ہے مشکل کا میرے شاہا
نورِ سبحان مدد ہے شاہدِ یزدان مدد ہے

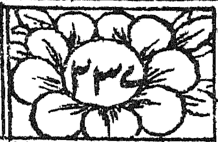
رحم ہو طالعِ خفتہ پہ بقولِ بیدار
فخرِ دین فخرِ جہان شہ پاکان مدد ہے

ہون زلیخا سا جھنکاتی ہی تیری چاہ کنعان
ماہِ کنعان مددی یوسف دوران مدد ہے

حالِ آئندہ و ماضی حبیب حیران



تمہید سب جالی ہی ای خواجہ بیماں مدے



لمعان نور ذات زمان و زمین میں ہے
دریا میں اور قطرہ میں اور کوہ و دشت میں
احمد میں ہے علی میں حسین و حسن میں وہ
اجمیر کی سو نہیں ہمنے کہیں سنا
دیر و حرم میں شیخ و برہمن گئی تو کیا
زاہد اٹھا کے ہاتھ دعا مانگتا ہی کیا

زاہد تو کسلئی پھتا ہی چنان و چنین میں ہے
دیوار و در میں وہ ہی مکان و مکین میں ہے
حافظ میں فخر دین میں سلیمان معین میں ہے
تاثیر کچھ عجیب جو اوس سر زمین میں ہے
سب کچھ ہمیں میں ہی اجی سب کچھ ہمیں میں ہے
جو آسمان پر وہی تو زمین میں ہے



ذرے میں ای حبیب نمایاں ہی آفتاب
پردید منحصر نظر یار بین میں ہے



میری دلکی ارمان میری التجا ہی ابو احمد ابن ستافتہ سے
میری دلکا مطلب میرا مدعا ہی ابو احمد ابن فرستافتہ سے

عجب کیا ہی پھولی میرا غنچہ دل ہو یکلی باغ پیر میرے میں
کہ ہر نخل امید پھولا پھلا ہے ابو احمد ابن فرسنافتہ سے

جو چشتی ہو نازاں تو نازش کی جا ہے اگر فخر ہو فخر ہونیکا بیجا ہے
کیئے سیکو خلافتکا خرقہ ملا ہے ابو احمد ابن فرسنافتہ سے

کوئی لوٹتا ہے کوئی رو رہا ہے کوئی بیخود نہ ہو خود نا چتا ہے
غناکا ہر اک سمت شور تو ہے ابو احمد ابن فرسنافتہ سے

ہی خواجہ محمد کو اونسے خلافت محمد علی تک ملی سبکو نعمت
میری پیر و مرشد نے سب کچھہ لیا ہے ابو احمد ابن فرسنافتہ سے

ہر اک انس و جن بادشہ و لیا سب جو ہے حاجتی عین مطلوب و مطلب
طرف چشت کے عرض کرتا کھڑا ہے ابو احمد ابن فرسنافتہ سے

کہ ڈوروں ولی بنگئی جنکے دمسے چمکتی ہین ذرہ بھی تا بندہ پدر سے

یھہ فیضانِ حق کیسا جاری ہوئے ابو احمد ابن فرسنا فتہ سے

کسیکو تو شاہی کسیکو گدائی ہے کسیکو ہوئی حق نمائی

حقیقت میں مطلوب عالم ملا ہی ابو احمد ابن فرسنا فتہ سے

کرو جلد روشن چراغ مطالب ہو سرسبز و شاداب باغ مآرب

حبیب فدوی کی ہر دم دعا ہی ابو احمد ابن فرسنا فتہ سے

یاد کرتا ہوں تجھے یا اوٹھے اور بیٹھے

ہاتھ اوس یار کے دامن کو یہ پہنچا ہیہات

جز زلیخا نہ خریدار رہا یوسف کا

وجد کرتی ہوا جمیر میں ہر شام و سحر

مست ہیں ہم نگھہ یار سے در نہ ہمنے

طاق ابرو نے کیا طاق سر ہر جا قیت

وردہی حیدر کرار اوٹھے اور بیٹھے

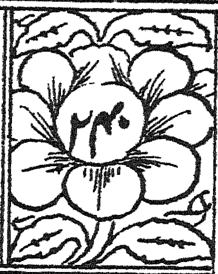
خواہش وصل میں سو بار اوٹھے اور بیٹھے

یوں تو لاکھوں ہی خریدار اوٹھے اور بیٹھے

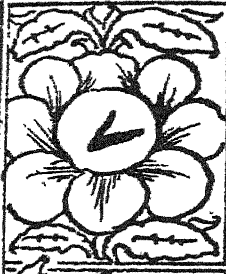
سیکڑوں محرم اسرار اوٹھے اور بیٹھے

سیکڑوں خانہ خمار اوٹھے اور بیٹھے

کس طرح تیر اگر فتار اوٹھے اور بیٹھے



اس حلبیب دل خستہ کو نہ تسکین ہوگی
جبتلک دیکھی نہ دیدار اوڑھی اور بیٹھی



جلوہ یار نمود ار ہر اک شان میں ہے
صوفی و رند میں کافر میں مسلمان میں ہے

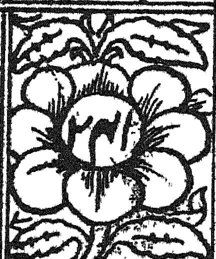
اتحادی سے کہتی ہین سمجہہ لی نسبت
جانمین جان ہے اور جان جہان جان میں ہے

پیر ارشاد نے جو کچھ مجھے کی ہے تعلیم
للہ الحمد شب و روز وہی دہیان میں ہے

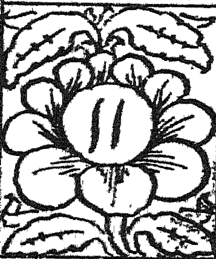
مطلقاً فرق احد میں نہ احمد میں وہ لے
برزخ میم فقط دیکھے دریا میں ہے

جلوہ اوس مصر منور کا یہ نوا عجیب
فخر من نور میں حافظ میں سلیمان میں ہے

وصل حق نہ ہدر پایہ نہیں ہے موقوف
پیر کامل کی نظر فیض کے یک آن میں ہے



یون تو سب اوسکے مظاہر ہین حلبیب شیدا
مظہر خاص خدا حضرت نہان میں ہے



قبلۂ اہل صفا خواجہ محمد چشتی
کعبۂ شاہ و گدا خواجہ محمد چشتی

بادشاہ دوسرا خواجہ محمد چشتی — حامی و رہبرا خواجہ محمد چشتی

تو سخی ابن سخی اور کریم ابن کریم — میں ہوں محتاج تیرا خواجہ محمد چشتی

عارف وصل حقیقت ہے تو ای حق آگاہ — راہ حق پر مجھے لا خواجہ محمد چشتی

عاجز و خستہ و بیچارہ گنہگار ہوں میں — کون ہے آپ سوا خواجہ محمد چشتی

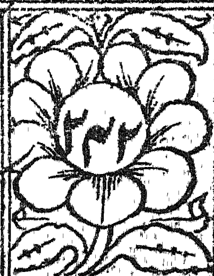
اس گنہگار کو ملجای برای مدفن — چشت میں تھوڑی سی جا خواجہ محمد چشتی

ناصر الدین ابی احمد کا تو ہے شہزادہ — خلف شیر خدا خواجہ محمد چشتی

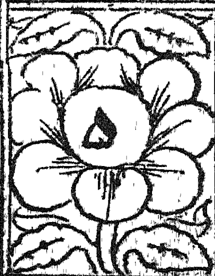
نام نامی ہے تمہارا مجھے اسم اعظم — دافع رنج و بلا خواجہ محمد چشتی

مشکل آسان ہوئی دم میں ہوا مطلب حاصل — با وضو جس نے پڑھا خواجہ محمد چشتی

سب حمیدہ ہوئے اوصاف ذمیمہ و سبکے — تو نے جب دیکھ لیا خواجہ محمد چشتی



راہ تکتا ہوا بیٹھا ہے ترے در پہ حبیب
ٹک ادھر دیکھ ذرا خواجہ محمد چشتی

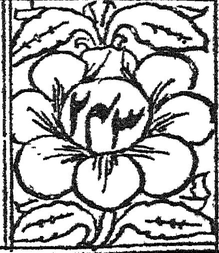


مجھے یار کے اپنے یاری لگی
رقیبوں کے دل میں کٹاری لگی

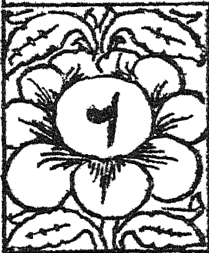
حقیقت میری کل میں ہے جلوہ گر
مجھے اپنی صورت پیاری لگی

ابھی ہنستے ہنستے کدھر کو گئے
مجھے آپ کی انتظاری لگی

تیری چشم کا جو کہ بیمار ہے
اوسے روز و شب آہ و زاری لگی



حبیب اب جو ملتا ہو ملئے شتاب
دل زار کو بیقراری لگی



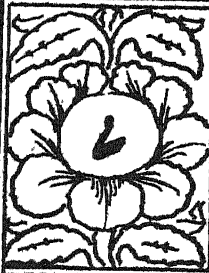
شتاب آ کہ دل زار انتظار میں ہے
نہ تاب گریہ دو چشم اشکبار میں ہے

اب تیری ناصح
جو لطف چنگ و رباب دہل میں دستار ہے

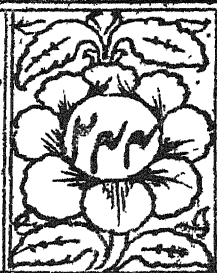
ن جنت میں
ہمارا اسکن و ماوی تو کوئی یار میں ہے

ام وصلت کا
ابھی تلک کہ میری انکھہ اسی رخسار میں ہے

کرشمہ لاکھوں تجھے ناز و ادا کر دیا
ہر ایک دل تیری زلفوں کی تار تار میں ہے



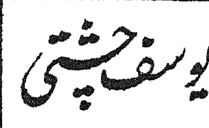
ہزاروں چشم کی بیمار سیکڑوں بسمل
حبیب بندۂ عاجز تو کس شمار میں ہے

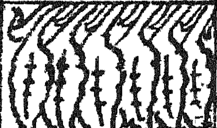


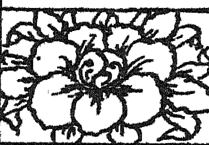


کس سے کہوں مطلب لگا ناصر دین یوسف چشتی

اب سوا کون میرا ناصر دین یوسف چشتی

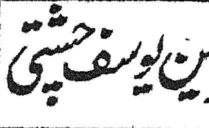


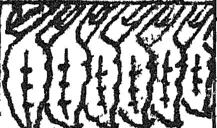


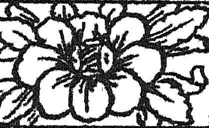


مانگے ہی کوئی تخت و تاج کوئی کرے ہی اسم ذات

آپکے در پر شاہ و گدا ناصر دین یوسف چشتی

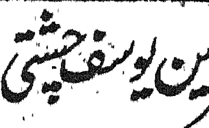


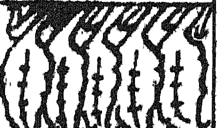


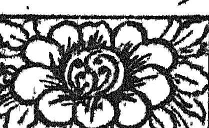


دفع ہوں اوسکے درد و الم عیش و خوشی ہووے ہمدم

جسنے وسیلہ تیرا لیا ناصر دین یوسف چشتی





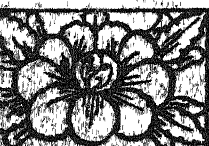


مجھکو نہووے ناچاری دور ہو میری بیماری

بخشئے صحت و رشفا ناصر دین یوسف چشتی





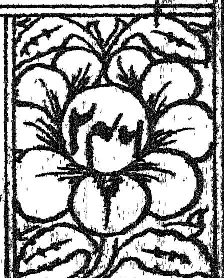


میری رکھو شرم وہاں نبی علی سب ہے رحمت جاں

جسدم ہوگا روز جزا ناصر دین یوسف چشتی
لطف و کرم سے میری پر چشم عنایت کی ہو نظر
مین ہون دیوانہ تیرا ناصر دین یوسف چشتی
بندۂ عاجز خستہ حبیبؔ ہی تیری در کا غریب
چشت مبارک اسکو دکھانا ناصر دین یوسف چشتی

۲۴۵

ساقیا وہی پلاتا سر دل ہو غیر سے
گر ملے کعبہ مین بیت پھر کام کیا ہی دیر سے
ہم ہین بلبل تیری گلرخسار اے گلعذار
کیا غرض باغ ارم اور بوستان کی سیر سے
طالب دنیا نہین ہون طالب عقبیٰ نہین
طالب ہو تو کیا مطلب ہی شر خیر سے
ہم محبت کے ہین بندی حسن کے ہین خانہ زاد
ہمکو کیا مطلب کسی کی دوستی و بیر سے



سر مین سودا گلشن احمد کا پھر ہی حبیبؔ
طائر دل کو ہی سیر کام ہر دم طیر سے



خوش ہو دعائیں دیتی ہیں اب سلف مجھے — لکھتے ہیں معرفت کے گہر کی صدف مجھے

ارمان یہ دلکا ہے یہی اپنا مدعا — دیکھو کفن کی جای ردائے نجف مجھے

کچھ عرض دوستوں سے ہی بعد قضا ضرور — دفنائیو نجف میں کہیں یکطرف مجھے

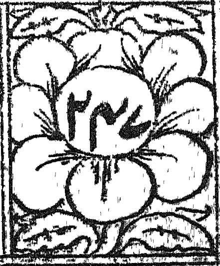
قانون و وعظ کچھ ہے کہ وعظ ہو دم بخود — بہتر ہے سنا وعظ سے آواز دف مجھے

آنکھوں میں جا سمر لگاؤں بصد سرور — ملے بو تراب کی گر خاک کف مجھے

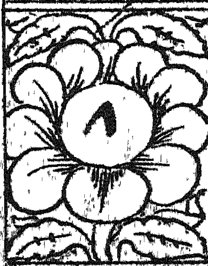
پڑھتا ہوں گلستاں میں ایدل ہزار بار — مکتب میں عشق کی جو ملا ایک حرف مجھے

ایدل خدا کریم ہی ہے کیا عجب کہ دے — فرزند سے مرید سے کوئی خلف مجھے

جب چشم بند کی تو وہ ہے اپنے روبرو — کھولی جو آنکھ دکھنے لگا ہر طرف مجھے



عرفان ہو گیا ہے حبیب اپنی ذات کا
صد شکر مل گیا ہے درِ من عرف مجھے



امامِ راستین مودود چشتی — ہے خواجہ قطب دین مودود چشتی

علی اور فاطمہ کی تم ہو پوتی
نبی کی جانشین مودود چشتی

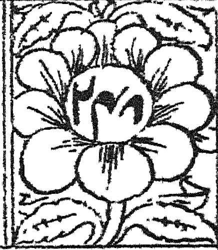
تمہارے فیض سے الحمد للہ
بھری ہے زرین مودود چشتی

مدد کیجے خدا کیو اسطے اب
بہت ہوں دل حزین مودود چشتی

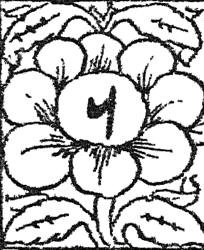
قیامت میں ہماری شرم رکھیو
نہوں رسوا کہیں مودود چشتی

ہم عاصی کمترین بندوں کو خواجہ
ملے خلد بریں مودود چشتی

ابو یوسف کے صاحبزادہ ہو آپ
خلیفہ جانشین مودود چشتی



تمہارے نام پر صدقے ہو دل سے
حبیب کمترین مودود چشتی



ذرا اپنی صورت دکھا دو مجھے
سراسیمہ اپنا بنا دو مجھے

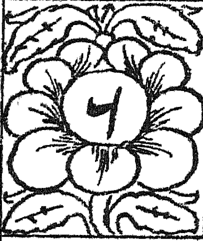
لگا آتش عشق ای خانہ سوز
محبت میں اپنی جلا دو مجھے

میں سوتا پڑا خواب غفلت میں ہوں
ذرا خضر فرخ جگا دو مجھے

یہی مدعا ہی یہی آرزو
کہ سینے سی اپنے لگا دو مجھے
پھروں مست میخانۂ عشقمیں
شرابِ محبّت پلا دو مجھے



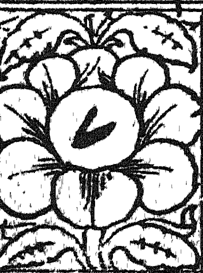
بھٹکتا پھرے کبتلک یہہ حبیب
ذرا راہ سیدھی دکھا دو مجھے



تمھارے عشقکا دلپر وہ زخم کاری ہے
لبوں پہ جان ہی آنکھوں کو انتظاری ہے
ستاؤ اتنا نہ عاشقکو اپنے اے جاناں
تمھارے عشقمیں دنرات آہ وزاری ہے
ہمارے گھر میں جو تشریف لائے حضرتِ عشق
نقیہہ جسم ہی اور دلکو بیقراری ہے
ہزار طور سے وہ یا جلوہ افگن ہے
اگر نہ دیکھیں تو تقصیر یہہ ہماری ہے
تڑپے قیس تے اور کوہکن نے دیدی جان
تیری گلیمیں صنم آج اپنی باری ہے



پلا دیا تھا جو ساقی نے ایک جام شراب
جبھی سے آنکھوں میں اپنی وہ نشّہ طاری ہے



ہمارے یار کا جو آستان ہے
وہی فردوس ہی باغ جنان ہے

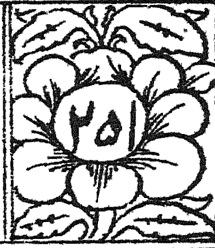
پتا اوسکا نکچھہ اوسکا ٹھکانا
مکان اوسکا نہو چہو لا مکان ہے

نبی فرمائے ہین ما عرفناک
حقیقت اوسکی جانو لا بیان ہے

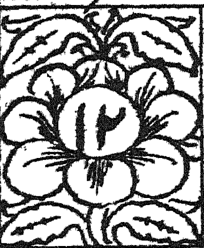
ادا کس منھہ سی ہو نعیت ہمسے
کہ روح القدس جسکا دربان ہے

ہی باطنمین خدا ظاہر مین بندہ
سخن یہہ ہادی شیخ زمان ہے

نگر عابد عباد لکا تو تکیہ
عباد تکھہ تیری مری کی کان ہے



حبیب اپنا تو حافظ دو جہان مین
سلیمان زمان فخر جہان ہے



بادشاہ عارفان ہی خواجہ عثمان ہرونی
فیضبخش کاملان ہے خواجہ عثمان ہرونی

آنکی خادم نکیون مانند گل پھولین دلا
قاسم باغ جنان ہی خواجہ عثمان ہرونی

نائب ملک نبی اور راحت جان علی
مقتدائے عارفان ہے خواجہ عثمان ہرونی

ہو فنا ہستی سے اپنی سعد ہی محو ذات — ہی نشان عین نشان ہی خواجہ عثمان ہرونی

مصدر اوصاف باری مظہر جملہ صفات — رہنما گمرہان ہی خواجہ عثمان ہرونی

ناگہاں گلشن کی کھلے یا نار کو بنی کر دیا — سرور گلزار انس و جان ہی خواجہ عثمان ہرونی

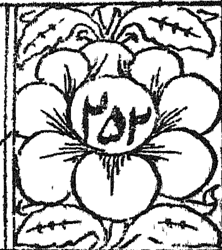
ہو گئی خود انسان کامل عین بینائی سے دیکھ — سجدہ گاہ عاشقاں ہی خواجہ عثمان ہرونی

حضرت خواجہ معین الحق معین الدین کا — پیر و مرشد بیکساں ہے خواجہ عثمان ہرونی

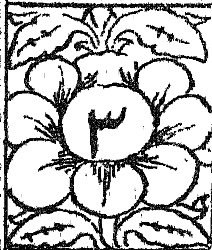
رحم کر مجھ پر طفیل خواجہ حاجی شریف — اندنوں قسمتیں جاں ہی خواجہ عثمان ہرونی

درد و غم سے اب چھڑا او کر سکد دستی عطا — بیڑا کیا پار گران ہے خواجہ عثمان ہرونی

گرم ہو بازار اور خوش خریداران ہوں — سر میں سب ادکان ہے خواجہ عثمان ہرونی

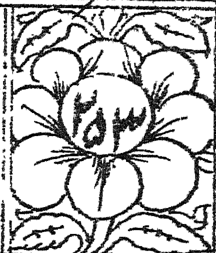


بندۂ عاصی حبیب کمترین کے حال پر
شکر حق کیا مہربان ہی خواجہ عثمان ہرونی

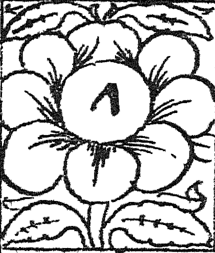


ہمارے گھر میں وہ سرور کی آمد آمد ہے — عزیز وسبط پیمبر کی آمد آمد ہے

خوشی سے باغِ جہاں میں ہے نغمہ زن بلبل | کہ آج وہ گلِ خوشتر کی آمد آمد ہے



یہی ہے وقت تجھے دل سے پڑھ تو نادِ علی
جبیب مالکِ قنبر کی آمد آمد ہے



کہتا ہے تمھیں کوئی کہ ہاں اچھا نہیں کرتے | جو ظلم و ستم کرتے ہو بیجا نہیں کرتے

زخمی مجھے ابرو نے کیا اور یہ بولا | یہ زخم وہ ہے جسکو سلایا نہیں کرتے

تم عقدہ کشا ہو مجھے فرمائیے صاحب | کس واسطے مطلب میرا پورا نہیں کرتے

ہے صاحبِ بخشش کی یہ عادت میرے آقا | بندہ کے گنہ کرتے یہ پردہ نہیں کرتے

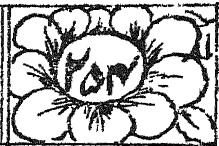
ہم ذرہ ہیں اور آپ ہیں خورشید کرامت | کیوں ہم پہ نظر مہر کی مولا نہیں کرتے

جو آپ نے فرقت میں لگائی ہے یہ آتش | اس طرح کوئی آگ لگایا نہیں کرتے

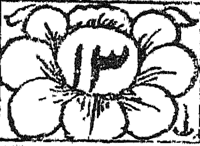
جو جور و جفا آپ نے ایجاد کیا ہے | بندے یہ تو اپنے کبھی ...



کیوں آپ نے اے جبیب دلِ خستہ سے خفا ہو ...



جو ہاتھ پکڑتی ہین چھوڑا نہین کرتی



مین دلگیر دردسے مضطر ہون یا علی مدد
پریشان خاطر ابتر ہون یا علی مدد

تو ہی ہے میرا سلیمان مجھے نہین کچھ غم
اگرچہ مور سے کمتر ہون یا علی مدد

زبان طعن خلایق سے ہو سپر افگن
بسان تیغ نگون سر ہون یا علی مدد

نگیون ہو فخر مجھے خسروان عالم پر
گدای سبط پیمبر ہون یا علی مدد

لحد مین آکے نکیرین حساب گر لینگے سوال
کہونگا عاشق حیدر ہون یا علی مدد

جہان بدل ہے نالونسے جان بلب ہو تمہین
مثال عاقعہ مضطر ہون یا علی مدد

تمہارے در کی گدائی ہی فخر سلطانی
غلام حضرت قنبر ہون یا علی مدد

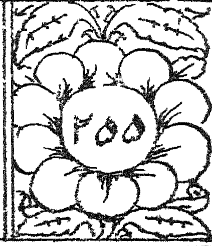
ہی خاکنشین سے آکے مین در کا ہون
برا ہون یا کہ مین بہتر ہون یا علی مدد

مجھے دستگیر گر نہ پڑو ان
وہ بیبسی ہے کہ بیبس ہون یا علی مدد

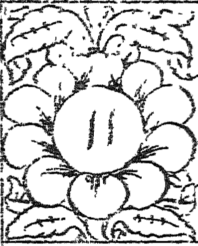
آو کعبہ مقصود
پڑا مین آکے در پر ہون یا علی مدد

اگرچہ نامہ سیہ ہون وے مین لیل و نہار
تمھارے مہر کا ذرہ ہون یا علی مددے

نہین ہون خضر کہ آب حیات کا تشنہ
ہون تشنہ لب کوثر ہون یا علی مددے



ہزار جان سے مین اے حبیب سر و کیف
فدای باقر و جعفر ہون یا علی مددے



واعظا پند زبانی اور ہے
عاشقون کی خونفشانی اور ہے

ظاہر اور در زبانی ہو نہو
اپنے دل کی پاسبانی اور ہے

قید مین الفاظ کی ہم ہین پھنسے
لیک باطن مین معانی اور ہے

گو ضعیفی مین بھی ہون عاشق مزاج
عالم وقت جوانی اور ہے

مست ہے قلبی و سری مین کوئی
ہان دلا ذکر لسانی اور ہے

زاہد خلوت نشین کی طرز اور
عشقبازون کی نشانی اور ہے

عاشقون کی لب پہ ارنی کا سوال
شاہدون کی لن ترانی اور ہے

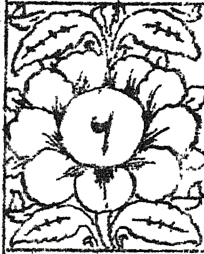
گرچہ ہی ہر مدرسہ مین بحث علم
کاشف سر نہانی اور ہی

قیس اور فرہاد کے قصی جدی
عشق کی اپنے کہانی اور ہی

شاہ خیر آباد کے ابرو ہی اور
ہان حسام اصفہانی اور ہی



پیر گرچہ سب کے اچھے ہین حبیب
اپنا وہ ہندوستانی اور ہی



اوصاف کیا بیان ہو پیران پیر کے
ہم سر بسر غلام ہین اُس دستگیر کے

گر خواہش وصال الٰہی ہو زاہدا
بس جا کے بیٹھ جائیو در پر فقیر کے

جب تجھسی راہ عشق کی منزل نہ طی ہوئی
جا سر کو بل نجف کو تو حضرت امیر کے

دلمین ہی شوق آنکھ سی ہی اشک ریزیان
ای عشق یہہ نشان ہین تیری اسیر کے

ہر روز و شب ہی نالہ و فریاد و نغمیات
چھکّے پہانپہ چھوٹ گئی ہم صفیر کے



کیا مرتبہ ہی فقر کا کونین مین حبیب



جسے ولاے علی نہین ہی وہ شام غفلت کی خوابمین ہے

ہر ایک مہر سپہر وحدت محبت بوتراب مین ہے

پیا ہی جسنے شراب وحدت نہین ہی سر مین خمار کثرت

جو سینہ بریان ہو دیدہ گریان کب اوسکو لذت کبابمین ہے

مٹا دیا جسنے اپنی ہستی ہمیشہ دن ہو اوسکو مدام مستی

ہی دور مین اوسکا کاسہ سر نشۂ دو چشم پر آب مین ہی

تلاش کرتا ہی اوسکی ہر سو یہہ کہہ بھٹکتا ہی کسلئے تو

قریب شہ رگ سے ہی وہ خوش رو یہ آیا اقرب الکتاب مین ہی

کوئی ہی حیران کوئی پریشان کوئی ہی مانند ابر گریان

جسے کیا اوسنے اپنا عاشق عجب وہ حال خراب مین ہی

اُٹھادی پردہ کو ماومن کرکے چاک ہو دامن تعیّن

ہی بیحجاب اوسکی ذات بیچون خودی سے خود تو حجاب مین ہی

ستار وڈہولک کوئی بجایا کوئی مغنّی سلب نکلے گایا

کسینے ہ ہُ مین ہِ کو پایا کوئی تو چنگ و رباب مین ہی

ہزار تیر نگہہ کی کشتہ ہین تیغ ابرو کی لاکھہ بسمل

جناب مولانا فخر دین کی حبیب تو کس حساب مین ہی ۲۵۸

۱۵ میرے آنکھونمین صورت ہی معین الدین جشتی کی

میرے دلمین محبت ہی معین الدین جشتی کی

خدا کی جو اطاعت ہی اطاعت ہے پیمبر کی

وہی بیشک اطاعت ہے معین الدین جشتی کی

رسول اللہ نے اونکو بنایا ہند کا سُلطان

عزیز و یکھو ولایت سے ہے معین الدین چشتی کی

جناب قطب دین سے خواجہ حافظ تربت دیکھے

ملی سبکو خلافت سے ہے معین الدین چشتی کی

کوئی اجمیر مین جا کر تو دیکھو کس تجمل سے

حکومت کرتی تربت سے ہے معین الدین چشتی کی

قیامت تک کی جتنے ہین مرید اس گھرانے کے

اونھون پر کیا عنایت ہے معین الدین چشتی کی

فرید الدین نظام الدین نصیر الدین فخر الدین

ملی ان سبکو دولت سے ہے معین الدین چشتی کی

گنہگارون کو اپنے سلسلے کے بخشواتے ہین

یہ عادت ہے یہ خصلت ہے معین الدین چشتی کی

سبھی جن و بشر ہیں تابع فرمان ہین اونکے

دو عالم مین حکومت ہے معین الدین چشتی کی

مریدون کو جو اپنے پیر سے فیضان ہوتا ہے

چلی آتی وہ نعمت ہے معین الدین چشتی کی

ولایت دیتے ہین غوث و قطب کرتے ہین یکدم مین

عجایب یہہ سخاوت ہے معین الدین چشتی کی

اثر ہو دیو شیطان کا نہین ممکن مریدون پر

یہہ دہشت ہے یہہ ہیبت ہے معین الدین چشتی کی

ملے ہے بانجھ کو بچہ تو اندھے کے تئین انکھین

یہہ عادت کھتی تربت ہے معین الدین چشتی کی

مرید اس گھرانے کے ذلیل و خوار کیونکر ہون

خدا کے پاس عزت ہے معین الدین چشتی کی

٢٦

حبیب اتنا نہ رکھ تو خوف روز حشر کا دل میں
ترے اوپر عنایت ہے معین الدین چشتی کی

٥

جب تلک جسم میں عاشق تری کچھ جان رہے
پر تصور تجھے معشوق کا ہر آن رہے

اس طرح جا کہ دھنی ہے تو یا نہیں دیکھے
پہنچے منزل کو مگر راہ سے انجان رہے

ابر ہو یار ہو اور خانۂ خمار بھی ہو
روز و شب وصل کا اپنے یہی سامان رہے

مرتے دم سامنے حافظ کی ہو تصویر نمود
اور زباں پر تو میری خواجہ سلیمان رہے

٢٦٠

اسقدر محو فنا ہو تو حبیب مشتاق
کہ فنا ہونیکا ہرگز نہ تجھے دھیان رہے

٦

یا شیخ ہر دو عالم ایمان ہے تو تو ہی
اور ساری عاشقوں کی بس جان ہے تو تو ہی

تیرے سوا نہیں ہے عقل و حواس مجھ میں
ادراک ہے تو تو ہی عرفان ہے تو تو ہی

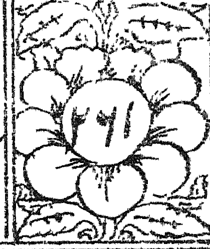
بغیر تیرے پیر میرے پاس کچھ نہیں ہے
ہاں ہم سے مفلسوں کا سامان ہے تو تو ہی

تیرے سوا نہیں جہان میں کسی کا شوق
بس آرزو ہے تیری ارمان ہے تو تو ہی

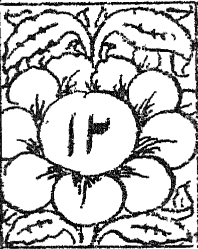
تجھ گل کی ہے سمائی اپنی باغ جان میں
مجھکو گلاب شبو ریحان ہے تو تو ہی

کرتا ہوں یاد جب تجھے کبھی میں دل سے
دل میں خیال تیرا اور دھیان ہے تو تو ہی

مشکل کشا تو ہی ہے مجھ بیچ کشمکش
کرتیکو میری مشکل آسان ہے تو تو ہی



بھاتی نہیں ہے شاہی بس ہے تیری گدائی
بیشک حبیب اپنا سلطان ہے تو تو ہی



ہماری التجا ہے خواجہ قطب الدین کاکی سے
اور اپنا مدعا ہے خواجہ قطب الدین کاکی سے
ہمارے پیر و مرشد نے وہاں پہلے ریاضت کی
ملا جو راستہ ہے خواجہ قطب الدین کاکی سے

نہین ممکن رسائی پاس حق کے بوسیلہ کے
خدا ہمکو ملا ہے خواجہ قطب الدّین کاکی سے

فرید الدّین بدر الدّین حمید الدّین شمس الدّین
انھین کیا کیا ملا ہے خواجہ قطب الدّین کاکی سے

برنگ مردم دیدہ ہوا منظور آنکھون مین
نصائح جو کیا ہے خواجہ قطب الدّین کاکی سے

کوئی مشکل جو آتی ہی تو اونکا نام پڑھتا ہون
دلا دفع بلا ہے خواجہ قطب الدّین کاکی سے

تمامی چشتیہ ہند و دکن کے وجد کرتے ہین
ملا ذوق غنا ہے خواجہ قطب الدّین کاکی سے

عجب اکسیر ہے یہا نکے فقیرون کی توجہ مین

ملی کیا کیمیا ہے خواجہ قطب الدّین کاکی سے

اُنھین سے ماہ انور کا ہر جلوہ دونوں عالم مین

کہ دہلی پُر ضیا ہے خواجہ قطب الدّین کاکی سے

اُنھین کی فیض و برکت ہے اُنھین کی یہہ سخاوت ہے

کہ جمع اولیا ہے خواجہ قطب الدّین کاکی سے

کہا کرتے ہین اہل حق جو مظہر ولی کا مہ چمکا

یہ بزم اصفیا ہے خواجہ قطب الدّین کاکی سے

حبیب کمترین کو غیر کا محتاج مت کیجے

ہماری التجا ہے خواجہ قطب الدّین کاکی سے ۲۶۲

حلّالِ مشکلات تو ٹی ہی تو ٹی تو ٹی

مقبول کائنات تو ئی ہی تو ئی تو ٹی

۵

جرم و خطا سے میری کیون چشم پوش ہے

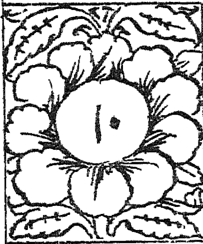
فضل و کرم کی ذات تو ئی ہی تو ئی تو ئی

اب اندنون مین سخت پریشان ہون ولے
کب غیر سے خدا کے کرے التجا کرون

ہان باعث نجات توئی ہی توئی توئی
جسپر مری برات توئی ہی توئی توئی



ہر جا توئی ہی حافظ و ناصر حبیب کا
ہر دم ہمارے ساتھ توئی ہی توئی توئی



سر برآرائے عرفان تاج بخش علم ربّانی
نظام الدّین و الملّت شہ محبوب یزدانی

جناب قدس سے اتری ہے رحمت انکی روضہ پر
یہان کرّوبیان کرتے ہین باہم نور افشانی

ہمین جو مشکلین پڑتی ہین تم سے عرض کرتی ہین
ہماری مشکل مشکل کی ہووے جلد آسانی

سگ درگاہ والا ہون نہین پھرتا ہون مین در در

امید زلہ خواری مین کیا کرتا ہون دربانی

تمہارے نور عارض کا تصوّر دل مین رہتا ہی

دلِ بیتاب مین اپنے ہی اک خورشید پنہانی

زلیخا سا تمہارے چاہ مین ہم کنوین جہانکے ہین

جمال باکمال اپنا دکھا اے یوسف ثانی

تمہارے اوسجگہہ پر لب ہلین یہان کام بن آئے

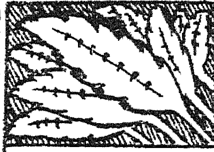
تمہاری مہر رحمت کی ادہر ہو نور افشانی

گدائی آپکے در کی ہے بہتر بادشاہی سے

خدا نے کُل مشائخ کی عطا کی تمکو سلطانی

دم مشکل ہے ہر دم ناکمین دم حزن سے آیا

کشاکش ہر نفس سے ہے کیجئے اب مشکل آسانی



حبیب خستہ خاطر خواجۂ حافظ کا طالب ہے



۲۶۴

الٰہی اوسکے باعث دور ہو میری پریشانی

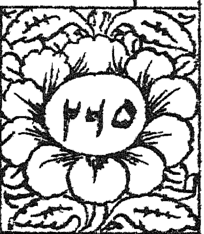
۵

ہمیشہ ظلم و ستم بپا کیجے
پر کسیطور سے ملا کیجے

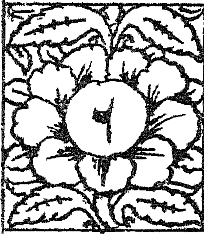
اے مسیحا مرے برای خدا
اپنے بیمار کی دوا کیجے

قصہ پرداز و داستان گو سے
میرے قصہ کو تم سنا کیجے

غم فرقت سے زیر سنگ ہون میں
کچھ تو ملنے کا راستا کیجے



۲۶۵



۶

آپکا ہی حبیب ای محبوب
گو وفا کیجے یا جفا کیجے

دو عالم مین سب میری عزت رہے
محمد علی کی عنایت رہے

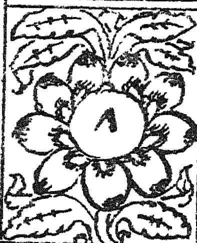
نہو گا کسیکا کوئی روز حشر
وہان فخر دین کی حمایت رہے

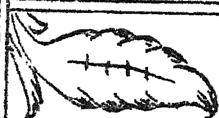
خدایا بحق سلیمان ولی
مرے سلسلہ کی حفاظت رہے

میرے آل و اولاد پر یا نبی	سدا چشتیون کی برکت رہے
میرے سر پہ محشر مین ای کردگار	کہ دامان خاتون جنت رہے



جنھون نے کہ کی مجھسے بیعت حبیب
اونھین حق کی دایم محبت رہے

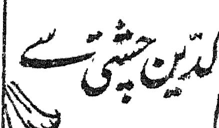




جو کوئی مل کے آیا شیخ علم الدین چشتی سے



ملا حق حقکو پایا شیخ علم الدین چشتی سے

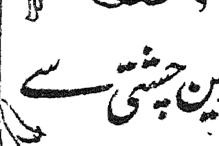


میرے قاصد تیرے صدقے براہ لطف شاہانہ



بیانکر حال میرا شیخ علم الدین چشتی سے

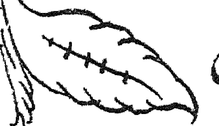


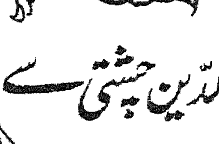


ہوئی ہی اب قرضداری ہمین ازبس ہی ناچاری



ذرا بولو کوئی جا شیخ علم الدین چشتی سے





وہی ہے عاشق صادق وہی ہی عارف کامل



لکھا

رکھا جسنے تو لا شیخ علم الدین چشتی سے

مدینہ مین دکن مین ہند مین پنجاب مین پھیلا

ولایت کا پکارا شیخ علم الدین چشتی سے

کہا کرتے ہین عاصی اس نظامیہ طریقہ کے

ہی جنّت مین اجارا شیخ علم الدین چشتی سے

نہ مطلب اُسکو حاصل ہو نہ کامل اور واصل ہو

کیا جسنے کنارا شیخ علم الدین چشتی سے

حبیب اپنی دعا ہی خواجگان چشت کی نعمت

۲۶۷ ملے مجھکو خدایا شیخ علم الدین چشتی سے



پاک کر دلکو اتقا کرکے | دیکھ ائینہ کو صفا کرکے

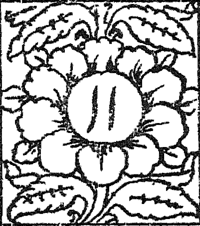
دامن اوست کا بعد مدّت کے | ہاتھ آیا خدا خدا کرکے

آئے دل مین کیجے اپنا مکان
جائیے مت ہمین خفا کرکے

ای مسیحا کرو مجھے زندہ
مرض عشق کی دوا کرکے



کی وہ محبوب نے وفا نہ حبیب
مین نے سمجھا تھا آشنا کرکے



کوئی جا کے کہو احوال میرا محمود راجن چشتی سے
ہی مطلب دل ایدل میرا محمود راجن چشتی سے

جسنے دلسے یاد کیا اور نام مبارک اونکا پڑھا
بر آویگا مقصد اوسکا محمود راجن چشتی سے

کی جسنے محبت مجھسے دلا یا جسنے حسد کی ڈالی بنا
مین عرض کرونگا تمامی جا محمود راجن چشتی سے

سب مشکلین آسان اوسکے ہوئی اور حاصل ارمان اوسکے ہوئے

جو دل سے اپنے عرض کیا محمود راجن چشتی سے

پیران پٹن جو جا پہنچا اور قبر مطہر کو دیکھا

خالی نہ پھرا کچھ لے آیا محمود راجن چشتی سے

سب فخری نوری سلیمانی کیا کرتی ہین اونکی دربانی

یہہ رتبۂ عالی اونکو ملا محمود راجن چشتی سے

رہے راضی جب سی علم الدین او رحضرت خواجہ نصیر الدین

ہان روشن اوسکا چراغ ہوا محمود راجن چشتی سے

سب مشکلین اوسکی ہون دم مین حل کوئی کام مین اوسکی نہ آوی خلل

جو کہ مانگے اٹھا کے ہاتھہ دعا محمود راجن چشتی سے

نہین کھلتا ہی کچھہ بھی راز دلا کہ یہہ سوداجنونکا کیسا ہوا

یہ مرض کی عجب نہین ہووے شفا محمود راجن چشتی سے

میری کشتی ہی بحر ضلالت مین موج الم سی آفت مین
نہین کوئی میرا کہی جا کی دلا محمود راجن چشتی سے
ہی وہ دام بلا مین سخت پھنسا ہی تجمین ہتا ہی صبح و مسا
کہو کوئی پیام حبیب کا جا محمود راجن چشتی سے

۲۶۹

۱۲

طبیعت پیچ جو یون کھا گئی ہی
یہ کسکی زلف کی یاد آگئی ہی
تمہاری زلف زنجیر آگئی ہے
گھٹا سورج کے اوپر چھا گئی ہے
تیری تصویر سنہہ بتلا گئی ہی
مجھے حیرت زدہ بنوا گئی ہی
حقیقت مین ہی وہ انسان کامل
حقیقت جسنے اپنی پا گئی ہی
نہ دیکھین صورت اغیار ہرگز
یہہ اپنے بات دلمین آگئی ہی
انا لیلی کہون مجنون سا حق ہے
انانیت اوسیکی چھا گئی ہی
دوئی کا توڑ ای دل تیغ زنار
کہ وحدت یک بین ہی پا گئی ہی

نشانمین بی نشان کے ہم جو تھے گم
تصور مین ہمارے گلبدن کے

اوسیکی شان ہم مین آگئی ہی
کلی نے گل بدن پیچ کھا گئی ہی

نکیون پھولے ہمارا غنچہ دل
وہ گل رخسار کی یاد آگئی ہی

ہمارا طور دل جلکر ہوا خاک
تجلّی کسنے یہہ دکھلا گئی ہی



حبیب عرفان ہی جسکو خدا کا
اوسیکو اپنی صورت بھا گئی ہی



دلا بس جسکو الفت ہی جمال الدّین حسن کی
عجب صورت و سیرت ہی جمال الدّین حسن کی

ہوئی جو اولیا غوث و قطب بدال اس گھر مین
یہ سب جود و سخاوت ہی جمال الدّین حسن کی

نکیون ہو نار دوزخ گلفشان گلنار سا گل گل

بلا شک ملکِ جنت ہی جمال الدین حسن کی

نہال فیض پھولا ہی کھلا ہی گلشن اہدے

خضر شاخ ہدایت ہے جمال الدین حسن کی

دلا ہے گرمی بازار محشر سرد سر تا سر

جہان پر عین رحمت ہی جمال الدین حسن کی

نصیر الدین چراغ دہلوی کے خانوادے مین

دلا شمع ولایت ہی جمال الدین حسن کی

سلیمانی و فخری ہین اسی خورشید کی ذرہ

عجایب مہر و برکت ہی جمال الدین حسن کی

عموماً دکھنی و گجراتی ہندی خاص پنجابی

بہہ سبکے دل مین الفت ہی جمال الدین حسن کی

اگرچہ ہون ضلالت مین ولیکن کیا مجھے پروا
مریدون کو ہدایت ہی جمال الدین حسن کی

بحمد اللہ حبیب خستہ جان کی حال پر ہر دم
عنایت ہی شفقت ہی جمال الدین حسن کی

۱۷۱

۱۰

تو بحر وحدت مین غوطہ زن ہو کہ دریکتا وہی ہی
کہان کی موج اور کہان کا قطرہ کہ عین دریا وہی ہی
لباس ہستی کو چاک کر دی ہر ایک رشتا وہی ہی
اوٹھا حجاب صفات نادان کہان کا پردا وہی ہی
وہی ہی اول وہی ہی آخر وہی ہی ظاہر وہی ہی باطن
بشکل آدم جو سب ملک سی کرایا سجدہ وہی وہی ہی
زلیخا کو باولی بنایا کنوئین وہ یوسف کو خود جھنکایا

لباس لیلی پہین کی مجنون جو منھہ دکھایا وہی وہی ہے

وہی تو عثمان ہی روہی ہی وہی تو خواجہ معین دین ہے

وہی تو دہلی کا قطب یکتا فرید مولیٰ وہی وہی ہی

وہی محمدؐ علی ولی ہی وہی سلیمان تو سوی ہے

وہی تو نور محمدیؐ ہی فخر پیارا وہی وہی ہے

جدا نہین ہی وہ مجھسے یک پل تماشا دیکھی ہی پتلیونکا

وہی ہی منظور عین ناظر کہ چشم بینا وہی وہی ہے

سمجھہ نہ غیر خدا کسیکو اُٹھا دی دل سے دوئیکا پردہ

جہات ستہ مین دیکھہ دو بین کہ عین یکتا وہی ہی ہے

وہی ہی تار اور وہی ہی زخمہ وہی ہی ستار اور وہی ہی دلکش

نوای مطرب مین طرز نو سی ترانہ آرا وہی وہی ہے

جو ہنی اوس بت سی کی تھی الفت تو پائی لا کھون طرح کی لذت

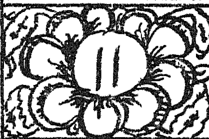
حبیب عاشق کو دو جہا نمین کیا جو رسوا وہی فی ہی ہی

الٰہی بحرمت شیخ المشایخ مظہر اللہ الصمد شیخ محمدؒ رضی اللہ تعالے عنہ - در حبیب الاولیا است کہ نام شریف آنحضرت شیخ محمدؒ است و کنیت ابی الحسن و لقب شمس الحق و الدین ابن شیخ حسن محمد چشتی - و آنحضرت تا دوازدہ سال در مقام قطبیت بودند بعد ازان بمقام محبوبیت رسیدند و تولد گرامی آنحضرت در سال نہصد و پنجاہ و شش ہجری بودہ - چنانچہ از لفظ شیخ ولی مفہوم میشود - وفات آنحضرت وقت چاشت روز یکشنبہ تاریخ بست و نہم ماہ ربیع الاول ۱۰۴۰ھ و عمر شریفش ہشتاد و چہار سال

از انجمله ارشاد پنجاه و ہشت سال۔ و قبر شریف در پورهٔ شاہپور احمد آباد گجرات در پہلوے پدر خود شرق رویہ واقع ست



مطلع



مظہر ذات خدا شیخ محمد چشتی
مطلع مظہر صفا شیخ محمد چشتی

ملک و جن و بشر آپکی ہیں تابع حکم
حاکم حکم قضا شیخ محمد چشتی

مستفیض آپکے دروازہ سے ہیں خاص و عوام
مرجع شاہ و گدا شیخ محمد چشتی

ہو نمیں کچھ بھی دکھلائیگا سیدھی راہ
ہادی راہ ہدیٰ شیخ محمد چشتی

نزع میں گور میں محشر میں برائے امداد
کون ہے آپ سوا شیخ محمد چشتی

شب وحشت کے اندھیرے نے اوڑائی ہیں ہوش
شمع رخسار دکھا شیخ محمد چشتی

گوشۂ چشم کا مشتاق ہے یہ سر گشتہ
یک نظر کیجیگا شیخ محمد چشتی

جان بلب ہے مری کشتی لب ساحل پہنچے
آپ ہو ناخدا شیخ محمد چشتی

دم میں مشکل مری حل ہوتی ہے ہر دم اہل	جسکو گھڑی کہتا ہوں یا شیخ محمد چشتی
گوہر آبرو اور لوگو جان ایمان	آپکے نذر کیا شیخ محمد چشتی

۲۶۳

کیوں نہ محبوب حبیب ہے وہ دل و جان حبیب
خاص محبوب خدا شیخ محمد چشتی

۱۵

پردہ جب رخ سے اٹھایا یار نے	مجھکو دیوانہ بنایا یار نے
کر پریشان مشک کاکل سر بسر	ہمکو سرگشتہ پھرایا یار نے
کیا کہوں نیرنگیاں اسکی دلا	رنگ نیرنگی دکھایا یار نے
بنکے صیاد ازل دانہ صفت	دام میں اپنے پھنسایا یار نے
ہر تعین میں تشخص کا لباس	پہنکے خود آپ آیا یار نے
سر بسر سارے ملائک سے بہم	ہمکو کیا سجدہ کرایا یار نے
عین مردم ہو کے ہر پل آنکھ میں	پتلیوں نکو کیا دکھایا یار نے

صورت آدم میں ہو کر جلوہ گر
اپنی خود صورت چھپایا یار نے

اہل دنیا کے کاروبار سے
مجھکو بے پروا بنایا یار نے

غیر ہر پل چشم دل سے ہی پرے
آپ جب نظرین لڑایا یار نے

ہو گئی سب سے فراموشی مجھے
کچھ سبق ایسا پڑہایا یار نے

آپ اپنے دیکھنے کیواسطے
مجھکو آئینہ بنایا یار نے

اتبلک عشاق ہین مست الست
کچھ نوا ایسی سنایا یار نے

آئے ہین اعیان ثابت سے یہان
ناچ کیا ہمکو نچایا یار نے



غیر نظر و نمین نہین آتا حبیب
جیمین کچھ ایسا سمایا یار نے



مدد یا شیخ مولانا کلیم اللہ جہان بادی
بھروسا ہے مجھے تیرا کلیم اللہ جہان بادی

مجھے رنج و الم گھیر اکلیم اللہ جہان بادی

بھیکاری ہون تیرے در کا کلیم اللہ جہان بادی

دل نادیدہ ہے مشتاق تیرے روی انور کا

جمال اپنا ذرا دکھلا کلیم اللہ جہان بادی

محبت دلمین آنکھو مین تصور ہے تیرا ہر پل

میرے سر مین ہوا سودا کلیم اللہ جہان بادی

تمھین محبوب رب کے ہو تمھین مطلوب حق کی ہو

شرف مین کون ہی تمسا کلیم اللہ جہان بادی

ذرا شیخ المشائخ شیخ یحییٰ کے لئے دیکھو

عجائب حال ہے میرا کلیم اللہ جہان بادی

یکایک آگئی ہے ناو میری اب تباہی مین

سے اب پار کیجے گا کلیم اللہ جہان بادی

دکن مین ہند مین پنجاب مین پورب مین توسہ مین

تمھارا فیض ہے پھیلا کلیم اللہ جہان بادی

ولایت مین کرامت مین شفقت مین سخاوت مین

نہین تم سا ہوا پیدا کلیم اللہ جہان بادی

عنایت کوئی لقمہ کیجئے کشکول سے اپنے

گدا ہون آپکا شاہا کلیم اللہ جہان بادی

ہر اک مظہر مین ہے ظاہر تمھارا چہرۂ انور

کدہر شیرین کہان لیلےٰ کلیم اللہ جہان بادی

مجھے ملجائے صدقہ خواجہ فخرالدین چشتی کا

ہو فخر عالم عقبےٰ کلیم اللہ جہان بادی

حبیب بندہ مسکین کو دیکھو ترحم سے

۲۷۵ اکرم مؤرخہ عدد یاشیخ مولانا کلیم اللہ جہان بادی

صلّ علی النبی یہ صلوٰۃ و سلام ہے
حاجی بنا ہوں دل میرا بیت الحرام ہے

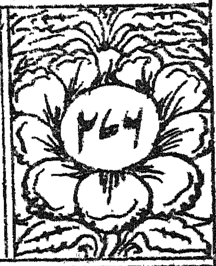
حق سے کہو نگا حشر میں جب جا ہوں بھیجے
محبوب ہیں خدا کے جو خواجہ نظام دین

عشاق دین دار کو عشق بتاں یار
کہتے ہیں سب ملک کہ چلو مصطفیٰ کے پاس

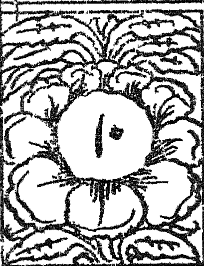
تو سین جسکی ابرو کا ادنیٰ مقام ہے
کہتے ہیں لامکان جسے اپنا مقام ہے

کچھ خواجگان چشت کے بندی کو کام ہے
دین نبی کا انہوں نے لا انتظام ہے

میر لطیر فسی ہندوؤں کو رام رام ہے
یہ باب جبرئیل یہ باب السلام ہے



منکر نکیر دیکھ کہینگے حبیب کو
یہ تو حسین ابن علی کا غلام ہے



جانشین مصطفیٰ شاہ کلیم اللہ دہلی
نائب شیخ گلستان شاہ کلیم اللہ دہلی

گر برا ہوں یا بھلا شاہ کلیم اللہ ولی
پر گدا ہوں آپکا شاہ کلیم اللہ ولی

حاجتیں کیجیے روا اس بندۂ ناچیز کی
آپ ہو مشکلکشا شاہ کلیم اللہ ولی

ضعف سے دم ناک میں ہے آگئی قوت گئی ندو
ہے یہ دلسی التجا شاہ کلیم اللہ ولی

رنجمیں غم میں الم میں بیکسی کے حال میں
ہے تمہارا آسرا شاہ کلیم اللہ ولی

گو میں باغ دہر میں ہوں خار رسا خوار و ذلیل
ہوں ولیکن آپکا شاہ کلیم اللہ ولی

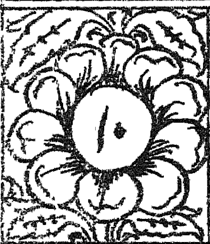
یہاں میرا کوئی نہیں کوئی نہیں کوئی نہیں
آپکے در کے سوا شاہ کلیم اللہ ولی

آئیے جلدی رہا کیجیے مصیبت سے مجھے
ہوں گرفتار بلا شاہ کلیم اللہ ولی

دستگیری کیجیے اس بے سر و ساماں کی
آپ ہو دست خدا شاہ کلیم اللہ ولی



چشم رحمت سے حبیب بے سر و ساماں پر
کیجئے عین عطا شاہ کلیم اللہ ولی



کعبہ و دیر و کلیسا تو ہے
بت تو ئی اور بت آرا تو ہے

ہے تجلّی جلالی کا ظہور
غیر جو آپ کو سمجھا تو ہے

شش جہت میں ہے عیاں تیرا نور
تو ہی آئینہ و بینا تو ہے

کون عارف ہے یہ بتلا دیجے
آپ خود آپ کو جانا تو ہے

ہر تعیّن میں نئی شان بنا
قیس و فرہاد و زلیخا تو ہے

تو ہی ہے کوئی نہیں تیرا شریک
غیب سے چھا نبہ جو آیا تو ہے

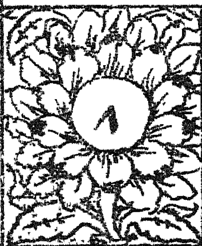
ذات مطلق ہے تیری بی اطلاق
قید مطلق سے مبرّا تو ہے

کسکو دکھلانے مظاہر میں ظہور
عین ناسوت میں آیا تو ہے

عین رب شکل عرب میں ہے نہاں
عین اعیان میں جو آیا تو ہے



تو ہی محبوب ہے اور تو ہی حبیب
کہے وامق کہے عذرا تو ہے



انت المرشد انت الھادی نظام دین اورنگ آبادی



انت القلبی انت فوادی نظام دین اورنگ آبادی

پھانکی بلا کو کیجے دور میرے مرشد میرے حضور

ہند و دکن کے آبادی نظام دین اورنگ آبادی

نفس شیطان دشمن ہے دین کا میرے رہزن ہے

کیجے عدو کی بربادی نظام دین اورنگ ابادی

کوئی نہیں ہے دادرس آپ سوائے میرا بس

سُن لو میری فریادی نظام دین اورنگ آبادی

باایمان دنیا سے گزروں چشت کا مُحتا بنکر رہوں

اوسدن میری ہے شادی نظام دین اورنگ آبادی

جلدی سیدھی راہ بتاؤ راہ ہدایت پر لاؤ

میرے رہبر میرے ہادی نظام دین اورنگ آبادی

کوئی نہین سُنتا میری نا تو خبر لیتا میری
یھہ نگری ہی بیداد ی نظامِ دین اورنگ آبادی
اپنے حبیب کو راہ بتاؤ عاشق اپنا اُسکو بناؤ
وہی غلامِ خیر آبادی نظامِ دین اورنگ آبادی

۲۷۹

۴۳

دنیا مین کون مرتبہ دانِ فقیر ہی
ہی متصف صفاتِ خدا سے او ذات کا پاک
جو لا مکان ہی وہ مکانِ فقیر ہی
واللہ کچھہ عجیب ہی شانِ فقیر ہی

۲۸۰

مشکول مین ہین اُنکی عجب رنگ کی مزی
لبریز نعمتون سی یھہ خوانِ فقیر ہی

۲۸۱

معین الدین شاہِ اولیا ہی
معین الدین سبطِ مصطفےٰ ہی
ضعیفی ناتوانی عاجزی مین
معین الدین قطبِ اصفیا ہی
معین الدین رہبر کبریا ہی
معین الدین پیرونکا عصا ہے

لکھا تھا بعدِ رحلت سبز خط سے ۔۔۔ معین الدین محبوبِ خدا ہے

ولد سرّ ابی ہوتا ہے برحق ۔۔۔ معین الدین ابنِ مرتضیٰ ہے

محیّ الدین سے پوچھو انکی تعریف ۔۔۔ معین الدین آیاتِ خدا ہے

ہوئی ہے دین کو اُس سے روشنائی ۔۔۔ معین الدین نورِ کبریا ہے

جہانمین ہے جہانبانی اوسکی ۔۔۔ معین الدین جہانکا بادشا ہے

اگرچہ ہون ضلالتمین ولیکن ۔۔۔ معین الدین میرا رہنما ہے

نکیون حاجت روا ہو ایکدم مین ۔۔۔ معین الدین میرا حاجت روا ہے

بنی جس سے وہ جا اجمیر دیکھے ۔۔۔ معین الدین کیا دولہ بنا ہے

تمامی اولیا حقسے الحق ۔۔۔ معین الدین کو حقنے چن لیا ہے

نکیجے غیر کا اپنے کو محتاج ۔۔۔ ہماری آپ سے یہ التجا ہے

پکارو درد و غم مین دردمندو ۔۔۔ معین الدین دردونکی دوا ہے

نہوں کس طرح اے دل مشکلیں حل
معین الدین میرا مشکل کشا ہے

ہر اک حاجت دلی کی ہو ہوئیں
معین الدین کے در پر کھڑا ہے

مریدوں کو سب اپنے سلسلے کے
معین الدین ہر دم دیکھتا ہے

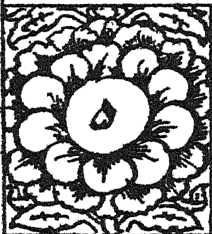
بوقتِ نزع و گرمیِ قیامت
معین الدین تیرا آسرا ہے

قطب اور غوث تم کہتے ہو جسکو
معین الدین کے در کا مانگتا ہے

ہر اک سے سن رہا ہوں مدینے میں
معین الدین چشتی کہہ رہا ہے



حبیب بینوا ہے نام جسکا
معین الدین کے در کا گدا ہے

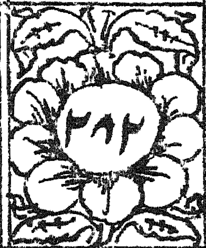


جسے یار کی در پہ عزت ملی
اوسے دین و دنیا کی دولت ملی

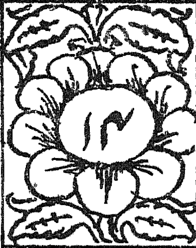
تو کر زاہدا باغ جنت میں سیر
ہمیں کوی جاناں میں راحت ملی

نکیوں بار ور ہو نہالِ کرامت
کرم سے وہ گل کے کرامت ملی

قبا ہو گئی خلعتِ جاہ و حشمت	گدائی کی جسبد سے خلعت ملی



ولا جسکو حافظ کی ہی ای حبیب
اوسے گھر مین بیٹھے ولایت ملی



مطلعِ نورِ خدا خواجہ سلیمان چشتی	مقطعِ عزّ و علا خواجہ سلیمان چشتی
فخرِ دین شاہِ صفا خواجہ سلیمان چشتی	ہی نظامِ دو سرا خواجہ سلیمان چشتی
ای شہنشاہِ ہدیٰ خواجہ سلیمان چشتی	تختِ آرایِ ولا خواجہ سلیمان چشتی
دفترِ علمِ خدا خواجہ سلیمان چشتی	فردِ دیوانِ قضا خواجہ سلیمان چشتی
مظہرِ دستِ خدا خواجہ سلیمان چشتی	مرکزِ عینِ رضا خواجہ سلیمان چشتی
وہ سلیمانِ زمان ہی کہ دو عالم سے	فیض پاتی ہی سدا خواجہ سلیمان چشتی
عرش سے فرش تلک ماہی سے لیکر تا ماہ	کرتی ہین تیری ثنا خواجہ سلیمان چشتی
یکنظر چشم سے گردش مین ہین لیل و نہار	چشمِ رحمت بکشا خواجہ سلیمان چشتی

قطعہ

حافظِ مصحفِ توحید شہِ خیر آباد
ہیں وہ محبوبِ خدا خواجہ سلیمان چشتی

اپنے یاروں میں جو رتبہ سیرِ حافظ کو دیا
وہ کسی کو نہ دیا خواجہ سلیمان چشتی

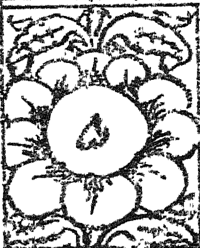
گوہرِ بحرِ صفا خواجۂ یاران کرم
رہبرِ راہِ خدا خواجہ سلیمان چشتی

شوق سے پھولتی گل ہوتی ہیں جس تک کلی
جب کہ کہتا ہوں میں یا خواجہ سلیمان چشتی

جان بلب ہوں میں بلا دل ہے جانبخش مسیح
دردِ مارا کی دوا خواجہ سلیمان چشتی



کوئی مامن نہیں پاتا ہے زمیں تا حبیب
درِ اقدس کے سوا خواجہ سلیمان چشتی



قربان ساقیا تیری حسن و جمال کے
جامِ وصال دی مجھے خم سے نکال کے

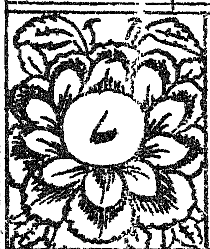
ناصح نصیحتوں سے تیری فائدہ ہے کیا
ہم معتقد نہیں ہیں تیری قیل و قال کے

جب سے نہیں وہ ماہِ دو ہفتہ ہمارے پاس
ہر روز نشہ ہیں میں ہیں وسال کے

ہی قال سی مقام پہ اپنا اسلئے | شگفتہ دل ہیں ہم ہیں لا اہل حال کے



پامال مال کا ہی مآل اے حبیب مال
جو ہیں مآل بین نہیں شگفتہ مال کے



سرمایۂ عرفان ہے خواجہ سُلیمان تونسوی
پیرایۂ ایمان ہے خواجہ سلیمان تونسوی
دین کی ہدایت اوس سی ہی دنیا کی رحمت اُس سے ہی
دُنیا و دین کی جان ہے خواجہ سلیمان تونسوی
مطلوبِ ہر شاہ و گدا دنیا و دین کا بادشاہ
کیا خسروِ ذیشان ہی خواجہ سلیمان تونسوی
ہر بسیر و سامان کا بیشک سر و سامان ہی
ہر درد کی درمان ہے خواجہ سلیمان تونسوی

جن و بشر حور و ملک سب تابعِ فرمان ہین

سلطانِ انس و جان ہی خواجہ سلیمان تونسوی

نورِ خدا اصلِ خدا دستِ خدا ازورِ خدا

شانِ خدا ہر آن سے ہے خواجہ سلیمان تونسوی

کیا غم حبیبِ کمترین حافظ ہی تیرا فخر دین

اور شافعِ عصیان ہی خواجہ سلیمان تونسوی ۲۸۵

۵

روی جانان اور ہی صبحِ سعادت اور ہی

شامِ گیسو اور ہی اور شامِ غربت اور ہی

زاہدا کب زہد پر موقوف ہی وصلِ خدا

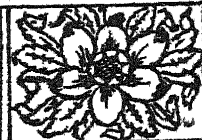
زہد اپنا اور ہی حق کی عنایت اور ہی

جسمِ عریان مین ہوئے ہین بیدلی کیا حصول

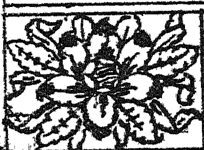
ظاہر مخلوق مین دیکھو تو عزت اور ہی

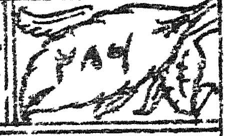
دربدر کیونکر ہوئی دربدر گو گردش دلا

ماہِ کامل اور ہی مہرِ ولایت اور ہی



حُبِّ حافظ اور ہی سُن ای حبیبِ بینوا





حُبِّ مولیٰ اور ہی اور حُبِّ دولت اور ہے



کُھلا جب مجھپہ معنی اینما کی
جدہر دیکھا اودہر صورت خدا کی

ہماری نیستی ہی عینِ ہستی
ہوئی فانی یہی صورت بقا کی

تجلّیِ جلالی کا اثر ہے
دگر نہ اصل کب ہی ماسوا کی

فرشتون نے کیا ہی جسکو سجدہ
عجب پتلا ہی یہہ انسان خاکی

ہی الفقر اذا تم ہو اللہ
فقیری بادشاہت ہی گدا کی

لگاؤن سرمہ آسا چشم جان مین
ملے گر خاکِ پا آل عبا کی

عدو کا شق ہوا سینہ سراسر
ہوئی تائید جسپر مرتضیٰ کی



دکھا ہر تن مین جلوہ پنجتن کا
جمیلا چشمِ دل جب مین وا کی



قبلۂ اہلِ صفا خواجہ محمد علی
کعبۂ اہل فنا خواجہ محمد علی

چشم کا بیمار ہوں طالبِ دیدار ہوں
شکل تو اپنی دکھا خواجہ محمد علی

شافعِ روزِ جزا کاشفِ سرِّ خدا
دافعِ رنج و بلا خواجہ محمد علی

چشت کے دربار کا فخر ہی سرکار کا
کچھ ہو تصدق عطا خواجہ محمد علی

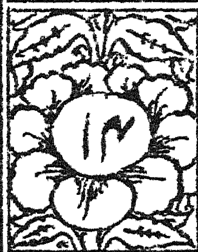
قاضیِ حاجات ہے رافعِ درجات ہے
نام مبارک ترا خواجہ محمد علی

آنکھ میں تصویر ہے پاؤں میں زنجیر ہے
ذکر ہی عشاق کا خواجہ محمد علی

حافظِ ہر دوسرا نائبِ مشکلکشا
ہادیِ راہِ ہدیٰ خواجہ محمد علی



عاجز و مسکین حبیب در پہ پڑا جو غریب
چشمِ عنایت ہوا خواجہ محمد علی



واہ کیا شان ہے شانِ چشتی
رشکِ فردوس مکان چشتی

جس جہاں عشق ہے اور سوز و گداز
ہے خریدار دکان چشتی

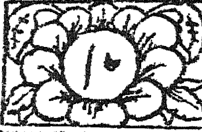
سیکڑوں مست ہیں لاکھوں سرشار
خانۂ می ہے مکان چشتی

تیر مقصد لب معشوق بنے | کیونکہ سیفی ہے زبان چشتی
آگے سوداگر و سودا لے لو | ہر شہر مین ہی دکان چشتی
فخر دین چلہ نشین تیر افگن | ہی کماندار جوان چشتی
حال مستی کا میری خالی ہی | کیونکہ ہون بادہ کشان چشتی
بی نشان تک کی نشان جٹی ہی | عین مقصد ہی نشان چشتی
غیر دانندۂ اسرار نہان | کون ہی مرتبہ دان چشتی
بی بیان ذات ہی مجموع صفات | ہوسکے کس سے بیان چشتی
تیغ زن کیون نہ سپر افگن ہون | چڑھی رہتی ہی کمان چشتی
ٹکٹکی پیر و جوان کی ہی بندھی | کون آتا ہی جوان چشتی
ہر دم دیدہ نی در پردہ کہا | نظر آتا ہے جوان چشتی


بندۂ عاجز و بیچارہ حبیب




ہی سگ نعمت خوان چشتی



میرے پیر خواجہ محمد علی — ہون دستگیر خواجہ محمد علی

نہین میری نالہ مین کچھہ اب اثر — دی تاثیر خواجہ محمد علی

تیرے سامنے جو کوئی آگیا — ہی نخچیر خواجہ محمد علی

مژہ کا تیری دلمین عشاق کے — لگا تیر خواجہ محمد علی

پدر ہی میرا اور نہ مادر میری — نہ ہمشیر خواجہ محمد علی

تمہارے محبت کی ہان پانون مین — ہی زنجیر خواجہ محمد علی

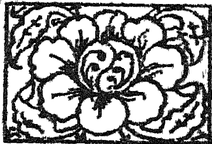
انھین بخشوانا جو آکر پلائی — مجھے شیر خواجہ محمد علی

میری نفس دشمن کا سر کاٹنے — دی شمشیر خواجہ محمد علی

مریدونکی تیرے بروز جزا — ہی توقیر خواجہ محمد علی

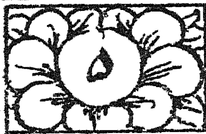


سیہ ہوگیا اب تو قلب جلیب





دے تنویر خواجہ محمدؐ علی



سید الاولیا خبر لو میری
ہند کے بادشا خبر لو میری

خواجۂ خواجگان معین الدّین
نایب مصطفےٰ خبر لو میری

ہوں پریشان بندنوں میں بہت
زود بہر خدا خبر لو میری

تم بلاشک علی کی پوتی ہو
میری مشکلکشا خبر لو میری



بینوائی سے ہی حبیب حزین
سازِ ہے بینوا خبر لو میری



ترحم کرو مجھپہ کامل ولی
بحق محمد محمد ولی

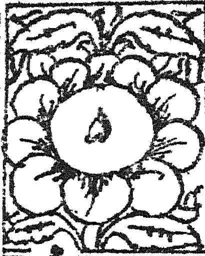
کرو اب عنایت سی تازہ چمن
میری دل کی کملا گئی ہی کلی

کسے اب تمنّا ہی باغ ارم کی
مجھے رشک جنّت ہی تیری گلی

نقاب اپنی منھہ سی اٹھاتے نہین
کہ عشّاق کو پڑ گئی تلملی



کرو شاد اپنی حبیب حزین کو
نہایت ہی دکھ میں ہے بیکلی

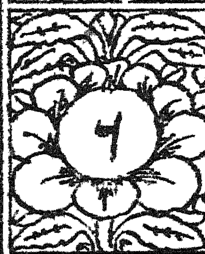


ای خالق زمان و زمین و فلک مجھی
ٹھیری ہے زندگی تیری دیدار پر مری
اوس بی لباس کی ہین عجب شان لباس
کیسا یہ جزنی بار امانت اٹھالیا

دکھلا دی شش جہت مین تو اپنی جھلک مجھے
ای شمع طور جلد دکھا جا جھلک مجھی
پوشاک کھینچ کر دکھا یا بھڑک مجھی
ہو سر بجیب کہنے لگے سب ملک مجھی



ایسا دماغ مین تو بس آجا حبیب کی
ہر جا پہ کوی یار کی آوی مہک مجھی



بابا شرف الدین چشتی اب خدا کے واسطے
حل میری مشکل کرو مشکلکشا کے واسطے
خواجگان چشت کی بندہ کو کچھہ ملجاے بھیک

در پہ حاضر آپکے ہے التجا کے واسطے

ہو معین الدّین چشتی کی اعانت دمبدم

خواجہ عثمان ہرونی اہل عطا کے واسطے

مرکز پرکار گردش ہوں مدد کیجے میری

خواجہ قطب الدّین قطب الاولیا کے واسطے

اس گدا پر یکنظر ہووے نگاہ عین لطف

شہ نظام الدّین محبوب خدا کے واسطے

کچھ حبیب بینوا کو ہو عنایت ساز و برگ

ہاتھ پھیلایا ہے گل سا التجا کیواسطے

۲۹۴

آنکھ مین نیند بھری رہتی ہے
ہر نفس دل کے مرقع مین دلا

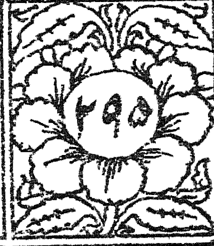
جیسا شیشے مین پری رہتی ہے
اوسکی تصویر دھری رہتی ہے

بیخبر کی جسسے ملتی ہی خبر — خود اوسے بیخبری رہتی ہی

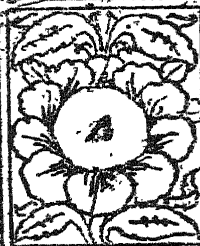
دل سوز انکو جلاتی ہی ہردم — ہو بہبو کا وہ پری رہتی ہی

مردم دیدہ لڑاتی ہی آنکھین — عین دیدہ مین اڑی رہتی ہی

جب تجلی کا برستا ہی منہہ — کشت امید ہری رہتی ہی



رویا اسطرح تیری غم مین حبیب
جسطرح منہہ کی جھڑی رہتی ہی



میری التجا ہی محمد علی سے — محمد علی خاص حق کی ولی ہے

رموز محمد علیمین نہان ہین — نہین بو کی گل کو جدائی کلی سے

ہون بیکل ہی میرے دلکو پڑی نہین کل — نہایت گذرتی ہی اب بیکلی سے

میری گل کی بو مجہین ایسی سمائی — نہ مطلب ہی گل سے نہ رغبت کلی سے

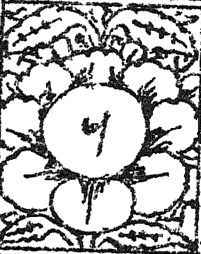
ہر اک فعل کا حق ہی فاعل حقیقی — تو فاعل سمجھہ غیر کو جاہلی سے

صفات خدا ذات سے کب جدا ہین
تو سمجھا ہی غیر اُنکو جاہلی سے

خدا سے خدا کو طلب کر تو ہر دم
یہہ کامل لے نکتہ کہا کاملی سے



حبیب کمین مانگ لی دین و دنیا
نبی سی سخی سے علی سے ولی سے



قادر کے خاندان مین کس طور کی جھلک ہے
خواجہ کے خاندان مین کس وضع کی چمک ہے

بغداد مین وہی ہین اجمیر مین وہی ہین
روضہ پہ اونکے ساجد دل سے ہر اک ملک ہے

از ماہ تا بماہی حق نے دی اونکو شاہی
نقارہ اونکا بجتا از ارض تا فلک ہے

تھانہ مھتر بات تنھا نہ چرخ مہ کو

گردش مین اُسکے دایم سرگشتہ خود فلک ہے

جو ہے غلام خواجہ وہ ہے ہمارا آقا

حبِّ جنابِ خواجہ ایمان کی نمک ہے

محبوب کبریا کے ہین وہ حبیب الحق

اسمین نہ کچھہ تردّد اس مین نہ ہمکو شک ہے

فضاے عرشِ اعظم وسعت میدان حافظ ہے

فلک کا دورسب گوے خمِ چوگانِ حافظ ہے

قمر سایہ مین جسکے اقتباسِ نور کرتا ہے

وہ شمسِ عالم آرا عارضِ تابانِ حافظ ہے

حبابِ آسمان جسمین نہین تھمتا تلاطم سے

وہ بحرِ بیکرانہ قلزمِ عرفان حافظ ہے

حرم مین دیر مین رہتا ہی چرچا اُسکی خوبی کا

قیامت تک جہان مین مظہر فیضانِ حافظ ہی

نہین کچھہ ہمکو خوفِ آفتاب حشر اے زاہد

کہ سر پر ابرِ رحمت سایۂ دامانِ حافظ ہی

گلستانِ ارم مین جائے یا باغ جنّت مین

میرے سر مین ہوائے روضۂ رضوانِ حافظ ہی

نہین کچھہ غم مجھے گھیرا ہے جو شامِ ضلالت نے

کہ تا صبحِ قیامت وادرِ ایوانِ حافظ ہے

زبان پر نغمۂ داؤد ہے یہان نامِ حافظ سے

نوائے بلبلِ شیراز مین الحانِ حافظ ہی

گدائے شاہ خیر آباد ہو جا بادشاہی کر

۲۹۸ ۶ جبیب بانوا تو بندۂ فرمان حافظ ہے

نزع میں اور گور میں یار میری پاس ہے
مین ہون غنی جہان کب مجھی افلاس ہے

یار نہین جسکی پاس کیون نہو ہر دم اداس
جیمین کبھی کیا کیا خیال لا رہا خناس ہے

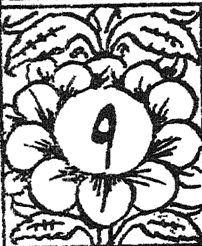
غیر نہ اوسکا شہر یک جان سے الا شریک
دلمین سے پیر غیر کا پڑ گیا وسواس ہے

خواجہ محمد علی اور سلیمان ولی
ایک سیر اخضر ہی دوسرا الیاس ہے

پاس ہی ہر ایک کے دور کسی سی نہین
موتی مین جیسن آب ہی پھولمین جیسن باس ہے



جہل سے جسنی جبیب اپنے کو جانا ہی غیر
ناس وہ ہرگز نہین جان کہ نسناس ہے



مہر جلال خواجہ محمد علی ولی
ماہ جمال خواجہ محمد علی ولی

تم باخبر ہو کیون نہین لیتی میری خبر
میرا یہ حال خواجہ محمد علی ولی

یا شیخ تیری حسن سے تشبیہ کسکو دون
کسکی مجال خواجہ محمد علی ولی

اس آفتاب حسن کی تابان ہے جھلک
بدرِ کمال خواجہ محمدؐ علی ولی

فی الواقعی تو آل محمدؐ کے باغ کا
نونہال خواجہ محمدؐ علی ولی

ورد زبان ہے خواجہ سلیمانؒ تونسوی
دل مین خیال خواجہ محمدؐ علی ولی

آسان ہین مشکلین میری نزدیک آپ کے
مجھکو محال خواجہ محمدؐ علی ولی

کشتی ہماری اندنون طوفان مین آگئی
جلدی نکال خواجہ محمدؐ علی ولی



تیرا غلام عاجز و مسکین حبیب ہے
اوسکو سنبھال خواجہ محمدؐ علی ولی



دردی کو شفا دینا یہ کام تمہارا ہے
مُردون کو جلا دینا یہ کام تمہارا ہے

یا شیخ میری کشتی اب آگئی طوفان مین
ڈوبون کو ترا دینا یہ کام تمہارا ہے

اب کس سے کہون جا کے مین حال دل ہجران
بچھڑون کو ملا دینا یہ کام تمہارا ہے

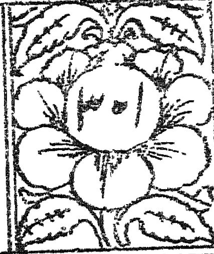
اے خضر میرے رہبر گم کردہ رہ ہون مین
اب راہ بتا دینا یہ کام تمہارا ہے

گر سنگ ہو سنگین دل ایک پل مین ہو بسمل
زاہد کو لٹا دینا یہہ کام تمھارا ہے

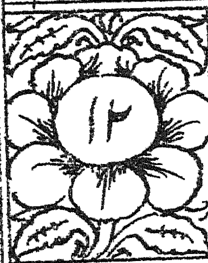
بگڑی ہوئی کامون کو اس بت نے بنا کر
یکدم مین بنا دینا یہہ کام تمھارا ہے

ابرو کے اشارے نے کشتہ کیا عالم کو
ٹھوکر سے اٹھا دینا یہہ کام تمھارا ہے

عاشق کو دم ہر دن اور رقیب کو تحسین
صورت کو دکھا دینا یہہ کام تمھارا ہے



اب پیر طیب اپنے ہو جا گر گنا ہونگا
محشر مین بچا لینا یہہ کام تمھارا ہے



پھر خدا کے ولی کا صندل ہے
جانشین نبی کا صندل ہے

بے وضو نام لی نہین سکتا
آج اُس متقی کا صندل ہے

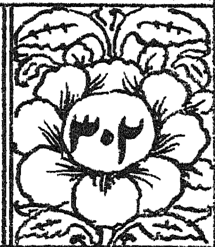
آل ہین صاحب کرامت ہین
یہہ بھی گویا نبی کا صندل ہے

ہی جو معشوق کی سنگار کا دن
عاشقو نکی خوشی کا صندل ہے

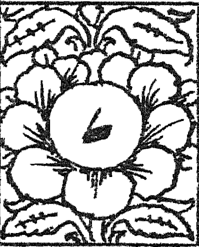
یہان ملک مین میان ہمین پیر ہین
کہیئے ایسا کسیکا صندل ہے

عارف و حافظِ کلام اللہ
خوانِ نعمت کا جسکی ہی نزول
آشنا ساتھہ ہین نہین اغیار
ہادی کا ملان دین جو تھا
مبتدی جسکا عقل اوّل ہی
غیر حق کوئی کچھہ نہین کہتا

ہان محمد علی کا صندل ہی
کس کریم و سخی کا صندل ہی
یہہ ترا دوستی کا صندل ہی
اُس دلیل قوی کا صندل ہی
آج اُس منتہی کا صندل ہی
واہ کس راستی کا صندل ہی



وجد مین ای حبیب ہون مین بھی
عالم بیخودی کا صندل ہی



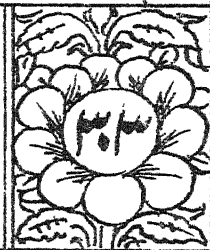
کاشف اسرار خفی و جلی
تیری عنایت سے ہو گئین باغ باغ
آج لا آن کے وہ گلدستہ

قدوۂ دین خواجہ محمد علی
گل سی بیخو تکر کھلے دل کی کلی
جسکی تھی فکر تمین سدا بیکلی

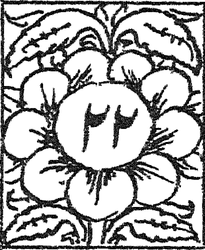
خواہش جنت نہین دل مین میری
گلشن فردوس ہی تیری گلی

اُڑ گئے کثرت کے تمامی نقوش
گلشن وحدت کی ہوا جب چلی

دام محبت مین پھنسا جب سے دل
بات کسیکی نہین لگتی بھلی



واصل محبوب الٰہی حبیب
سر سے بلا ہجر کی یکسر ٹلی



آج محبوبِ خدا کا عرس ہی
جانشین مصطفےٰ کا عرس ہے

عاشقون کے مقتدے کا عرس ہی
عارفون کے پیشوا کا عرس ہے

جسکو جو کچھ مانگنا ہو مانگ لو
پاوگے مقصد نما کا عرس ہے

ہوتے ہین دارین کے مطلب حصول
آج اُس حاجت روا کا عرس ہے

سید والا ہمم عالی نسب
خسرو ملک ہدا کا عرس ہے

جسکے حافظ ہین محمدؐ اور علی
اُس صفات مرتضیٰ کا عرس ہے

قدسیوں کو وجد ہے حوروں کو حال
واصلِ ذاتِ خدا کا عرس ہے

آشنا کہتے ہیں بیڑا پار ہے
آج اپنے ناخدا کا عرس ہے

آب ہے گوہر نہیں آب آبرو
آج اُس بحرِ صفا کا عرس ہے

شمع ایمن سے نہ کیوں روشن ہو خلق
موسیِ جلوہ نما کا عرس ہے

حافظِ دنیا و دین قطبِ مبین
شرحِ شانِ لافتیٰ کا عرس ہے

مورچل زلفِ زلیخا کا بنے
یوسفِ گلگوں قبا کا عرس ہے

جسکے قسمت ہو یہ جلوہ دیکھ لے
کاشفِ سرِّ خدا کا عرس ہے

منزلِ مقصود کو پہنچینگے ہم
آج اپنے رہنما کا عرس ہے

پیشوائی کو چلے شاہ و گدا
سب جہاں کے پیشوا کا عرس ہے

خلق مصروفِ تلاوت ہے تمام
دفترِ علمِ خدا کا عرس ہے

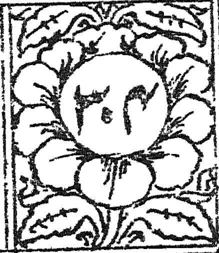
خاندانِ چشت کے روشن چراغ
نورِ چشمِ مرتضیٰ کا عرس ہے

اسجگہہ میلا ہی خاص و عام کا
وارث شاہ و گدا کا عرس ہے

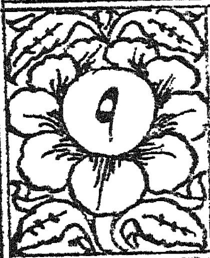
عارف باللہ شاد جسکے مین
آج ایسے با خدا کا عرس ہے

آج اپنا شہر خیر آباد ہی
اسجگہہ اُس با صفا کا عرس ہے

بے تکلف سب ہین اور غمسی پرے
کیونکہ اُس اہل رضا کا عرس ہے



وجد مین کیونکر نہ آجاؤن حبیب
شاہد رنگین ادا کا عرس ہے



ہی فریاد میری محمد علی سے
محمد علی خاص حقکے ولی سے

بُرا ہون تمھارا بھلا ہون تمھارا
کسے کیا ہماری بُری اور بھلی سے

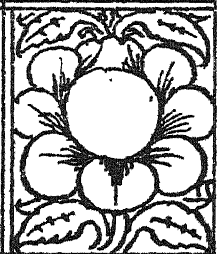
میری التجا دمبدم ہر زمان ہے
نبی کے وصی سے خدا کے ولی سے

کلی دلکی کملائی پڑتی نہین کل
نہایت گذرتی ہی اب بیکلی سے

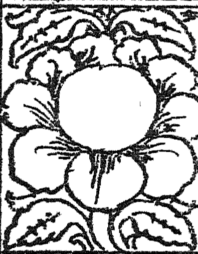
ملے بوریا بے ریا تیرے در کا
ہمین کام کیا مسند مخملی سے

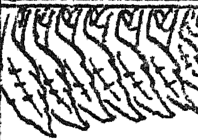
نہو نزع پھولی نہ تنمین سمائے
تو لیلے ہی ہم سیر مجنون ہین
ہو ستر نبیون کا گردنپہ خون

نکلجائی گر کوئی اُسکی گلی سے
خرد مند کو فایدہ عاقلی سے
اگر ایکدم ہوُن غافلی سے

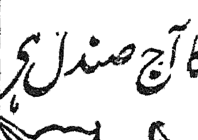


رہِ دوست جستی سی چل اے حبیبا
بھلا یار کیونکر ملے کاہلی سے

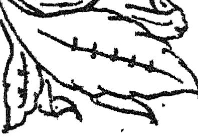




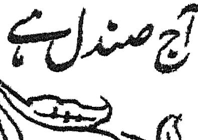
سُلیمان زمان کے جانشین کا آج صندل ہے



جہان گلزار ہے سُلطان دین کا آج صندل ہے



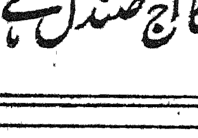
یقیناً حافظِ علم یقین کا آج صندل ہے



مہِ برج رضا مہرِ مبین کا آج صندل ہے



بھلا کیونکر نہ لا دین کاسۂ مہتاب مین صندل



کہ اُس نجمِ حقیقت شمسِ دین کا آج صندل ہے

طریقہ ہی نظامیہ نسب بھی ہے نظامیہ

ظہورِ دودۂ قطبِ زمین کا آج صندل ہے

بنا دین صاحبِ تمکین بنا وین صاحبِ تلوین

دُرِ دریاے ربُّ العالمین کا آج صندل ہے

چلو لگا سر کے بل ہین بھی حبیب اُسن حرمِ اقدس مین

جنابِ پاک قطب العاشقین کا آج صندل ہے

دلا رکھہ محبت محمدؐ علی سے
دلا رکھہ تو خواجہ سُلیمان ولی سے

ہو آتش جہنم کی اوسپر حرام
عقیدت سے نکلے جو اُنکی گلی سے

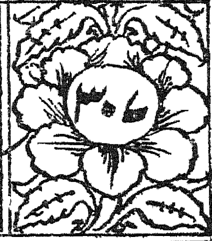
جو کچھہ مانگنا ہو تو بس مانگ ایدل
علی سے نبی سے نبی سے علی سے

جو عاشق ہوا پیرو مرشد کا پانے
اُوسے کام کیا ہی بُری ور بھلی سے

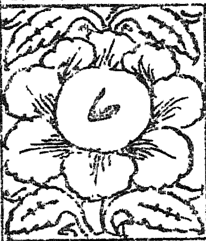
سمائی ہی جسمین وہ گلرو کی بو
غرض پھول سے ہی نہ اُسکو کلی سے

عنایت یہ ہی شیخ کی فیض حق کا
نہ روحی نہ قلبی نہ سرّی جلی سے

خدایا بحقِ محمد علی
محبّت ہو مجھکو محمد علی سے



سناویگا جو کوئی مجھکو حبیب
کہونگا مین حافظ محمد علی سے

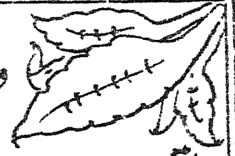


تصدق یار کے اوپر میری اب جان و ایمان ہے
میری اک جان کیا ہی لاکھہ جان سپہر سی قربان ہے

فراق یار کی تعریف مجھسی کوئی مت پوچھو
شب دیجو رپھہ ہی یہی شام غریبان ہے

شب معراج مین صلِّ علیٰ ہر اک ملک بولے
عرب مین رب کا جلوہ ہی بظاہر شکلِ انسان ہے

لباسِ مختلف مین انکے کیا کیا حکومت کی



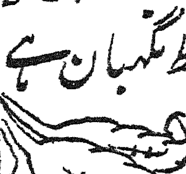
وہی خود فخرِ دین نورِ محمدؐ شہ سلیمان ہے



تجھے تو سب طرح عابد عبادت کا بھروسا ہی



مجھے کیا خوف محشر کا مرا حافظ نگہبان ہے



نہ پوچھو کوئی مجھ سے کوچۂ دلدار کی باتین



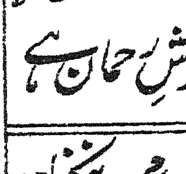
اسی کا نام جنت ہی یہی تو باغِ رضوان ہے

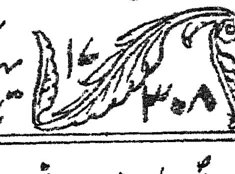


حبیبا دل کو اپنے تو سمجھ لے خاص بیت اللہ









۳۰۸ یہی کعبہ یہی قبلہ یہی خود عرشِ رحمان ہے

محمدؐ علیشاہ چشتی نظامی
ترے سلسلے مین ہی جسکو غلامی
کرون وجد و حالت مین مارے خوشی کے
مین ہون تشنۂ دید سیراب کیجے

ہو دونون جہان مین ہی نیکنامی
دو عالم مین پایا وہی نیکنامی
کرے گر عنایت سے وہ ہمکلامی
ستاتی ہی ازبس مجھے تشنہ کامی

پریشان خاطر ہون بے اندوہون مین — میری سلسلے کی کرو انتظامی

ہو شاہ و گدا جمع خدمتمین تیری — ادب سے کھڑی ہین سر اسلامی

تصدق سے تیرے غلامان حافظ — رہین شاد و خرم ہمیشہ تمامی

کھچی ہی مرے دلمین تصویر تیری — جو ورد زبان ہے ترا نام نامی

تو ابرو کی تلوار کا وار مارے — چلے سر پہ دشمن کے ضرب حسامی

بجاتے ہین ڈنکا ولایت کا تیری — بخاری و بلخی و رومی و شامی

ہو نام اپنا دفتر مین عشاق کے — نہ باقی رہے تجھ سے الفت مین خامی

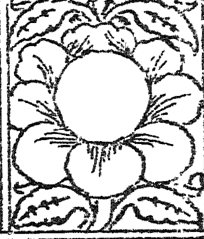
مین کوتاہ بین ہون لیے خوف کیا ہے — بڑی ہی تمہاری جناب گرامی

مزا زندگی کا تو پاوینگے ہم — اگر ہووے مقبول اپنی غلامی

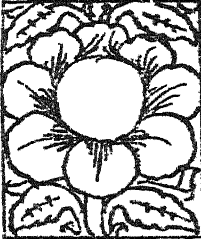
ہے رفتار لیلے کا دیوانہ مجنون — مرے دلکو بھائی تری خوش خرامی

مدد سیدی مرشدی مالکی — مرے دیکھو دشمن ہوئے ہین تمامی

ہے جن و بشر تابع و زیر فرمان
غلام و کنیز کٹ ہین تیرے تمامی



حبیب کمین پر کرم کیجئیے گا
محمد علیشاہ چشتی نظامی



محبت ہے خواجہ محمد علی کی
مودت ہے خواجہ محمد علی کی

بڑے نیک قسمت ہی جسکو عزیزو
ارادت ہی خواجہ محمد علی کی

جسے دیتے ہین اُس سے لیتے نہین
یہ عادت ہی خواجہ محمد علی کی

کیا دشمنون کو میرے پایمال
وہ غیرت ہی خواجہ محمد علی کی

نہ عارف نہ کامل ہون لیکن مجھے
نیابت ہی خواجہ محمد علی کی

جگر شیر کا دیکھکر آب ہو
وہ ہیبت ہی خواجہ محمد علی کی

دیا اتنا رتبہ جو مجھ بینوا کو
سخاوت ہی خواجہ محمد علی کی

دلا تا قیامت ہری سلسلے کو
حمایت ہی خواجہ محمد علی کی

خصوصاً فرے آل و اولاد پر　　حفاظت ہی خواجہ محمد علی کی

سنو حیدرآباد مین دکن کے　　ریاست ہی خواجہ محمد علی کی

عنایات حق سے مری پاس یارو　　امانت ہی خواجہ محمد علی کی

مریدون سے انکے ہی شیطان لرزان　　وہ دہشت ہی خواجہ محمد علی کی

مطوف ہین انسان جن و ملایک　　وہ تربت ہی خواجہ محمد علی کی

مرے گھر مین جو دیکھتی ہو عزیزو　　برکت ہی خواجہ محمد علی کی

اگر چاہین ذریکو خورشید کردین　　یہ طاقت ہی خواجہ محمد علی کی

مریدونکو انکے نہین خوف محشر　　یہ عزت ہی خواجہ محمد علی کی

جو ہین شاہ انکے فقیران ادنے　　کرامت ہی خواجہ محمد علی کی

مری پاس سب کچھ جو تم دیکھتے ہو　　یہ دولت ہی خواجہ محمد علی کی

جو ہی متصف وصف سے انکی اسکو　　خلافت ہی خواجہ محمد علی کی

سلیمانی صدقے سے ہند و دکن مین
ولایت ہے خواجہ محمد علی کی

مریدون پہ فرض او رواجب جہان پر
اطاعت ہے خواجہ محمد علی کی

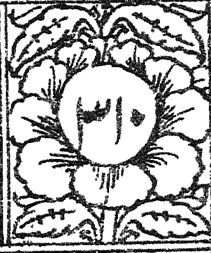
ولایت کرامت سخاوت مین ید ال
وراثت ہے خواجہ محمد علی کی

میری سینہ مین دل مین بخت جگر مین
کہ صورت ہے خواجہ محمد علی کی

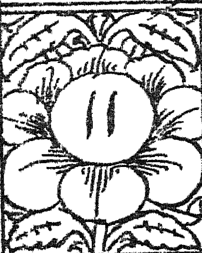
خلافت کے لائق نہین مجکو لیکن
وکالت ہے خواجہ محمد علی کی

بفضل الٰہی مریدون پہ ہر دم
اعانت ہے خواجہ محمد علی کی

دلا مجھپہ مادر پدر سے زیادہ
شفقت ہے خواجہ محمد علی کی



حبیب کہین تجھپہ روز ازل سے
عنایت ہے خواجہ محمد علی کی



میرا یار ہر دم میری روبرو ہے
جدا گل سے ایدل کہین رنگ و بو ہے

کہا حقنے خوش ہو کی معراج کی شب
یہہ معشوق میرا امیر ہو بہو ہے

وہ ہی پاس میرے ہیں پاس اُسکے — طلب جسکی زاہد تجھی کو بکو ہے

کہا کرتی ہے موج دریا سے ہر دم — جو تو ہے سو میں ہوں جو میں ہوں سو تو ہے

ہے الفقر فخری حدیث محمدؐ — کہ یہ بادشاہت کی اک آبرو ہے

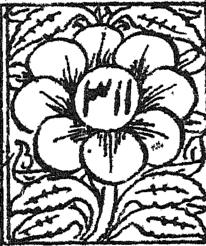
تصور جما نحن اقرب کا ایسا — جسے ڈھونڈتا تھا وہی روبرو ہے

عجب کیا ہے مستی میں کہدوں انا الحق — پیا دست ساقی سے میں نے سبو ہے

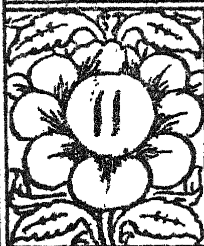
میرے پیر حافظ محمد علی ہیں — تو لے نام انکا اگر باوضو ہے

وہ ابرو کہ قاتل ہے اللہ اکبر — تھے تیغ ہر دم ہر اک کا گلو ہے

جو ظاہر میں بندہ ہے باطن میں ہو ہے — عجائب یہ انسان کی نیکخو ہے



حبیب اپنا گل رو جو آیا چمن میں
گل و غنچہ مشغول ہا و ہو ہے



ہے یہ قندیل حق کے ولی کی — خواجہ حافظ محمد علی کی

جلوہ افروز ہی آیت النور | روشنائی ہی ابن علی کی

مست پیر و جوان ہون کیونکر | اسمین تاثیر ہے بیخودی کی

دل کی قندیل مین فی الحقیقت | روشنائی ہے ہند انولی کی

شمع افروز عالم ہی قندیل | اوس کریم و رحیم و سخی کی

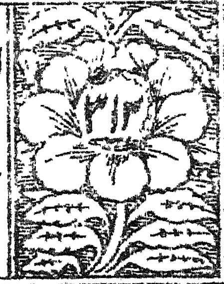
بزم آرای عرفان ہی قندیل | شہ سلیمان سے پیارے وصی کی

دست بستہ ملایک ہین ہمراہ | اور جلو مین ہی صف متقی کی

عرش مین جسکی نکلی ہی قندیل | یاد آٹھون پہر ہے اوسکی

کیون نہ خورشید غرق عرق ہو | ہی یہ قندیل کس منتہی کی

ہو حفاظت مین حافظ کے دایم | دیکھ قندیل جب نہ خوشی کی



آپ کے عشق مین جان نکلے
یہ دعا ہی حبیب علی کی

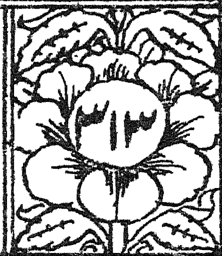


کہتے ہیں سب دو مجکو حبیب الحبیب ہے — دربار حافظی کا یہ ادنی غریب ہے

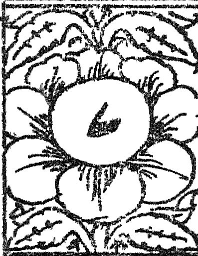
لاکھونکو مرض عشق ہو جسکو دیکھکے — الحق ہمارے درد کا وہ ہی طبیب ہے

مجنونکا کوہکن کا سنا سب نے داستان — یارو ہمارے عشق کا قصہ عجیب ہے

جو خواجگان چشت کے در کا مرید ہے — اسکو یقین جانو بڑا خوش نصیب ہے



رحم و کرم کا آپ سے امیدوار ہے
در پر کھڑا جو بندۂ عاجز حبیب ہے



یہ کیا شان عالی محمد علی ہے — دو عالم کا والی محمد علی ہے

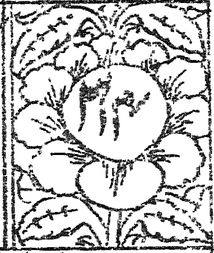
میری آنکھ سے ایک پل کب جدا ہے — جو شکل مثالی محمد علی ہے

مجھے دیکھ کہتے ہیں عاشق نما ہے — یہ شکل خیالی محمد علی ہے

حصول مقاصد ہو پڑھنے سے جسکے — یہ اسم جمالی محمد علی ہے

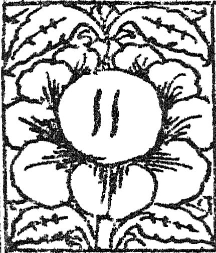
ہوئی جس سے کعبہ میں سر زد کرامت — وہ قطب شمالی محمد علی ہے

عدو کا جگر چاک ہو جائے دم میں ۔ وہ شان جلالی محمد علی ہے



چمک جائے اختر حبیب کمین کا

وہ بدر کمالی محمد علی ہے



میری جان حافظ محمد علی ہے ۔ اور ایمان حافظ محمد علی ہے

ادا کس زبان سے کروں شکر ایزد ۔ جو احسان حافظ محمد علی ہے

صفات محمد علی کا ہے مظہر ۔ عجب شان حافظ محمد علی ہے

تجلات سے منہ پھیرلے برق لمعان ۔ وہ لمعان حافظ محمد علی ہے

قیامت تلک سلسلے کا ہمارے ۔ نگہبان حافظ محمد علی ہے

میرے حال پر رحم نظر کر دیکھو ۔ یہہ فیضان حافظ محمد علی ہے

نلاؤ عقیدت جو لی شرع ہووے ۔ یہہ فرمان حافظ محمد علی ہے

ہے ظاہر میں بندہ حقیقت میں ہو لے ۔ وہ انسان حافظ محمد علی ہے

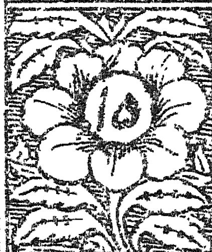
طبیب ہوائی دل دردمندان کہ درمان حافظ محمد علی ہی

ہے فخر جہان اور نور محمد سلیمان حافظ محمد علی ہی



حبیب علی خلق کہتی ہی جسکو

وہ دربان حافظ محمد علی ہی



شفیع روز جزا ہین محمد عربی رسول ہر دو سرا ہین محمد عربی

ہوا ہی اونکی بدولت ظہور کثرت کا ظہور خاص خدا ہین محمد عربی

لحد مین ہنستی ہوئی مین کہونگا وقت سوال میرے رسول خدا ہین محمد عربی

تمہاری نام مبارک پہ اصفیای کرام وہ جان و دل فدا ہین محمد عربی

تمام اولیا کل انبیا بلا تشبیہ تمہاری در کی گدا ہین محمد عربی

تمہاری نور سی پیدا ہوا ہی کل عالم چراغ نور و ضیا ہین محمد عربی

تمہاری خوان سخا سی روز و شب ہردم تمام زلہ ربا ہین محمد عربی

وہی ہین شمس ضحی اور وہی ہین بدر دجی
چراغ نور ہدی ہین محمد عربی

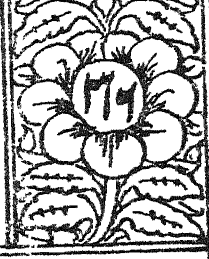
تمہارے امتی ہو بیٹھ لینگے پلصراط کو دیکھ
ہمارے راہنما ہین محمد عربی

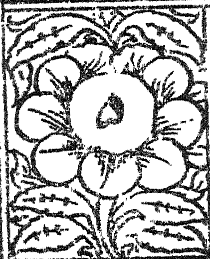
عزیز و سنت پیغمبر کو جانو فرض
نہین خدا سے جدا ہین محمد عربی

گدا ہین آپکے در کے تمام شاہ و وزیر
کہ خسرو دو سرا ہین محمد عربی

مریض عشق کو کیا احتیاج دارو کی
کہ ہر مرض کی دوا ہین محمد عربی

خدا نہین ہو ولیکن تمہین خدا کے سوا
جو کچھ کہون تو بجا ہین محمد عربی





حبیب داور ہین مگر خوف روز محشر کا
شفیع روز جزا ہین محمد عربی

نشہ عجیب اے ساقی تیری شراب کی ہے
پیالہ ہاتھ مین سینہ مین بو کباب کی ہے

صفا تمکو نہین ذات سے علیحدگی
حضور دریا ہین میری مثل حباب کی ہے

ہر اک مرید مین مرشد کی شان موجود ہے
ہر ایک ذرہ مین تاثیر آفتاب کی ہے

تو آپ اپنی کو بس گل سمجھے اے بلبل | کہ دیکھہ آمین موجود بو گلابکی ہی

حبیب خاکی ہی مست نور کو فضیلت دو

ہماری خاک کف پاے بوتراب کی ہی

۳۱۷ — ۹

حق سے ملی ہی تمکو شاہی نظام دین محبوب الٰہی

کرتے ہو سب کی پشت پناہی نظام دین محبوب الٰہی

حق کو تمنے راضی کیا سب کچھہ تمکو حق نے دیا

آپ ہو مجھہ لطف الٰہی نظام دین محبوب الٰہی

آپ ہو محبوب یزدان اور آپ ہو معشوق سبحان

سارے ولی دیتے ہین گواہی نظام دین محبوب الٰہی

حال ہم اپنا کیا بولین عرض کی حاجت کیا تمھین

سبکی ہی تمکو آگاہی نظام دین محبوب الٰہی

غوث و قطب کا تو ہی امام ہند و دکن ہیں تیرے غلام
شاہ و وزیر اور جملہ سپاہی نظام دین محبوب الٰہی

کفر کی ظلمت دور جو کی ہے آپ نے سب پر روشن ہے
ماہ سے لیکے تا ماہی نظام دین محبوب الٰہی

آپ ہو مہر چرخ عرفان آپ ہو صبح عین صفا
دور ہو میرے دل کی سیاہی نظام دین محبوب الٰہی

سبھی حافظی فخری سلیمانی تیرے در کی کرتی ہیں دربانی
تیرے در سے ملی ہے حشمت و جاہی نظام دین محبوب الٰہی

حبیب کمین کو کرو مقبول بطفیل علی و جناب بتول
تیرے فضل و کرم ہیں لا متناہی نظام دین محبوب الٰہی

۱۳۱۸

تیرے در کے سوا یا حافظ چشتی ۱۴ نہیں کوئی سہارا یا حافظ چشتی

ہون سب سے برا یا حافظ چشتی
پر ہون میں تیرا یا حافظ چشتی

ستّارِ عیوبِ گنہگاران
دربار تیرا یا حافظ چشتی

آفاتِ سماوی سے ہمکو
تو جلد بچا یا حافظ چشتی

کشتی ہی ہماری طوفان میں
تو پار لگا یا حافظ چشتی

تو شاہِ ولایت کا پوتا
مین تیرا گدا یا حافظ چشتی

تیرے در پہ ضعیفی آپہنچی
کہان جاؤن بھلا یا حافظ چشتی

کر عفو برائے فخر الدّین
میری جرم و خطا یا حافظ چشتی

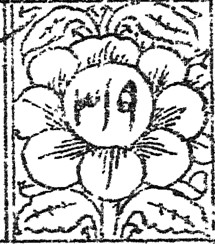
گر سارا زمانہ مجھسے پھرے
تو مت ہو خفا یا حافظ چشتی

دیدار کا تیرے طالب ہون
صورت تو دکھا یا حافظ چشتی

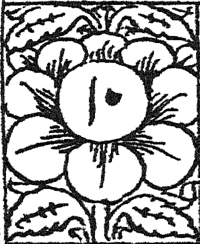
مین کس سے کہون بیماری دلکی
میری کیجے دوا یا حافظ چشتی

سب رنج و مصیبت دور ہوئی
جو دلسے پڑا یا حافظ چشتی

ہوئی مشکل آسکی سب آسان | جو ور در کھایا حافظ چشتی



کر رحم طبیب خستہ پر
از بہر خدایا حافظ چشتی



بھیک ہماری التجا ہی خواجہ اقبال سے
بلکہ اپنا مدعا ہی خواجہ اقبال سے

جو غیاث پور میں حاضر ہو بوالغیاث
اوسکا مطلب ہو گیا ہی خواجہ اقبال سے

جلد سلطان المشایخ سے سفارش کیجئے
روز و شب میری دعا ہی خواجہ اقبال سے

عرض محبوب الٰہی سے ہمای کرتی ہیں
رستا ہمکو ملا ہی خواجہ اقبال سے

رحمۃ للعالمین کے نام پر کچھ دیجئے
بھیک بھکاری مانگتا ہی خواجہ اقبال سے

حضرت خواجہ نظام الدین کے دربار کا
ہمکو کچھ صدقہ ملا ہی خواجہ اقبال سے

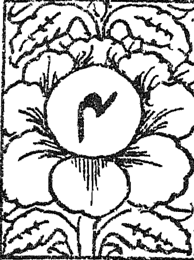
زندگی میں و بعد رحلت پائیں شیخ
اسقدر راضی خدا ہی خواجہ اقبال سے

خادم محبوب رب العالمین ہے اسلئے
ملتجی شاہ و گدا ہی خواجہ اقبال سے

دم میں مشکل حل ہو گئی حاجت روائی ہو گئی
عرض ہمنے جو کیا ہے خواجہ اقبال سے



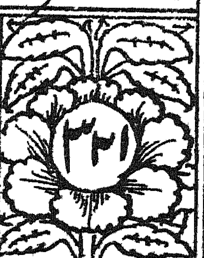
ای حبیب آسنے کیا ہے جسنے اپنا حال عرض
اوسکو سب کچھ ملگیا ہے خواجہ اقبال سے



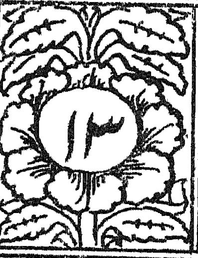
سدا حضوری ہو ہر وقت دیدار ہی رہے
الٰہی یار کی ہم پر یہہ سرفرازی رہے

مجاز سے جو حقیقت کی راہ ملتی ہو
ہمارا عشق بھلی ریب کبھی مجازی رہے

پلاتا جا مجھی بھر بھر کے جام می ساقی
بلا سے سامنے بیٹھا اگر نمازی رہے



جناب حضرت حافظ سے عرض کر تو حبیب
غریب ہوں میں ادپر کرم نوازی رہے



نظام الدین محبوب الٰہی
تمھیں حق سے ملی ہے بادشاہی

ہو مجھپہ رحم سلطان المشایخ
نکلجاوے مرے دلکی سیاہی

کوئی تمسا ہوا ہرگز نہو گا
جناب خضر دیتے ہیں گواہی

ہوئی اس سلسلہ مین جسکی بیعت
ملی محبوب کی پشت و پناہی

ستاتے ہین مجھے جو لوگ ناحق
مین تمسے چاہتا ہون دادخواہی

سرا سر درگہ گنجشکر سے
ملی ہے آپکو دہلی کی شاہی

بلاشک رحمۃ للعالمین ہو
ہی روشن مہ سے لیکے تا بماہی

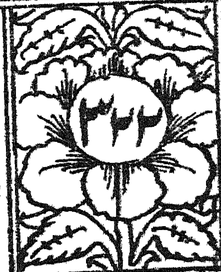
نظام الدین میری کشتی سنبھالو
مین ڈرتا ہون نہ آجاوے تباہی

ملک فقرا مساکینون کے تم ہو
نکیون ہم پائین والا دستگاہی

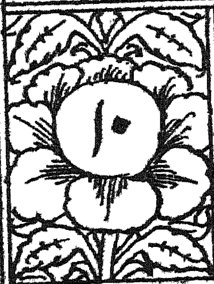
نکالو مجھسے سلطان المشائخ
میری دلمین بھری ہی حب جاہی

بحمد اللہ نظامی خاندان کے
غلامونکو ہی دوزخ سی مناہی

جہان مین جو ولی دیکھو تو جانو
میرے سرکار کا ہی یہ سپاہی



حبیب کمترین پر رحم کیجے
نظام الدین محبوب الٰہی



بندہ نوازی ہی فخر دین کی
اور سرفرازی ہی فخر دین کی

محبوب حق ہیں اس مرتبہ پر
عاشق نوازی ہی فخر دین کی

ہو فرش محفل یک چشم زدمین
وہ دیدبازی ہی فخر دین کی

بیچارگوں کے وہ چارہ گرہین
بگڑی بنانا ہی فخر دین کی

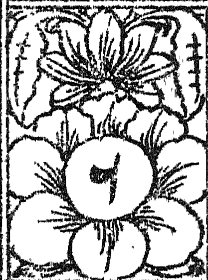
ہمسے غریبوں خستگوں پر
غربا نوازی ہی فخر دین کی

جب مسکراوین لاکھوں لٹاوین
کیا پاکبازی ہی فخر دین کی

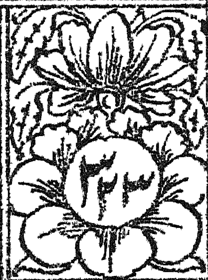
جتنے تھے بیدل اب باطل ہین
وہ دلنوازی ہی فخر دین کی

عشاق سارین سر پٹکتے
کیا بینیازی ہی فخر دین کی

اس سلسلے کے کل خادموں مین
سوز و گدازی ہی فخر دین کی



عاجز حبیب خستہ کے اوپر
عاجز نوازی ہے فخر دین کی



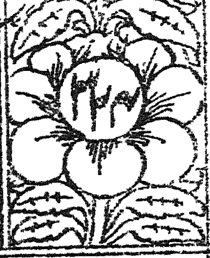
نہ تنہا فقط اک مری جان ہے
ہزاروں ہی جان تجھ پہ قربان ہے

نبی کا نواسا ہے پوتا علی کا
تو سلطان ہے ابنِ سلطان ہے

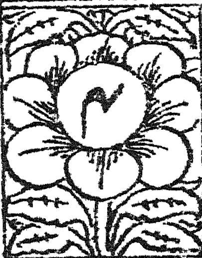
دیا ہے تجھے حق نے ایسی حکومت
دو عالم ترے زیرِ فرمان ہے

کہ تیرے ہیں جو رہیں تو غلاماں غلام
ترے حکم میں جن و انسان ہے

یہ کہتے ہیں انسان و جن و ملک
محمد علی فخرِ دوران ہے



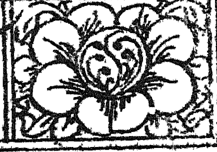
مگر خوفِ محشر حبیبا کمین تو
مدد پر تیری شہ سلیمان ہے



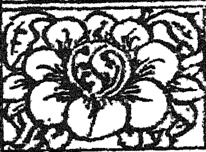
محمد محمد علی
نبی کے نواسے خدا کے ولی

علی کے ہیں پوتے خدا کے ولی
میرے پیر حافظ محمد علی

بغیر از عنایاتِ مرشد کے کیا ہے
گئے گرچہ سری و قلبی جلی



کرم کی نظر ہو ذرا اسکے اوپر



۳۲۵ سگِ در ہی تیرا حبیبِ علی ۶

محمدؐ کا سایہ محمد علی ہے
وہ خاتونِ جنت کا پوتا ہی بیشک
سنو حافظی جسکا ہی دین و ملت
سنو حافظی ہی سیرا دین و ملت
کسیکو نہیں ہی ذرا خوف حق کا
تو پڑھتا رہو با وضو صدق دل سے
تو محبوب حق ہی تو معشوق رب

علی کا وصی ہے خدا کا ولی ہے
مجھے رشک قدوس آسکی گلی ہے
نہ وہ شافعی ہے نہ وہ حنبلی ہے
کوئی حافظی ہے کوئی حنبلی ہے
یہہ کیسی ہوا اندنوں میں چلی ہے
تیری حل مشکل کو نادعلی ہے
تیرا نام حافظ محمد علی ہے

۳۲۶ ۵

رہے ہمیشہ دائم تمھاری عنایت
حبیب علی کی دعا دلی ہے

ایدل اتنا کسکی ہجر میں اسی بکلی جو ہے
کچھ کسکا انتظار ہے یہہ تلملی جو ہے

کہتا ہو سنا مجھکو کوئی مدینے میں چھوڑ دو — رشک بہشت آپکی دیکھی گلی جو ہی

حاجت نہیں ہے عرض کی اوس بادشاہ سے — سب کچھ عیاں ہی مری مراد دلی جو ہی

وہ پیر دستگیر ہی دونو جہان کا — سلطان ہند خواجۂ ہند الولی جو ہی

حافظ کی شان او محمد کا جانشین — حضرت علی کا پوتا محمد علی جو ہی

آل نبی ہی لخت جگر ہی بتول کا — محبوب حق ہی واقف اسرار جلی جو ہی

بخشش کا حال اونکی وہ اجانتا ہی خوب — جسکے یقین یہ در سے تو نعمت ملی جو ہی

حافظ ہی وہ تمام مریدونکا اے حبیب
مرشد ہی میرا اور خدا کا ولی جو ہی

